

آیات بیتہ، احادیث کرمیہ اور حکایات کاروان پر درجوعہ

قِرَاءَةُ الْعُيُونِ وَمَقَرِّحُ الْقُلُوبِ الْمَحْزُونِ

کالینج صید

سیر و سرخا طر



الانام فی حلالہ الایات و سرخا طر

مؤلف

مکتبہ مدنیہ و اسلامیہ دارالحدیث و التفسیر

مستقیم

تلفون: 4821389 - 90-81

2314045 - 2303311 FAX: 2301479

Email: maktaba@darulhadith.com
www.darulhadith.com

مکتبہ المدینہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

باب اول

تارک نماز کی سزا

بلاشبہ مسلمانوں پر نماز مقررہ وقت کی
فرض کی گئی ہے۔

اور نفسانی خواہشوں کا پیروکار ہوا وہ
نہی میں ڈالا جائے گا

تو ویل ان نمازوں کے لیے ہے جو اپنی
نمازوں میں سستی کرنے والے ہیں

تَرْجُمہ: إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى

الْمُؤْمِنِينَ كِتَابًا مَّوْقُوتًا

تَرْجُمہ: وَاتَّبِعُوا الشَّهَوَاتِ فَسَوْفَ

يَلْقَوْنَ غَيًّا

تَرْجُمہ: فَوَيْلٌ لِلْبَصَلِيِّينَ الَّذِينَ هُمْ

عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاعُونَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ویل جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے جہنم بھی پناہ مانگتی ہے، اور یہ جگہ
اپنے وقت سے نمازوں کی تاخیر کرنے والوں کے لیے ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ”**ما بین المسلم والمشرک الا ترک الصلوۃ فاذا ترک کھا ای**
حجدا کا کافر“ مسلمان و مشرک کے درمیان ترک نماز ہی کا فرق ہے، تو جب مسلمان نے نماز ترک کر دی یعنی اس کا
انکار کر دیا، تو کافر ہو گیا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مروی ہے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے نماز کے معاملے
میں سستی برتی، اللہ تعالیٰ اسے پندرہ قسم کی سزا دے گا۔ ان میں سے چھ ۶ تو دنیا میں، تین موت کے وقت اور تین ۳ قبر میں، اور تین
قبر سے نکلنے کے بعد وہ چھ قسم کی سزائیں جو دنیا میں دی جائیں گی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر سے برکت زائل فرما دے گا، دوم یہ
کہ صالحین و نیکوں کا روں کے چہروں کی چمک دمک کو اس کے چہرے سے چھین لے گا، سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے کسی عمل کا اجر و ثواب
نہیں دیگا، چہارم یہ کہ اس کی کوئی دعا حق سبحانہ و تعالیٰ آسمان تک بلند نہ ہونے دے گا پنجم یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں لوگوں کے

سامنے ذلیل و خوار کریگا، ششم یہ کہ اس کے لیے صالحین کی دعاؤں میں کوئی حصہ نہ ہوگا، اور وہ تین قسم کی سزائیں جو موت کے وقت اسے پہنچیں گی، ایک یہ ہے کہ ذلت کے ساتھ اس کی موت ہوگی، دوم یہ کہ بھوکا مرے گا، سوم یہ کہ پیاسا مرے گا، اگرچہ اسے ساری دنیا کے دریاؤں کا پانی پلا دیا جائے، اور وہ تین قسم کی سزائیں جو اسے قبر میں ملیں گیں، ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو تنگ کر دے گا اور اسے قبر خوب شدہ کے ساتھ بھیجے گی، یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جائیں گی، دوم یہ کہ اس قبر میں اس پر آگ جلائی جائے گی، اور دن رات اسے اس پر الٹ پلٹ کیا جاتا رہے گا، سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ قبر میں ایک اڑدھا اس پر مسلط کر دے گا جس کا نام ”الشجاع الافرع“ ہے، اس کی آنکھیں آگ کی ہوں گی اور اس کے ناخن لوہے کے اور ہر ناخن کی لمائی ایک دن کی مسافت کے برابر ہوگی، اور وہ اس سے کہے گا کہ میں ”الشجاع الافرع“ ہوں، اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی مانند ہوگی، وہ کہے گا، مجھے میرے رب نے حکم دیا ہے کہ میں تجھے نماز صبح کی ترک پر صبح سے ظہر تک مار لگاؤں اور نماز ظہر کے ترک پر ظہر سے عصر کی اضاعت پر عصر سے مغرب تک اور نماز مغرب کی اضاعت پر مغرب سے عشاء تک، اور نماز عشاء کے اضاعت پر عشاء سے صبح تک مار لگاؤں گا اور جب بھی وہ مارے گا، تو مردہ زمین میں ستر گز تک دھنس جائے گا، پھر اڑدھا اپنے ناخنوں کو زمین میں داخل کر کے اسے نکالے گا تو اس پر یہ عذاب قیامت تک مسلسل ہوتا رہے گا۔ **فَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ**۔ اور وہ تین قسم کی سزا جو قبر سے اُٹھتے وقت ہوگی، ایک یہ کہ اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کا ایک بادل اس کے چہرے کے سامنے مسلط کریگا، جو جہنم کی طرف ہنکا کر لے جائے گا، دوم یہ کہ حساب کے وقت اللہ تعالیٰ چشم غضب سے اس کی طرف نظر فرمائے گا اور اس کے چہرے سے گوشت جھڑ جائے گا، سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے ایسا شدید حساب لے گا جس سے زیادہ اس پر طویل و مدید اور کوئی شدت نہ ہوگی، اور اللہ تعالیٰ جہنم کی طرف لے جانے کا حکم دے گا وہ کتنا بُرا ٹھکانا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا نماز تمہاری میزان ہے اور وہی تمہارے سے وزن کی منتھی ہے، اگر وزن میں پورے اترے تو تو تمہاری نجات اور اگر کم ہوئے تو تم پر عذاب ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے فجر کی نماز ۴۰ دن تک جماعت کے ساتھ اس شان سے پڑھی کہ ایک رکعت بھی اس نے فوت نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے آتش جہنم سے برأت لکھ دے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جس نے نماز فجر جماعت کے ساتھ پڑھی پھر طلوع آفتاب تک ذکر الہی (عز و جل) میں مشغول بیٹھا رہا، تو اللہ تعالیٰ فردوس اعلیٰ میں اس کے لیے محل تیار فرمائے گا، ایک روایت میں ہے کہ ۷۰ ستر محل تیار ہوں گے اور محل کے سونے اور چاندی کے ستر دروازے ہوں گے۔

سید عالم رحمۃ اللہ تعالیٰ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، بلاشبہ نماز کی مثال اس نہر جاری کی مانند ہے، جو تم میں سے کسی کے

دروازے کے آگے سے بہہ رہی ہو، اور اس میں رواز نہ پانچ مرتبہ نہاتا ہو، یہاں تک کہ اس پر میل کا ذرہ تک نہیں رہتا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا یہی حالت نماز کی ہے کہ نماز گناہوں کے میل کو دھو ڈالتی ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جس نے پانچوں نمازوں کی اس کے وضو، اسکے اوقات، اور اس کے رکوع و سجود کے ساتھ مواظبت و بیگلی کی، اور وہ جانتا ہو کہ نماز اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حق ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آتشِ جہنم پر حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے نمازوں کی محافظت کی تو اس کے لیے روزِ قیامت نجات اور نور و برہان ہوگا، اور جس نے نمازوں کی محافظت نہ کی تو روزِ قیامت اس کے لیے نہ نجات ہوگی اور نہ نور و برہان ہوگا۔

رحمۃ اللعالمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، مسلمانوں تم سے کوئی شخص اپنی پیشانی سے اس مٹی کے اثر کو نہ صاف کرے، جو نماز میں سجدے سے لگی ہو، کیونکہ جب تک نماز کے سجدے کا نشان اس کے چہرے اور پیشانی پر رہتا ہے، فرشتے اسکے لیے دعائے مغفرت مانگتے رہتے ہیں۔

حضرت انس بن مالک (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی روح مبارک ابھی گنجینہِ محمدی میں ہی تھی کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، میں تمہیں نماز اور تمہارے غلاموں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں، اور اس وصیت کی برابر تاکید فرماتے رہے یہاں تک کہ سلسلہ کلام مبارک منقطع ہو گیا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جو کوئی قصد ایک فرض نماز چھوڑے تو اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیتا ہے کہ قلاں کا جہنم میں داخلہ لازم ہو گیا۔

سیدنا ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تم دعا مانگو کہ: **”اَللّٰهُمَّ لَا نَدْعُ فَلَیْنَا شَقِیًّا وَلَا مَحْرُومًا“**، ”اے اللہ ہم میں کسی بد بخت و شقی اور محروم کو نہ رہنے دے“۔ پھر فرمایا تم جانتے ہو کہ شقی و محروم کون ہے؟ صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے عرض کیا، یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمیں معلوم نہیں، فرمایا شقی محروم تارکِ الصلوٰۃ ہے اس لیے کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، بے عذاب تارکِ صلوٰۃ کی نہ توحید قبول ہے اور نہ امانت، نہ صدقہ، نہ روزہ اور نہ شہادت، اور اللہ تعالیٰ اور فرشتے اور تمام رسول (علیہم السلام) اس سے بیزار ہیں کا اظہار فرماتے ہیں۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا بلا عذر نماز کے چھوڑنے والے پر اللہ تعالیٰ نظر نہیں فرماتا، اور نہ اس کا تذکیہ فرماتا ہے اس کے لیے دردناک عذاب ہے، مگر یہ کہ توبہ کرے، اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرے تو حق تعالیٰ اسکی توبہ قبول فرماتا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، میری اُمت کے دس لوگ ایسے ہیں جن پر اللہ تعالیٰ روز قیامت انہیں ناراضگی فرمائے گا، اور اُن کو جہنم کی جانب لے جانے کا حکم دیگا، اور ان کے چہرے بغیر گوشت کے ہڈیوں کا خول ہوگا، استفسار کیا گیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہ لوگ کون ہیں؟ فرمایا بوڑھا زانی، گمراہ پیشوا، شراب خور، والدین کا نافرمان، پھلخور کے ساتھ چلنے والا یا پھلخور، جھوٹی گواہی دینے والا، زکوٰۃ نہ دینے والا، سود خور، ظالم اور تارک نماز، مگر یہ کہ تارک نماز کے لیے عذاب دونا ہوگا، اور قیامت میں اس حال میں اُٹھے گا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن کی طرف بندھے ہوں گے، اور فرشتے اس کے چہرے، اس کی پشت اور اس کی کونکھ میں مارتے ہوں گے، اور جنت اُس سے کہے گی، نہ تو مجھ سے ہے اور نہ میں تجھ سے ہوں، اور جہنم کہے گا، میرے قریب ہو جا، تو قسم ہے اللہ (عزوجل) کی یقیناً میں تجھے شدید ترین عذاب دوں گا، اس وقت اس کے لیے جہنم کا دروازہ مکمل ہو جائیگا، اور وہ تیز رفتار تیر کی کی مانند اس کے دروازے میں داخل ہوگا، اور اس کے دماغ پر ہتھوڑے مارے جائیں گے اور جہنم کے اس نچلے درجہ میں ہوگا، جسمیں فرعون، ہامان اور قارون ہوں گے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تارک نماز زکوٰۃ دینا حلال نہیں، نہ اسے پناہ دو، اور نہ اپنے پاس بیٹھاؤ، کیونکہ اس پر آسمان سے لعنت اُترتی ہے۔

سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرمایا میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے پاس موت آئی، اور وہ الدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا، تو والدین کے حسن سلوک نے اسے سکرات موت کو دور کر دیا، اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر عذاب قبر مسلط کیا گیا ہے تو اس کا وضو آیا، اور اس نے اسے اس سے نجات دلادی، اور میں نیا پنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے زبانیہ یعنی دوزخ کے فرشتوں نے پریشان کر رکھا تھا، تو اُس وقت حق سبحانہ و تعالیٰ کے وہ فرشتے آئے جن کا وہ دنیا میں حق سبحانہ کی تسبیح اور ذکر کرتا تھا، انہوں نے اُن سے اُسے رستگاری دلائی، اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص دیکھا کہ عذاب کے فرشتے اسے گھیرے ہوئے تھے، تو اس کی نماز آئی اور اسے چھڑا لے گئی، اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص دیکھا، جسکی زبان پیاس سے باہر نکل رہی تھی، جب بھی وہ حوض کی طرف آتا تو بھوم پانی تک پہنچنے نہ دیتا، اس وقت اس کا روزہ اسکے پاس آیا اور اسے پانی سے سیراب کیا، اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص کھڑا دیکھا اور انبیاء کرام (علیہم السلام) گرد گرد بیٹھے ہیں، جب بھی وہ اس حلقہ کے قریب آتا تو اسے دور کر دیتے ہیں، اس وقت اس کا غسل جو جنابت کے بعد نماز کے لیے کرتا تھا آیا اور اسے میرے پہلو میں لا کے آگے بٹھا دیا، اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا جس کے آگے بھی تاریکی ہے اور اس کے دہنی طرف بھی تاریکی ہے اور اس کے بائیں طرف بھی تاریکی ہے اور اس کے اوپر بھی تاریکی ہے اور اس کے نیچے بھی تاریکی ہے، اس وقت اس کا حج آیا اور اسے ان تاریکیوں سے نکال کر نور میں داخل کر دیا، اور میں نے اپنی اُمت کے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ مسلمانوں سے

بات کرتا ہے مگر مسلمان اس سے بات نہیں کرتے، اس وقت اس کا صلہ رحمی آیا اور کہا کہ اے مسلمانو! اس سے بات کرو یہ صلہ رحمی کرتا تھا، پھر مسلمان اس سے بات کریں گے اور اس مصافحہ سلام کریں گے، اور میں نے اپنی اُمت کا ایک شخص دیکھا کہ وہ آتش جہنم اور اس کی گرمی و شراروں کو اپنے منہ سے ہٹاتا ہے اس وقت اس کا صدقہ آیا اور اس کے چہرہ پر پردہ بن کر اس کے سر پر سایہ فگن ہو گیا، اور آتش جہنم سے اسے محفوظ کر لیا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام لملم ہے اس میں سانپ ہیں، ہر سانپ اونٹ کی گردن کی مانند ہے اور اس کی لمبائی ایک مہینہ کی مسافت کی برابر ہے، اس وادی میں تارکِ صلوٰۃ کو ڈستا ہے جس سے اس کا زہر اس کے جسم پر ستر سال تک جوش مارتا ہے، اور جہنم میں ایک وادی ہے جس کا نام حب الحزن ہے، اس میں بچھو ہیں ہر بچھو سیاہ خچر کی مانند ہے اس کے ستر ڈنک ہیں اور ہر ڈنک میں زہر کی تھیلی ہے وہ تارکِ صلوٰۃ کو ایک مرتبہ ڈنک مارتا ہے، تو اُس کا زہر اس کے سارے جسم میں سرایت کر جاتا ہے، اور اس کے زہر کی گرمی ایک ہزار سال تک رہتی ہے، اسکے بعد اسکی ہڈیوں سے گوشت جھڑ جاتا ہے، اسکی شرمگاہ سے پیپ بہنے لگتی ہے اور تمام جہنمی اس پر لعنت بھیجتے ہیں، **نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ النَّارِ** تو اسے ضعیف و ناتواں بندے! جب تک توبہ دروازہ کھلا ہوا ہے تجھ پر توبہ لازم ہے، اور جان لو کہ حق تعالیٰ کی رضا بلاشبہ واضح و روشن ہے۔

باب دوم

شرابی کی سزاء

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ شراب پر اور اس کے پیچھے والے، اور اس کے پینے والے اور اس کے خریدنے والے پر لعنت بھیجتا ہے، حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا روزِ قیامت شراب پینے والے کو سیاہ منہ دہنسی آنکھیں اور اس کی زبان اس کے سینے پر لٹکی ہوئی حالت کے ساتھ لایا جائے گا، اور خون کی مانند اس کے منہ سے لعاب بہتا ہوگا، اور روزِ قیامت تمام لوگ اُسے پہچان لیں گے، لہذا نہ اسے سلام کرو، اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت و مزاج پر سی نہ کرو، اور جب وہ مر جائے تو اُسکی نماز جنازہ نہ پڑھو، کیونکہ وہ اللہ (عزوجل) کے نزدیک بت پرست کی مانند ہے،

سید عالم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نشہ والی چیز خمر یعنی شراب اور ہر شراب حرام ہے، تو جو دنیا میں شراب پیئے گا، اللہ تعالیٰ روزِ آخرت جنت میں جتنی شراب حرام فرما دے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، تین شخصیتوں کو جنتی خوشبو نہ پہنچے گی، حالانکہ جنت کی خوشبو پانچ سو برس کی مسافت سے سونگھی جاتی ہے، ایک عادی شراب خور، دوسرا والدین کا نافرمان، تیسرا زنا کار، اگر وہ توبہ نہ کرے۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، شرابی اپنی قبر سے مُردار کی سزاؤں کے ساتھ اٹھے گا، صراحی اس کی گردن میں لٹکی ہوگی اور جام اس کے ہاتھوں میں ہوگا، اور اس کے جسم میں سانپ اور بچھو بھرے ہوں گے، اسے آتشِ دوزخ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، جس سے اس کا دماغ کھولتا ہوگا، اور اس کی قبر جہنم کا ایک گڑھا ہے، جو فرعون و ہامان کے قریب ہے۔

بروایت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مروی ہے کہ فرمایا، جس نے شراب خور کو ایک لقمہ کھلایا اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر سانپ اور بچھو مسلط کریگا، اور جس نے اس کی کوئی حاجت پوری کی بلاشبہ اس نے اسلام کو گرانے میں اعانت کی اور جس نے اسے قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کے قتل کرنے میں مدد کی، اور جس نے اسے اپنے پاس بٹھایا اللہ تعالیٰ اسے ایسا اندھا اٹھائے گا جسکی کوئی دلیل نہ ہوگی، اور جو شراب خوری کرے اس کا نکاح نہ کرو، اگر وہ بیمار ہو جائے تو اس کی مزاج پر سی نہ کرو، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے حقیقت یہ ہے کہ کوئی شراب نہیں پیتا، مگر یہ کہ وہ تورات، انجیل، زبور، قرآن مجید اور حق تعالیٰ کے نبیوں پر نازل کردہ تمام کتابوں کے ساتھ کفر کرتا ہے، اور جو شراب کو حلال جانتا ہے، وہ مجھ سے بیزار کرنا ہے، اور میں اس سے بیزار کرنا ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے عزت و جلال کی قسم کے ساتھ فرماتا ہے، کہ جس نے دنیا میں شراب پی وہ روزِ قیامت شدید پیاس میں مبتلا ہوگا، اور جس نے میری خوشنودی کی وجہ سے ترک کیا میں اسے روزِ قیامت مقدس دن میں اپنے عرش کے نیچے جنت کی شراب پلاؤں گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا بندہ جب شراب کا ایک گھونٹ پیتا ہے تو اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور جب دوسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ملک الموت نفرت کے ساتھ بیزاری کرتے ہیں، اور جب تیسری مرتبہ پیتا ہے تو اس سے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب چوتھی مرتبہ پیتا ہے، تو حفظ یعنی کرنا کا تین اس سے بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب پانچویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے جبریل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب چھٹی مرتبہ پیتا ہے تو اس سے اسرافیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب ساتویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے میکائیل علیہ السلام بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب آٹھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے ساتوں آسمان بیزار ہو جاتے ہیں اور جب نویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے تمام اہل آسمان بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب دسویں مرتبہ پیتا ہے تو اس پر جنت کے تمام دروازے بند ہو جاتے ہیں، اور جب گیارہویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حاملین عرش بیزار ہو جاتے ہیں، اور جب تیرہویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے گری بیزار ہو جاتی ہے، اور جب چودھویں مرتبہ پیتا ہے تو اس سے حق تعالیٰ (عزوجل) بیزار ہو جاتا ہے، اور جس سے تمام انبیاء و ملائکہ علیہم السلام بیزار ہوں اور اس سے رب العلمین بھی بیزار ہو، تو بلاشبہ نافرمانوں کے ساتھ جہنم میں ہلاک ہوگا اور حق تعالیٰ جہنم میں اسے آگ کا پیالہ پلائے گا جس سے اس کی آنکھیں نکل پڑیں گی اور ہڈیوں سے تمام گوشت و پوست پھڑ جائیگا، اور جب وہ اس پیالے کو پئے گا تو اس کے پیٹ کی تمام آنتیں کلکت کر اس کی شرمگاہ کی راہ نکل پڑیں گی، افسوس ہے شراب پینے والے پر کہ وہ کس طرح عذاب الہی (عزوجل) میں مبتلا ہوگا۔

حضرت اسماء بنت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ جس کے پیٹ میں شراب لگی اللہ تعالیٰ اس کی جانب سے کوئی نیکی چالیس دن تک قبول نہ فرمائیگا، اور وہ چالیس دن تک اپنے حال پر قائم رہا اور اس نے توبہ نہ کی اور چالیس دن کے اندر مر گیا، تو وہ کافر مرا، اور اگر اس نے توبہ کر لی تو اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمانے والا ہے، اور اگر وہ عادی شرابی ہے، تو اللہ تعالیٰ کو اختیار ہے کہ اسے ”طیۃ النہال“ پلائے، صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے عرض کیا یا رسول اللہ طیۃ النہال کیا ہے؟ فرمایا وہ جہنمیوں کا خون و پیپ ہے۔

حضرت ابن مسعود (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے فرمایا، جب کوئی شرابی مرے، تو اسے دفن کر دو، پھر اس کی قبر کھول کر دیکھو، اگر تم اس کا منہ قبلہ سے پھرا ہوا نہ پاؤ، تو مجھے قتل کر دینا، کیونکہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی چار مرتبہ شراب پی لیتا ہے تو حق تعالیٰ اس سے ناراض ہو جاتا ہے، اور سچین میں اس کا نام لکھ دیتا ہے تو اس سے نہ روزہ قبول کیا جاتا ہے، نہ نماز نہ صدقہ، مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے، اب اگر توبہ کر لی تو بہتر ہے، ورنہ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور یہ کتنا برا ٹھکانا ہے۔

حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ زانی اور شرابی جہنم کی طرف قیامت تک گھسیٹے جاتے رہیں گے، پھر جب کے قریب ہو جائیں گے تو ان کے لیے جہنم کے دروازے کھل جائیں گے اور دوزخ کے فرشتے لوہے کے گزروں سے اس کا

استقبال کریں گے اور جہنم کے دروازے میں دنیاوی دنوں کی گنتی کے برابر ان سے انکو مارا جائیگا، اس کے بعد ان کو جہنم میں ان کے ٹھکانوں کی طرف دھکیلیں گے، تو جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ ہوگا، جہاں کچھوڑ تک نہ مارے، اور سانپ اس کے سر پر نہ ڈسے، چالیس سال تک یہی ہوتا رہے گا، لیکن ہنوز وہ اپنے ٹھکانے تک نہ پہنچ سکے گا پھر آگ کی لپٹ اسے سر کے بل اٹھائے گی، اس وقت دوزخ کے فرشتے اس پر مار لگائیں تو وہ آگ کے گڑھے میں گر پڑے گا جب بھی اسکے جسم کی کھال جل جائے، تو اسے دوسری کھال سے بدل دیں گے، تاکہ وہ عذاب کا مزہ چکھے، اس کے بعد اسے شدید قسم کی پیاس لگے گی، وہ چلائیگا، ہائے پیاس لگی ہے ہمیں ایک گھونٹ پانی دو اس وقت دوزخ کے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کھولتے اور جوش مارتے پانی کا پیالہ سامنے کریں گے، جب شرابی اسے پینے گا، تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑیگا، جب یہ مایہ حیم اس کے پیٹ پہنچے گا، تو وہ اسکی آنتیں کاٹ ڈالے گا اور شرمگاہ کی راہ نکل پڑے گی، پھر وہ لوٹائی جائیں گی، جیسے کہ پہلے تھیں، پھر مار پڑے گی، تو یہ شرابی کے عذاب کی کیفیت ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، روز قیامت شرابی اس حال میں لایا جائے گا، کہ صراحی اس کے گلے میں لٹکی ہو گی، اور طنبورہ اس کے ہاتھ میں ہوگا، یہاں تک کہ آتش جہنم کی سولی پر اسے لٹکایا جائے گا اس وقت ندا کرنے والا کہے گا، یہ فلاں بن فلاں ہے پھر اس کے بدن سے بدبو خارج ہوگی، سب اس پر لعنت کریں گے، اس کے بعد داروغہ دوزخ سولی سے نکال کر آگ میں ڈال دے گا، تو وہاں ایک ہزار برس تک پڑا رہیگا، پھر وہ پکارے گا ہائے مجھے پیاس لگی ہے، پھر اللہ تعالیٰ اس پر بدبودار پسینہ بھیجے گا، تو وہ پکارے گا اے رب مجھ سے اس پسینے کو دور کر دے لیکن اس سے یہ بدبودار پسینہ دور نہ کیا جائے گا، یہاں تک کہ آگ اسے جلا کر راکھ کر دیگی، اس وقت اللہ تعالیٰ دوبارہ لوٹائے گا اور جدید آفرینش کے ساتھ آگ پیدا فرمائے گا، تو وہ ہاتھ پاؤں بندھے کھڑا ہوگا، اور اس میں اس کے چہرے پر زنجیروں سے ابر کیا جائے گا۔ پیاس کی دہائی دے گا، تو اسے مایہ حیم پینے کو دیا جائے گا، بھوک کی فرمایا کرے گا تو قوم کھانے کو دیا جائے گا، جو اس کے پیٹ کو کھولا دیگا داروغہ جہنم آگ کی جوتیاں ہوگی، وہ اسے پہنائے گا جس سے اس کا دماغ کھول جائے گا، یہاں تک کہ ناک و کان کی راہ سے بھیجا نکل پڑے گا۔ اور اس کی داڑھیں چنگاریوں کی ہوگی وہ اپنے منہ سے آگ کے شعلے خارج کرے گا اور اس کی شرمگاہ سے اس کی آنتیں کٹ کٹ کر نکل پڑیں گی، اس کے بعد ایک ہزار سال تک آگ کے ایسے تابوت میں بند کر دیا جائیگا جس کا عذاب طویل اور دہانہ تنگ ہوگا، اس کے پیپ جاری ہوگی اور اس کا زنگ بدل جائے گا، بندہ کہے گا، اے رب! میرے گوشت و پوست کو آگ نے کھالیا، تو افسوس ہے اس پر جب وہ اسکی شکایت کرے، مگر رحم نہ کیا جائیگا اور جب پکارے گا تو جواب نہ دیا جائے گا، پھر وہ پیاس کی فریاد کریگا تو داروغہ جہنم اسے پینے کے لیے حیم دیگا جب وہ پینے گا تو اس کی انگلیاں کٹ کر گر پڑیں گی، پھر جب اُسے دیکھے گا تو اس کی آنکھیں اور رخسار گر پڑیں گے پھر ایک ہزار سال کے بعد تابوت سے نکالا جائیگا اور ایسے وید خانہ میں مجبوس کیا جائے گا جس میں مکے کی مانند سانپ کچھو ہوں گے،

جو اسے اپنے پاؤں سے پکڑ لیں گے پھر اس کے سر پر آگ کا ڈھیر رکھا جائے گا، اور اس کے بدن کے جوڑوں پر لوہے کے حلقے چڑھائے جائیں گے اور اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا، پھر ایک ہزار سال کے بعد اس کو قید خانے سے نکالا جائے گا۔ اور عذابِ دوزخ کے فرشتے اسے وادیِ ویل کی طرف لے جائیں گے، ویل جہنم کی وادیوں میں سب سے زیادہ شدید گرمی کی وادی ہے جسکی گہرائی بہت زیادہ ہے اور سانپ اور بچھوؤں سے بھرا ہوا ہے، اس وادیِ ویل میں اسے ایک ہزار سال تک رکھا جائے گا، اس کے بعد وہ ندا کرے گا یا محمد یا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے پکار کی سماعت فرمائیں گے، اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے، اے رب (عزوجل) میری اُمت کے کسی شخص کی آواز جہنم میں سے آرہی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کی امت کا یہ شخص دنیا میں شراب پیتا تھا اور بغیر توبہ کیے مر گیا تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الہی (عزوجل) میں عرض کریں گے، اے رب (عزوجل) میری شفاعت سے اسے نکال دے، اور اسے معاف فرما دے، تو اے بندو! گناہوں سے خدا کے حضور توبہ کرو، اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کی اس سے معافی مانگو۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، شرابی اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ہونٹ سوچھے ہوئے ہوں گے اور اس کی زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو آنتوں کو کھا جائے گی۔ تو وہ با آوازِ بلند چیخ و پکار کرے گا، ساری مخلوق اس سے پناہ چاہے گی، اور بچھو اس کی کھال اور گوشت کے درمیان ڈبک مارتے ہوں گے، اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا خون کھول جائے گا، اور وہ دوزخ میں فرعون و ہامان کے قریب ہوگا۔ تو جس نے شراب کی ایک چسکی پی اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر عذاب کے بچھو مسلط فرمائے گا۔ اور جس نے شرابی کی کسی خواہش کو پورا کیا بلاشبہ اس نے اسلام کو منہدم کرنے پر اعانت کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کو قتل کرنے پر مدد کی، اور جو شرابی کے پاس بیٹھا، اللہ تعالیٰ اسے بلا حجت کے اندھا اٹھائیگا، اور شراب پیئے تو اس کی تم شادی نہ کروا کر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پرسی نہ کرو، تو قسم ہے اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا، کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ کہ تو ریت و انجیل و زبور اور قرآن مجید میں ملعون ہے اور جس نے شراب پی بلاشبہ اس نے تمام انبیاء (علیہم السلام) پر خدا کی نازل کردہ تمام حکموں کے ساتھ کفر کیا، کافر کے سوا کوئی شراب کو حلال نہیں جانے گا اور میں اس سے بری اور بیزار ہوں، یقیناً شراب کا پینے والا پیسا سمرتا ہے اور وہ ایک ہزار سال تک فریاد فغاں کرتا رہتا ہے کہ ہائے میں پیسا ہوں، قسم ہے اس ذاتِ برحق کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، روز قیامت شرابی کو بارگاہِ الہی (عزوجل) میں پیش کیا جائے گا، حق تعالیٰ اس وقت فرشتوں سے فرمائے گا، اسے پکڑ لو تو اس کے منہ کے سامنے ۷۰ ستر ہزار یا کچھ زیادہ فرشتے بادل کی مانند چھا جائیں گے جس کے دل میں کتاب الہی کی ۱۰۰ سو آیتیں ہوں گی اور اس

جو اسے اپنے پاؤں سے پکڑ لیں گے پھر اس کے سر پر آگ کا ڈھیر رکھا جائے گا، اور اس کے بدن کے جوڑوں پر لوہے کے حلقے چڑھائے جائیں گے اور اس کے ہاتھوں میں زنجیریں اور گلے میں طوق ڈال دیا جائے گا، پھر ایک ہزار سال کے بعد اس کو قید خانے سے نکالا جائے گا۔ اور عذابِ دوزخ کے فرشتے اسے وادیِ ویل کی طرف لے جائیں گے، ویل جہنم کی وادیوں میں سب سے زیادہ شدید گرمی کی وادی ہے جسکی گہرائی بہت زیادہ ہے اور سانپ اور بچھوؤں سے بھرا ہوا ہے، اس وادیِ ویل میں اسے ایک ہزار سال تک رکھا جائے گا، اس کے بعد وہ ندا کرے گا یا محمد یا محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے پکار کی سماعت فرمائیں گے، اس وقت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عرض کریں گے، اے رب (عزوجل) میری اُمت کے کسی شخص کی آواز جہنم میں سے آرہی ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا آپ کی امت کا یہ شخص دنیا میں شراب پیتا تھا اور بغیر توبہ کیے مر گیا تھا، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بارگاہِ الہی (عزوجل) میں عرض کریں گے، اے رب (عزوجل) میری شفاعت سے اسے نکال دے، اور اسے معاف فرما دے، تو اے بندو! گناہوں سے خدا کے حضور توبہ کرو، اور اپنی غلطیوں اور خطاؤں کی اس سے معافی مانگو۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، شرابی اپنی قبر سے اس حال میں نکلے گا کہ اس کے ہونٹ سوچھے ہوئے ہوں گے اور اس کی زبان سینہ پر لٹکی ہوئی ہوگی اور اس کے پیٹ میں آگ ہوگی جو آنتوں کو کھا جائے گی۔ تو وہ با آوازِ بلند چیخ و پکار کرے گا، ساری مخلوق اس سے پناہ چاہے گی، اور بچھو اس کی کھال اور گوشت کے درمیان ڈبک مارتے ہوں گے، اسے آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی جس سے اس کا خون کھول جائے گا، اور وہ دوزخ میں فرعون و ہامان کے قریب ہوگا۔ تو جس نے شراب کی ایک چسکی پی اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر عذاب کے بچھو مسلط فرمائے گا۔ اور جس نے شرابی کی کسی خواہش کو پورا کیا بلاشبہ اس نے اسلام کو منہدم کرنے پر اعانت کی اور جس نے شرابی کو قرض دیا بلاشبہ اس نے مسلمان کو قتل کرنے پر مدد کی، اور جو شرابی کے پاس بیٹھا، اللہ تعالیٰ اسے بلا حجت کے اندھا اٹھائیگا، اور شراب پیئے تو اس کی تم شادی نہ کروا کر بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت اور بیمار پرسی نہ کرو، تو قسم ہے اُس ذات کی جس نے حق کے ساتھ مجھے مبعوث فرمایا، کوئی شراب نہیں پیتا مگر یہ کہ کہ تو ریت و انجیل و زبور اور قرآن مجید میں ملعون ہے اور جس نے شراب پی بلاشبہ اس نے تمام انبیاء (علیہم السلام) پر خدا کی نازل کردہ تمام حکموں کے ساتھ کفر کیا، کافر کے سوا کوئی شراب کو حلال نہیں جانے گا اور میں اس سے بری اور بیزار ہوں، یقیناً شراب کا پینے والا پیسا سمرتا ہے اور وہ ایک ہزار سال تک فریاد فغاں کرتا رہتا ہے کہ ہائے میں پیسا ہوں، قسم ہے اس ذاتِ برحق کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، روز قیامت شرابی کو بارگاہِ الہی (عزوجل) میں پیش کیا جائے گا، حق تعالیٰ اس وقت فرشتوں سے فرمائے گا، اسے پکڑ لو تو اس کے منہ کے سامنے ۷۰ ستر ہزار یا کچھ زیادہ فرشتے بادل کی مانند چھا جائیں گے جس کے دل میں کتاب الہی کی ۱۰۰ سو آیتیں ہوں گی اور اس

نے شراب پی ہوگی تو روزِ قیامت قرآن کریم کا ہر حرف اللہ (عزوجل) کے حضور آکر خاصہ کرے گا، اور جس پر قرآن نے خاصہ کیا بلاشبہ وہ ہلاک ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ میں ایک رات مسجد میں جا رہا تھا اچانک کچھ عورتیں سر راہ روتی ملیں میں نے ان سے کہا، کیا بات ہوئی ہے؟ انہوں نے کہا ہمارا ایک بیمار ہے اسے بلاتے ہیں اور بار بار کلمہ شہادت کی تکرار کرتے ہیں مگر وہ کہتا ہی نہیں، تو اب آپ چل کر اس کا ثواب لیجئے اور کلمہ شہادت کی تلقین فرمائیے پھر میں نے اسے تلقین کی کہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ“ (صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) ”کہے مگر وہ نہ بولا میں نے اس کا اعادہ کیا، تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور کہنے لگا میں لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کے ساتھ کفر کرتا ہوں اور اسلام سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور اس کی روح نکل گئی اس کے بعد میں اس کے پاس نکل آیا، اور عورتوں کو اس کا حال بتایا، اور میں نے اعلان کرایا کہ اے مسلمانو! نہ اس کی نماز جنازہ پڑھو اور نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفناؤ اس لیے کہ یہ کافر ہو کر مرا ہے لوگوں نے اس کے گھر والوں سے پوچھا، یہ کیسے عمل کرتا تھا؟ انہوں نے بتایا کہ ہم اس کے گناہ سے واقف نہیں، بجز اس کے کہ یہ شراب پیتا تھا، لہذا شراب موت کے وقت ایمان کو سلب کر لیتی ہے۔

لہذا اسے ضعیف و ناتواں بندے! اللہ تبارک و تعالیٰ کے حضور میں جسم و روح کے تعلق منقطع ہونے سے قبل توبہ کرنی چاہیے۔ اور جو نافرمان و عصیاں شعار ہیں ان پر افسوس ہے کیونکہ ان کا ٹھکانہ جہنم ہے تو جب تک جسم میں روح کا علاقہ اور علم وصال واضح و روشن ہے، توبہ میں سرعت و سہولت کرنی چاہیے، توبہ کرنی والوں کے لیے دروازہ کھلا ہوا ہے۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کہ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو فرشتے آسمان کی طرف چڑھ کر عرض کرتے ہیں، اے ہمارے رب! تیرے قلاں بندہ غفلت اور کھیل کود کی نیند سے بیدار ہو گیا ہے، اور تیرے حضور گونساہی کے ساتھ کھڑا ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اے میرے فرشتو! اس کے انفاسِ حضرہ کے استقبال کے لیے آسمانوں اور زمینوں کو آراستہ کر دو، اور اس کی توبہ کی قبولیت کے لیے توبہ کے دروازے کھول دو، اس لیے کہ توبہ کرنے والے کی جان جبکہ وہ توبہ کرے میرے نزدیک زمینوں اور آسمانوں سے زیادہ عزیز ہے لہذا جس نے توبہ کو لازم کر لیا، اور بارگاہِ الہی (عزوجل) کی حاضری کو کھڑا ہو گیا، تو اس کے گناہ کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں، واللہ تعالیٰ اعلم۔۔

باب سوم زنا کا عذاب

نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، زنا سے بچو بلاشبہ اس میں چھ خصلتیں ہیں، تین دنیا میں اور تین آخرت میں، دنیا کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ چہرہ سے وجاہت جاتی رہتی ہے، اور فقر و محتاجی کو لاتی ہے۔ اور عمر کو کم کر دیتی، اور آخرت کی تین خصلتیں یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی اور حساب کی سختی، اور دائمی جہنم کا موجب بناتی ہے، اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے، یقیناً کتنا برا ہے جو ان کی جانوں نے ان کے لیے بھیجا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ان پر ناراضگی ہے اور عذاب میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے؛“

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، زانی روز قیامت اس حال میں لائے جائیں گے، کہ ان کے چہروں سے آگ بھڑکتی ہوگی، اور وہ شرمگاہوں کی بدبو سے لوگوں کے درمیان پہنچانے جائیں گے، ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، پھر جب وہ دوزخ میں داخل ہوں گے تو داروغہ جہنم آگ کی قمیض پہنائے گا، اگر زانی کی اس قمیض کو اونچی اور مستحکم پہاڑ کی چوٹی پر رکھ دیا جائے تو یقیناً وہ جل کر خاکستر ہو جائے، اس کے بعد داروغہ جہنم کہے گا، اے عذاب جہنم کے فرشتوں! زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلاخیوں سے داغ دو، جس طرح کہ حرام کی طرف انہوں نے نظریں ڈالی ہیں، اور آگ کی زنجیروں سے انکے ہاتھوں کو باندھو، جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے، اور آگ کی بیڑیاں ان کے پاؤں میں ڈال دو، جس طرح کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے، فرشتگان عذاب کہیں گے ضرور ضرور اسی طرح کرتے ہیں، تو وہ ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے اور پاؤں کو بیڑیوں سے جکڑ دیں گے، اور آنکھوں کو آگ کی سلاخیوں سے داغ دیں گے، تو وہ چیخیں گے کہ اے فرشتگان عذاب! ہم پر رحم کرو ایک لمحہ کے لیے ہم سے عذاب کو کم کر دو، اس پر فرشتگان عذاب ان سے کہیں گے ہم تم پر کیسے رحم کریں جب کہ رب العلمین تم پر غضبناک ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پُر کیا، اللہ تعالیٰ اس کی آنکھوں کو جہنم کی آگ سے پُر کر دیگا، اور جس نے حرام کردہ عورت سے زنا کیا، اللہ تعالیٰ اسے اس کی قبر سے پیاسا، روتا، غمگین، سیاہ اور تاریکی میں کھڑا کرے گا اس گردن میں آگ کا طوق ہوگا، اور اس کے جسم پر قطر ان کا لباس ہوگا، اللہ تعالیٰ اس سے نہ کلام فرمائے گا اور نہ اسے پاک و ستھرا کرے گا، اور اس کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا تو اس عورت اور اس مرد پر قبر میں اس اُمت کا نصف عذاب ہوگا، اور جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس مرد کی نیکیاں اس عورت کے شوہر کو دیگا، اور اس کی بدیاں اس کے ذمے کرے گا، اور اسے جہنم کی طرف گھسیٹا جائیگا، یہ جب ہے جبکہ اس کے علم کے بغیر ہو، لیکن اگر عورت کے شوہر کو معلوم ہو گیا

کہ کسی نے اس کی بیوی کے ساتھ زنا کیا ہے اور وہ خاموش رہا، تو اللہ تعالیٰ اس شوہر جنت حرام کر دیگا، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کے دروازے پر لکھ رکھا ہے کہ ”تو اُس دیوٹ پر حرام ہے جو اپنی بیوی کی بدی پر جان بوجھ کر خاموش رہے“ وہ کبھی جنت میں داخل نہ ہوگا، بلاشبہ ساتوں آسمان زانی اور دیوٹ پر لعنت کرتے ہیں۔

بعض صحف آسمانیہ میں مرقوم ہے کہ زنا کار مرد و عورت قیامت کے دن اس حال میں اُنھیں گے کہ ان کی شرمگاہوں پر آگ دہکتی ہوگی، اور اس حال میں اُنھیں گے کہ ان کے دونوں ہاتھ گردن کی طرف بندھے ہوئے عذا کے فرشتے انہیں گھیرے ہوں گے، اور وہ اعلان کریں گے کہ ”اے لوگو! یہ زنا کار لوگ ہیں، اور ان کی شرمگاہوں پر آگ دہک رہی ہے، پھر ان کی شرمگاہوں کو کشادہ کیا جائے گا اور ان کی شرمگاہوں سے نہایت بدبو بار آگ کی بھاپ نکلے گی، اس وقت عذاب کے فرشتے کہیں گے یہ بدیوان زانیوں کی شرمگاہوں کی ہے جنہوں نے زنا کیا، اور بغیر توبہ کئے مر گئے، تو ان پر لعنت کرو، اللہ تعالیٰ ان پر لعنت کرے تو اس وقت ہر ایک نیک و بد شخص کہے گا، اے خدا زانیوں پر لعنت کر۔“

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، شبِ معراج مجھے آسمانوں پر لے جایا گیا تو میں نے کچھ مرد و عورتوں کو سانپ و بچھوؤں کے ساتھ محبوس دیکھا، بچھو انہیں ڈنک مارتے، اور سانپ انہیں ڈستے تھے، ہر شرمگاہ کی جگہ ایک سوراخ تھا، جس میں بچھو گھستے تھے اور ان سوراخوں میں گھس کر ڈستے اور گوشت کو کاٹتے تھے ان شرمگاہوں سے پیپ بہتی تھی، جسکی بدبو سے دوزخی چیختے چلاتے تھے، اور وہ ان کی اس چیخ و پکار سے بے نیاز تھے، میں نے جبریل (علیہ السلام) سے دریافت کی یہ لوگ کون ہیں؟ جبریل (علیہ السلام) نے فرمایا یہ لوگ زانی و زانیہ مرد و عورتیں ہیں، **نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَعْلِ اَہْلِ النَّارِ مِنْ غَضَبِ الْجَبَّارِ.....**

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے محرمہ یعنی اجنبیہ عورت سے مصافحہ کی وہ روزِ قیامت آگ کی زنجیروں سے اس کے ہاتھ گردن پر بندھے آئیگا، اب اگر اس نے اس سے زنا کیا تو بارگاہِ الہی (عز و جل) میں اس کی ران گویا ہوگی، اور کہے گی میں نے فلاں جگہ فلاں مہینے فلاں کے ساتھ ایسا ایسا کیا ہے اور اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا، اور بغیر گوشت کے ہڈیاں رہ جائیں گی، اس وقت اللہ (عز و جل) گوشت کو حکم دے گا، میرے حکم سے اپنی جگہ جم جا، تو وہ اس کے حکم سے لوٹ جائے گا اور زانی کا چہرہ غایت درجہ سیاہ بلکہ قطران سے زیادہ سیاہ ہو جائے گا پھر زانی مکابرہ کریگا اور کہے گا اے رب میں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا۔“ اس وقت اللہ تعالیٰ زبان کو حکم دے گا کہ گوئی ہو جاؤ تو زبان گوئی ہو جائے گی پھر اس کے حضور اعضاء و جوارح گویا ہوں گے، چنانچہ ہاتھ بولے گا، اے خدا میں نے حرام کی جانب ہاتھ بڑھایا، آنکھ کہے گی میں نے حرام کی طرف نظر ڈالی، اور پاؤں کہیں گے میں حرام کی طرف چل کر گیا شرمگاہ پکارے گی میں نے فعلِ حرام کیا ہے حفظ فرشتوں میں سے ایک کہے گا میں نے سنا ہے اور دوسرا کہے گا میں نے لکھا ہے، اور زمین کہے گی میں نے دیکھا، اس وقت اللہ رب العزت فرمائے گا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی، میں باخبر

تھا مگر میں نے ستر پوشی کی، اے میرے فرشتو! اسے پکڑ لو، اور میرے عذاب میں اسے ڈال دو اور میری ناراضگی کا اسے مزہ چکھاؤ، بلاشبہ میرا غضب اس پر بہت شدید ہے جس میں حیا کم ہے۔

تو اے لغزش و عیوب والے بندے! جاگ اُنٹھ کون ہے جو تیری طرف سے مرنے کے بعد استغفار کرے، اور کون ہے جو توبہ کرے، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، بلاشبہ اللہ (عزوجل) اپنے بندے کی اس حالت کو پسند فرماتا ہے کہ وہ اپنے حضور گریہ و زاری کرتا، اور اس کے حضور دعا میں ذوق و شوق رکھا دیکھے، اس حالت میں اگر وہ سوال کرتا ہے تو اسے عطا فرماتا ہے، اور اگر دعا کرتا ہے تو اسے قبول فرماتا ہے خیر دار، خیر دار! بلاشبہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، میں گڑگڑا کر توبہ کرنے والوں کا حبیب ہوں، میں عاجز منقطع لوگوں کا ملجا و ماویٰ ہوں اور میں مستقشین کا فریاد رس ہوں، تو کون ہے جو مجھ سے مانگے میں اسے عنایت فرماؤں! اور کون ہے جو مجھ سے توبہ کرے میں اسے قبول کروں؟ اور کون ہے جو میری طرف قصد کرے میں اسے عطا فرماؤں؟ میں کریم ہوں میری جانب سے کرم ہے، میں جواد ہوں میری طرف سے جود ہے میں ہی دیتا ہوں خواہ وہ مجھ سے مانگے یا مجھ سے نہ مانگے، میری بخشش کے دروازے ہر خطا کار کے لیے کھلے ہوئے ہیں اس کے بعد حضور پر دعا، اے ہمارے رب! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ فرمائے تو یقیناً ہم زیاں کاروں میں سے ہوں گے۔“

باب چہارم

لواطت یعنی اغلام کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیا مخلوق میں مردوں سے بد فعلی کرتے ہو، اور چھوڑتے ہو وہ جو تمہارے رب نے یہاں بنائیں بلکہ تم لوگ حد سے بڑھنے والے ہو،“

حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جس نے قوم لوط کا سائل کیا تو ایسا عمل کرنے والے اور جس کے ساتھ عمل کیا گیا دونوں کو قتل کر دو،“

حضرت ابن عباس (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ لواطت کی حد و تعزیر یہ ہے کہ ایسا کرنے والے کو بلند و اونچی سطح سے گرایا جائے، پھر اس کے اوپر اتنے پتھر مارے جائیں کہ وہ مر جائے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے قوم لوط کو آسمان سے پتھر مار کر ہلاک فرمایا اور اگر لوطی شخص زمین بھر کے پانی سے غسل کرے تب بھی نجاست سے پاک نہیں ہوگا، جب تک توبہ نہ کرے اس لیے کہ شیطان جب مرد کو مرد پر سوار دیکھتا ہے تو عذاب کے خوف سے بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور جب مرد پر مرد سوار ہوتا ہے، تو عرش الہی (عزوجل) جنبش میں آجاتا ہے اور قریب ہوتا ہے کہ آسمان زمین پر گر پڑے اس وقت فرشتے آسمانوں کے کنارے پکڑ کر پڑھتے ہیں۔ ”قُلْ هُوَ اللّٰهُ“

اُحد“ یہاں تک کہ جبار و قہار کا غضب ساکن ہو جائے۔

حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے مروی ہے کہ ان کا گزرا ایک آگ پر ہوا جو جنگل میں ایک مرد پر جل رہی تھی، تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے پانی لیا تاکہ اس سے آگ کو ٹھنڈا کریں، تو آگ نے نو عمر لڑکے کی صورت اختیار کر لی اور مرد آگ کی شکل بن گیا، حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) نے رو بارگاہ الہی (عز وجل) فریاد کی اور کہا، اے رب! (عز وجل) ان دونوں کے ان کی اصلی حالت میں بدل دے تاکہ میں دیکھوں کہ ان کا گناہ کیا ہے؟ تو وہ آگ اُن دونوں سے منکشف ہو گئی، دیکھا کہ ایک مرد ہے اور ایک نو عمر لڑکا ہے پھر اس مرد نے کہا، اے عیسیٰ (علیہ السلام)! میں دنیا کی زندگی میں اس لڑکے سے محبت رکھتا تھا، تو مجھ پر شہوت نے غلبہ کیا، یہاں تک کہ جمعہ کی رات میں نے اس سے بد فعلی کی اس کے بعد میں نے دوسرے دن بھی بد فعلی کی اس وقت ایک شخص ہمارے پاس آیا، اس نے ہم سے کہا خرابی ہو تمہاری! تم خدا سے ڈرو، اس وقت میں نے اس سے کہا مجھے نہ خوف ہے اور نہ ڈر ہے، پھر جب میں مرا اور یہ لڑکا مرا تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر آگ مسلط کر دی، جو ایک مرتبہ مجھے جلاتی ہے، جب میں آگ بن جاتا ہوں، تو میں اسے جلاتا ہوں لہذا ہمارا یہ عذاب روز قیامت تک ہے، **نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ وَ مِنَ غَضَبِ الْجَبَّارِ۔**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، سات آدمی ہیں جن پر اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اور روز قیامت ان کی طرف نظر نہ فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا، جہنمیوں کے ساتھ تم بھی جہنم میں جاؤ، وہ فاعل و مفعول جس نے قوم لوط کی مانند بد فعلی کی ہو، ماں اور اس کی بیٹی کے ساتھ نکاح کرنے والا، اپنے ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے والا اپنی بیوی کی پشت میں جماع کرنے والا، اپنے ہاتھ (جلق) سے مادہ نکالنے والا، مگر یہ کہ توبہ کرے، اور وہ جو اپنے ہمسائے کو ایذا دے۔

حضرت سلیمان بن داؤد (علیہ السلام) نے ابلیس طعوم سے دریافت کیا، مجھے بتا کہ تجھے کون سا عمل بہت پیارا ہے؟.....
ابلیس نے کہا مجھے لواطت یعنی اغلام سے زیادہ کوئی عمل پیارا نہیں ہے، اور اللہ (عز وجل) کے نزدیک مرد کا مرد سے اور عورت کا عورت سے بد فعلی کرنے سے زیادہ مہغوض کوئی عمل نہیں ہے۔

اور میرے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں ہے حضرت سلیمان (علیہ السلام) نے ابلیس سے فرمایا خرابی ہو تیری! تجھے کیوں یہ محبوب ہے؟ ابلیس نے جواب دیا، اس لیے کہ کوئی نہیں ہے کہ اس کی عادت ڈالے، اور وہ اس سے ایک گھڑی صبر نہیں کر سکا کیونکہ حق سبحانہ و تعالیٰ ان کے اوپر شدید غضب فرماتا ہے، اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کو شدید غضب میں لائے تو اس پر وہ توبہ کا دروازہ بند کر دیتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قوم لوط کے عمل سے شغل کرنا، اور گدھے کے ساتھ دوڑ لگانا، اور کتوں کے درمیان بازی لگانا، اور میڈھوں کے درمیان شرط لگانا، مرغ بازی کرنا، اور بغیر تہ بند کے حمام میں داخل ہونا اور کم تولنا، اور ڈنڈی مارنا یہ تمام افعال

قوم لوط کے ہیں۔ افسوس ہے اس پر جو ایسا کرتا ہے، ان کا گناہ عورت کا عورت کے ساتھ، اور مرد کا مرد کے ساتھ بد فعلی کرنے سے زیادہ بڑا گناہ ہے جب اپنے سروں سے حیا کی چادر اُتار دی، اور اللہ (عزوجل) کے سامنے معاصی کے ساتھ ظاہر ہو گئے تو اللہ (عزوجل) ان کو سر کے بل اوندھا کر دیتا ہے اور نیچے کا اوپر اور اوپر کا نیچے پلٹ کر دیتا ہے، اور آسمان سے اُن پر پتھر برساتا ہے، حضرت امام جعفر بن محمد (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ قرآن مجید کی پڑھنے والی دو عورتیں آئیں، انہوں نے کہا کیا خدا کی کتاب میں عورت کا عورت کے ساتھ مستی کرنے کا ذکر ہے؟ فرمایا ہاں ہے! وہ قوم تبع کے تذکرہ میں ہے، اس بناء پر اللہ تعالیٰ نے قوم تبع کو ہلاک فرمایا۔ پھر حق تعالیٰ نے اپنے نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو خبر دی کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے آگ کی جوتیاں، آگ کا لباس آگ کی پسلیاں، آگ کا سرپوش، اور آگ کے موزے تیار کیے، ایک اور حدیث میں ہے کہ عورت جب دوسری عورت پر سوار ہو کر مستی کرتی ہے، تو اللہ تعالیٰ فرشتے کو حکم فرماتا ہے کہ ان کے لیے آگ کی جوتیاں آگ کا لباس اور آگ کے موزے تیار کرو،

اور ان سے بڑھ کر یہ کہ اس آگ میں جھونکی جائیں گی جو پچھوؤں سے بھری ہوئی ہے اور عورت کا اپنے پیچھے کے راستے میں لواطت سے بہت شنیع ہے، اسے کافر ہی عمل میں لاسکتا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ اس گھر پر لعنت بھیجتا ہے جس میں منخت داخل ہو، اور حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ مرد و منخت پر اور عورت کا مردوں کی مانند شکل صورت اختیار کرنے والیوں پر لعنت فرماتا ہے سید عالم شہر صادق صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، قوم لوط کا سا عمل کرنے والا جب کوئی مرتا ہے تو وہ اپنی قبر میں ایک لحد نہیں گزارتا کہ اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ کو بھیجتا ہے جس کی ہیئت خطاف کی مانند ہوتی ہے تو وہ اسے اپنے بچوں میں پکڑ لے اُڑتا ہے اور قوم لوط کی بستی میں جا کر ڈال دیتا ہے، تو وہ ان کے ساتھ جہنم میں سگسار ہوتا ہے، اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مایوس و محروم ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، روز قیامت ایسے بچے لائے جائیں گے جن کے سر نہ ہوں گے، اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا در آنحالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ تم کون ہو؟ وہ کہیں گے ہم مظلوم ہیں، اللہ (عزوجل) فرمائے گا، در آنحالیکہ وہ انہیں خوب جانتا ہے کہ کس نے تم ظلم کیا؟ تو وہ کہیں گے ہم پر ہمارے باپوں نے ظلم کیا کہ وہ مخلوق میں مردوں سے بد فعلی کرتے تھے، اور اُن کی دُبر میں مادہ خارج کرتے تھے، اس پر حق تعالیٰ فرمائے گا ان لوگوں کو جہنم میں لے جاؤ، اور ان کی پیشانیوں پر لکھ دو کہ یہ میری رحمت سے محروم ہیں۔

تو اے بندگانِ خدا! تم خدا کی رحمت کی محرومی س بچو اور خطا و عصیاں سے حق تعالیٰ کے حضور توبہ و استغفار کرو، اس سے پہلے کے

تمہارے اعضاء گواہی دیں، اور تمہاری زبانیں گنگ ہوں، وہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر آن، نرالی شان والی ہے تم کو تمہارے ناموں سے پکارتا ہے، تو اے گنہگار بندو! اسکی طرف گریہ و زاری سے رجوع کرو، اور اس کے تجھ رگنا ہوں سے توبہ کرو، بلاشبہ وہ کریم، حلیم اور غفور رحیم ہے۔

باب پنجم سود کھانے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ”اے ایمان والو! بڑھا کر سود نہ کھاؤ“ اور فرماتا ہے، اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور سود کو بھٹنا بھی ہو چھوڑ دو اگر تم مسلمان ہو، اب اگر تم نے ایسا ہی کیا تو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ جگ کے لیے تیار ہو جاؤ،“ مطلب یہ کہ سود کھانے والے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے جنگ کرتے ہیں، اور اللہ ان سے جگ کرتا ہے، تو خرابی ہو اُسے جو اس کے اور حق (عزوجل) کے مابین جگ برپا کرے اس پر حق تعالیٰ کا قہر و غضب ہو، **نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس رات مجھے آسمان کی سیر کرائی گئی، تو میں نے سر کے اوپر بجلی، رعد اور کڑک کی آواز سنی، اور کچھ مردوں کو دیکھا جن کے پیٹ اُن کے آگے حجروں کی مانند تھے جو سانپ اور بچھوؤں سے بھرے ہوئے تھے اور اُن کے پیٹوں میں گھوم پھر رہے تھے، میں نے کہا اے بھائی جبریل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا یہ سود خور لوگ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے سود کھایا اگر چہ ایک ہی درہم (۲۸ پیسے) ہی ہو گویا کہ اُس نے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کیا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سود خور کو عذاب کے فرشتے ایسے در و در میں مبتلا کریں گے جس طرح بخار والا در و در میں مبتلا ہوتا ہے،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے سود خور اور دوسرے سودی مال کھلانے والے، اور اُس کے گواہ اور اُس کے لکھنے والے، اور اُس کی ترغیب دینے والے، اور اُس کی ترغیب کو قبول کرنے والے، اور سود و حلال جاننے والے اور دوسروں کو حلال بتانے والے، اور مانعین زکوٰۃ پر لعنت فرمائی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، آخر زمانے میں ۴ چار باتیں عالم ہو جائیں گی، سود خوری کے وعدے، خرید و فروخت میں جھوٹی قسمیں، کم ناپنا اور کام تولنا، تو جب یہ باتیں عام ہو جائیں تو ان میں امراض رونما ہو جائیں گے، اور اللہ تعالیٰ اُن کو خوریزی میں مبتلا کر دے گا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اُس دن رب العالمین کے حضور سب لوگ کھڑے ہونگے سوائے سود خوروں کے کیونکہ وہ کھڑے ہونے چاہیں

گئے مگر مجنوں اور مجنوط الحواس ہو کر گر پڑیں گے یہاں تک کہ تمام لوگ حساب و کتاب سے فارغ ہو جائیں گے۔
 رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جس نے سودی مال کھایا اللہ (عزوجل) اس کے پیٹ کو جتنا مال کھایا ہے، آگ سے بھر دیگا اگرچہ مال محنت کر کے کھایا ہو، اور حق تعالیٰ اس کے عمل کو قبول نہیں فرمائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ (عزوجل) کی ناراضگی میں رہے گا، جب تک کہ اس کے پاس ایک حَبّہ بھی سود کا باقی ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، سونے کے بدلے برابر سرابر اور چاندی چاندی کے برابر سرابر ہے، اور جتنا زائد ہو وہ اور زائد ہو وہ اور زائد لینے والا دونوں جہنم میں ہوں گے۔

بلاشبہ سودنیکیوں کو ضائع کر دیتا ہے اور عبادتوں کو باطل کر کے خطاؤں کو عظیم تر بنا دیتا ہے، تو جو روزہ دار ہو اور اس سے افطار کرے، تو اللہ تعالیٰ اس کے روزہ کو قبول نہیں کرتا، اور جس نے نماز پڑھی اور اس کے پیٹ میں سودی مال ہے تو اللہ اس کی نماز قبول نہیں کرتا، اور اگر ایسے مال میں سے صدقہ کیا تو اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا، سود خور کا جتنا وقت بھی گزرتا ہے قیامت تک اس کا ہر لمحہ خدا کی لعنت میں ہے لہذا حق تعالیٰ اس سے جنگ کرتا ہے، اور نہ اس کی جانب نظر فرماتا ہے اور نہ اس سے کلام، تو اے بندے! اپنی ناتوانی پر اور خدا کی جنگ کرنے پر نظر کر، ہر مغلوب و مقہور شخص جہنم میں ڈالا جائے گا۔

کم تولنے اور ڈنڈی مارنے کا عذاب

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، بلاشبہ جہنم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی سے اہل جہنم روزانہ پانچ ۵ مرتبہ پناہ مانگتے ہیں، اگر اس وادی میں پہاڑ ڈال دیا جائے تو وہ بھی اس کی گرمی سے پکھل جائے اس وادی میں نماز میں سستی کرنے والا، کم ناپنے والے اور کم تولنے والے لوگ قید کئے جائیں گے، تو افسوس ہے جس نے ایسی جنت کی جس کو چوڑائی آسمانوں کے برابر ہے ایک دانہ یا دو دانے کے بدلے فروخت کر دی،

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، وہ لوگ جنہوں نے کم تولا اور ڈنڈی ماری، قیامت کے دن سیاہ، زبان نکلی ہوئی آنکھیں پھری ہوئی ان کی گردن میں آگ کی ترازو لٹکی ہوئی لائے جائیں گے، ان سے کہا جائے گا یہاں سے یہاں تک رزن کر تو انہیں دو پہاڑوں کے درمیان پچاس ہزار سال تک عذاب دیا جائے گا،

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بلاشبہ جتنے چہرے روز قیامت کا لے ہوں گے وہ کم ناپنے والے لوگ ہیں۔

پانچ گناہوں کا دنیاوی وبال

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، اے لوگو! پانچ باتوں سے قبل پانچ باتوں سے بچو! جس قوم نے کم پایا، اللہ تعالیٰ نے انکو گرائی اور پھلوں کی کمی میں مبتلا کر دیا، اور جس قوم نے بدعہدی کی، اللہ تعالیٰ نے ان پر ان کے دشمن کو مسلط کر دیا، اور جس قوم نے زکوٰۃ ادا کرنے میں روک پیدا کی، اللہ تعالیٰ نے ان کو بارش سے محروم کر دیا، اگر جانور چوپائے نہ ہوتے تو بارش کے ایک قطرے سے بھی وہ سیراب نہ ہوتے، اور جس قوم میں بدکاری پھیل گئی، اللہ تعالیٰ نے ان طاعون مسلط کر دیا اور جس قوم نے قرآن کے علاوہ فیصلہ دیا، اللہ تعالیٰ نے ان کو ظلم و ستم کا آلہ مشق بنایا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، بلاشبہ سراط کی شاہراہ پر آگ بیڑیاں ہیں، جس نے حرام کا ایک درہم بھی لیا، اس کے پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ڈالی جائیں گی، جس سے سراط کے راستہ پر گزرنا دشوار ہوگا، جب تک کہ اس درہم کا مالک اس کی نیکیوں میں سے اس کا بدلہ نہ لے لے لیکن اگر اسکے پاس نیکیاں نہ ہوں تو وہ اس کے گناہوں کا بھیجہ بھی اٹھائے گا اور جہنم میں گر پڑے گا۔

تو اے بندے! مالِ ظلم و حرام کو اس کے مالک کی طرف تم نیکیاں لینے جانے سے پہلے لوٹا دو۔

چوری کا عذاب

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جس نے کسی کا تھوڑا سا مال بھی چور یا قیامت کے دن اس مال کو اپنی گردن میں آگ کے طوق کی شکل میں لٹکا کر آئے گا، اور جس نے تھوڑا سا بھی مال زام کھایا تو اس کے پیٹ میں آگ دھونکائی جائے گی، اور اس کی ایسی خوفناک آواز ہوگی کہ جس دن ساری مخلوق اپنی قبروں سے اٹھیں گے سب کانپ جائیں گے، یہاں تک کہ احکم الحاکمین اللہ تعالیٰ لوگوں کے سامنے جو بھی فیصلہ فرمائے۔

تو اے کمزور ناتواں بندو! توبہ کے ذریعہ ان بیماریوں کا مداوا آج کر لو، اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو، شاید کہ وہ تمہیں ان بیماریوں سے شفاء عطا فرمائے، اور تم اس کی رحمت کے سزاوار بن جاؤ، اور عذاب میں قانع ہوئے اور تمہیں ذلت و خواری اٹھانے اور تمہاری زبان گنگ ہونے اور تمہارے دل پر مہر لگنے سے پہلے تم اس کے قرب و فضل کے مستحق ہو جاؤ، لہذا سطر آخرت کے لیے زیادہ سے زیادہ آج اپنا توشہ بنا لو، کیونکہ توشہ کی قلت تمہیں کفایت نہ کرے گی۔

باب ششم

رونے پینے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، ”یقیناً یقیناً ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی مارتے اور ہم ہی وارث ہیں“ تو جس طرح قصاب کی ناراضگی اپنی بکری ذبح کرتے وقت مستحسن نہیں ہے اسی طرح بندے کی موت کے وقت بندے کی ناراضگی اچھی نہیں ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، میں اس سے بری و بیزار ہوں جس نے جھوٹی قسم کھائی اور کپڑے بھاڑے اور چوری کی، اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا اللہ تعالیٰ فرماتا **وَالَّذِينَ لَا يَشْهَدُونَ الزُّورَ** ”وہ لوگ جو جھوٹی گواہی نہیں دیتے فرماتے ہیں وہ فوج کرنا اور رونا پینا ہے۔“

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، رونے پینے والی عورتیں اپنی قبروں سے بکھرے بال پریشان حال اور گرد آلود اُٹھیں گی، ان کے سروں پر خارش کا دوپٹہ اور اللہ تعالیٰ کی لعنت کے جوتے، اور قطران کے لباس ہوں گے اور اپنے ہاتھوں کو اپنی چھاتیوں پر رکھ جینتی چلاتی اور واویلا کرتی ہوں گی، اور فرشتے آمین کہتے ہوں گے، پھر جو اس فوج گری پر اجرت و مزدوری لی ہوگی، تو وہ نارِ جہنم کا حصہ ہوگا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ واویلا کرنے والیوں اور اس کے سن نے والیوں پر لعنت کرتا ہے، کسی بزرگ نے فرمایا کہ میں امام حسن بصری (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے دریافت کیا کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے زمانے مبارکہ میں کیا، تمام مہاجرین عورتیں اس قسم کی فوج گری کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا، نہیں! خدا کی قسم نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دربار میں ایک عورت آئی جس کا باپ، جس کا بھائی، جس کا بیٹا غزوہ میں شہید ہو گئے تھے، اور وہ روتی تھی، حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اے عورت! تجھے کیا مصیبت پہنچی ہے؟ اس نے کہا میرے گھر کے تمام مرد شہید ہو گئے ہیں، حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے فرمایا، اگر تو صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے تو تیرے لیے جنت ہے، اس نے کہا خدا کی قسم! آج کے بعد میں کبھی نہیں روؤں گی جبکہ میرے لیے جنت ہے حالانکہ اس زمانے کی عورتیں چہروں کو نوچتیں، جیب و گریباں چاک کرتیں اور بالوں کو کھسوتا کرتیں تھیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا اللہ سبحانہ تعالیٰ کو دو قسم کی بری آوازیں انتہائی مبغوض و نا پسند ہیں ایک کسی مصیبت کے وقت بین کی آواز دوسرے خوشی کے وقت گانے باجے کی آواز، اللہ تعالیٰ گانے والے اور بین کرنے والے پر لعنت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ : اور ان کے مالوں میں مانگنے والے اور محروم کا حصہ ہے۔

یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں سے گانے والیوں کو خوشی کے وقت دیتے اور مصیبت کے وقت بین کرنے والیوں کو دیتے ہیں، جب کوئی مرتا ہے تو اس کے اوپر بار قرض بھی ہوتا ہے، اور اس کے پاس امانتوں کا مال بھی ہوتا اور اس کے ذمہ لوگوں کے مواخذے بھی وہ اپنی جاکنی کے وقت قہشت زدہ ہوتا ہے اور اپنے گناہوں کے بوجھ کو ہلکا ہونے کی تمنا کرتا ہے۔..... اور شیطان ان کی قبر تک ساتھ آتا ہے، اور وہ اس کی قبر میں فرشتوں کو متنبیہ و تہدید کو سنتا ہے، جو اس کے گناہوں پر فرشتے اسے جھڑکتے اور اسے اس کے گناہوں کے سبب عذاب سے ڈراتے ہوتے ہیں، تو اس سے شیطان کہتا ہے اے فلاں! تو مجھے پہچانتا ہے؟ قسم خدا کی! زیادہ کروں گا تیرے اوپر عذاب اور عقوبت کو زیادہ تیرے عذاب سے جہاں حساب کیا جاتا ہے، گیر گناہ کے جو تجھ سے صادر ہوئے، پھر اس کے گھر والوں کے پاس آتا ہے اور کتنا ہی آسان ہے تمہارے مردے کے لیے تم پر اس کا ماتم، تو گویا وہ ماتم کا دلال ہے، فلاں آدمی کی طرح تم زیادہ ہو اور فلاں شخص کے مثل زیادہ رونا ہو، اور فلاں شخص کی مثل ندنہ و نوحہ کرنے والی کو بلاؤ اسے مال دو، اس کے بعد اہل میت کسی نوحہ کرنے والی کو اجیر بناتے ہیں، وہ روتی ہے بلا مصیبت کے اوپر اپنے آنسو کو روپے کے عوض بیچتی ہے، زندے اپنے گھروں میں فتنوں میں مبتلا ہوتے اور مردے اپنی قبروں میں عذاب پاتے ہیں کو اجر و ثواب کو روکتے اور ان کے گناہوں کو عظیم بناتے اور مردے پر متعدد سختیاں لاتے ہیں، لہذا اللہ تعالیٰ ان پر اور میت پر غضب فرماتا ہے، اور میت کی قبر میں جہنم کے سزدر پہنچے کھول دیئے جائیں گے، جس سے سیاہ رنگ کے گتے میت کے پاس آکر اسے بھنبھوڑ ڈالیں گے، اور عذاب کے فرشتے اس کے سر کو کوٹیں گے اور مار لگائیں گے مردہ کہے گا ہائے خرابی، یہ عذاب میرے پاس کہاں سے آگیا، فرشتے کہیں گے، یہ تیرے گھر والوں کی طرف سے تیری طرف ہدیہ ہے اُس وقت مردہ کہے گا، اے خدا ان کو میری طرف سے اچھی جزاء نہ دینا، اے خدا ان پر بھی ایسا عذاب کرنا جس طرح کہ مجھے عذاب دیا جا رہا ہے، فرشتے کہیں گے ان میں سے ہر ایک کو اتنا ہی عذاب لازمی دیا جائے گا، اس وقت دعائیں کرنے والے کہیں گے جنھوں نے مردے پر بین کیا، طمانچے مارے اور جیب و گریباں چاک کیا، ہمارے کون سے گناہ کے بدلے میں ہمیں یہ عذاب دیا جا رہا ہے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا تمہارا گناہ یہ ہے کہ تم نے ان سے عہد و پیمان لیا تھا کہ اپنے بعد مجھ سے جنگ نہ کرو گے، تو جنھوں نے اقارب کی وصیت پر معاہدہ کو بھلا دیا کہ اپنے رب سے جنگ نہ کرو گے تو اللہ (عزوجل) ان پر عذاب فرماتا ہے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا کہ بین کرنے والی عورت اپنے مرنے سے ایک سال پہلے جب تک توبہ نہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی، کیونکہ اس کا گناہ عظیم ہے، اسب اگر وہ بغیر توبہ کئے مر گئی، تو وہ روز قیامت اس طرح کھڑی ہوگی کہ اس کے جسم پر قطر ان کے کپڑے اور خارش کا دوپٹہ پاداش میں عذاب دیا جائے گا، بجز مردے کے کیونکہ مردے پر اس کے گھر والوں کا س پر رونے کی برابر عذاب دیا جاتا ہے تو جب گھر والے بین کرتے وقت کہتے ہیں کہ اے ہماری عزت!

اے ہماری وجاہت، تیرے بعد ہمارا کون مددگار ہے، اس وقت مردے کو اس کی قبر میں بٹھاتے ہیں۔ اور ہر بانگے بدلے عذاب کے فرشتے مردے کو مار لگاتے ہیں یہاں تک کہ اس کے جوڑ جوڑ الگ ہو جاتے ہیں، عذاب کے فرشتے اس سے کہتے ہیں کہ تو ایسا ہی تھا، جیسا کہ تیرے گھر والے کہتے ہیں؟ کیا تو ان کا رزق، ان کا امیر اور ان کا کفیل تھا؟ مردہ کہے گا، نہیں! خدا کی قسم! اے رب میں کمزور نہ تھا، تیری ذات پاک ہے، تو ہی مجھے رزق دیتا تھا، اور ان کو بھی رزق دیتا تھا، اس وقت حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا، تجھ پر یہ عذاب اس بناء پر ہے کہ تو نے ان کو اس سے باز کیوں نہ رکھا۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا بین کرنے والوں کو جنت و دوزخ کے درمیان سر راہ روز قیامت کھڑا کیا جائے گا، ان کے کپڑے قطران کے ہوں گے، اور ان کے چہروں پر آگ کا نقاب ہوگا، مردے کو فرشتے گھسٹ کر لائیں گے، حق تعالیٰ ان کی ارواح کو ان کے جسموں میں لوٹائے گا، اور ان کے ہاتھوں کو دراز کیا جائے گا عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے بین کرو جس طرح کہ تم دنیا میں مردے پر بین کرتے تھے، اس وقت وہ کہیں گے آج ہمیں شرم آتی ہے، فرشتے ان پر مار لگاتے ہوئے کہیں گے اے ملعونو! دنیا میں تم کو کیوں خدا سے شرم نہ آئی، کیا تم نہیں جانتے تھے کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ تمہاری آوازوں کو سن رہا ہے اس کے بعد بین کرنے والے دوسری بات کہیں گے اس وقت اس کے پاؤں کٹ کر گر پڑیں گے، پھر وہ تیسری بات کہیں گے، تو ان کے ہاتھ کٹ کر گر پڑیں گے تو وہ چیخیں گے ہائے میری خرابی، اور مردہ کہے گا میرا گناہ کیا ہے؟ فرشتے کہیں گے تیرا گناہ یہ ہے کہ اپنے مرنے سے پہلے تو ان کو منع کیوں نہیں کیا تھا، پھر عذاب کے فرشتے اس پر مار لگائیں گے، تو اس کے جسم پر کوئی عضو باقی نہ رہے گا، سب کٹ کے گر پڑیں گے، اور وہ اڑنے والے پرندے کی مانند رہ جائیگا۔ اور جب کبھی بھی اس پر مار پڑے گی، تو وہ ایسی چیخ مارے گا کہ ساری مخلوق اس سے رو پڑے گی، تو وہ برابر چیختا رہے گا، اور اسے سات مرتبہ یوں ہی کاٹا جائے گا، اس کے بعد اگر وہ اہل خیر میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں بھیج دے گا، اور اگر وہ اہل نار میں سے ہے تو اللہ تعالیٰ اسے جہنم میں بھیج دے گا، پھر بین کرنے والوں کو آگ کا خنجر دیا جائے گا، اور آگ کا لباس پہنایا جائے گا، اور آگ کی ڈھال اور آگ کا خول اور آگ کی جوتیاں پہنائی جائیں گی، اور عذاب کے فرشتے ان سے کہیں گے، اے ملعونو! اپنے رب سے جنگ کرنے والو، تمہارا رب آج تم سے جنگ کرتا ہے، جس طرح کہ تم دنیا میں اس سے جنگ کرتے تھے، نا کہ آج تم دیکھو کہ کون مغلوب ذلیل، خائف اور آگ میں جھونکا ہوا ہے؟ یہ سن کر نوحہ کرنے والے کہیں گے، ہائے خرابی، اس کے بعد ان کو جو انکے نوحہ میں شریک ہوئے، اور جو ان کے فعل سے راضی ہوئے سب کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا اور ان کو اوندھے منہ بھونا جائیگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، جس نے نوحہ کے کلمے بولے، اگرچہ سات کلمے ہی ہوں قیامت کے دن اس حال میں اٹھایا جائے گا، کہ اس کے سر پر قطران کی چادر، آگ کی قمیض اور اللہ کی لعنت کے طوق ہوں

گئے، اور اپنے سر پر ہاتھ مار کر کہے گا، ہائے میری خرابی، وہ فرشتہ جو لے کے جاتا ہوگا، کہے گا، آمین، یہاں تک کہ وہ فرشتہ داروئے جہنم مالک کو سپرد کر دے گا۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ تعالیٰ جہنم میں نوحہ کرنے والوں کی دوصف بنائے گا، ایک صف جہنمیوں کے دائینی جانب اور دوسری صف جہنمیوں پر اس طرح بھونکتے ہوں جیسے گتے بھونکتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ایک عورت کو گاتے ہوئے سنا تو انہوں نے کوڑے سے اتنا پیٹا کہ سر کی چادر گر پڑی، کسی نے ان سے عرض کیا، اے امیر المومنین (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کیا اس کے لیے حرمت، یعنی پروہ نہیں؟ فرمایا نہیں، خدا کی قسم کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیں عورتوں کو گھر میں روکے رکھنے کا حکم دیتا ہے، اور یہ عورتیں خدا کی نافرمانی کرتی ہیں اور حق تعالیٰ ہمیں جزع سے منع فرماتا ہے، اور عورتیں اس کے خلاف کرتی ہیں اور اس کی نافرمانی اجر میں لیتی ہیں۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، اللہ کے ساتھ کفر کی تین خصلتیں ہیں، جیب و گریباں کا چاک کرنا اور بالوں کا منڈوانا، یا فرمایا، گالوں پر ٹھانچے مارنا، اور نوحہ گری کرنا بلاشبہ فرشتے نوحہ کرنے والے اور گانے والے مرد و عورت پر رحمت کی دعا نہیں کرتے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ناحہ اور مغتہ، واشمہ اور مشٹو سمہ پر لعنت فرماتا ہے، اور اپنے رخساروں پر ٹھانچے مارنے والوں پر اور زور سے واویلا کرنے والوں پر لعنت بھیجتا ہے، اور اللہ تعالیٰ نوحہ گروں اور اس کے سننے والوں سب پر لعنت کرتا ہے،

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا ہم میں سے نہیں ہے جس نے رخساروں پر چماٹے مارے، جیب و گریباں کا چاک کیا اور جاہلیت کے نوحہ گری کی مانند واویلا کی، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ ”صبر و صلوٰۃ کے ذریعے استعانت کرو بیشک یہ عمل بہت بڑا ہے مگر خشوع رکھنے والوں پر نہیں“،

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا جہنم کی پشت پر صراط قائم کی جائے گی، گویا کہ وہ پل اس کی داہنی اور بائیں جانب پر درمیان میں نصب کیا جائے گا، تو اگر مسلمان نمازی ہے تو وہ اسکی داہنی جانب سے اسے پناہ میں رکھے گی، اور اگر سختیوں پر صبر کرے والا ہے تو اسے اس کی بائیں جانب سے پناہ میں رکھے گی، اور اگر وہ غیر نمازی ہے اور صبر کرنے والا نہیں ہے تو پل صراط عبور کرتے وقت دونوں جانب سے جہنم کی آگ کے سعلے اُسے جلائیں گے لہذا تم صبر و صلوٰۃ کے ذریعے مدد چاہو، تاکہ وہ تم کو آگ کی لپیٹ سے بچائے۔

رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، جب قیامت کا دن ہوگا تو منادی ندا کرے گا کون ہے وہ جس کا قرض اللہ تعالیٰ ذمہ ہے؟ مخلوق کہے گی ایسا کون ہوگا جس کا قرض اللہ تعالیٰ کے اوپر ہو فرشتے جواب دیں گے، وہ شخص ہے جس کا دل حزن و ملال سے مبتلا کیا گیا، اگرچہ اس کی آنکھیں آنسو بہاتی ہوں مگر وہ اللہ کی خوشنودی میں صبر کر رہا ہو، تو جو کوئی ایسا ہو، وہ اس دن اللہ تعالیٰ سے اپنا اجر

لے لے، تو بہت سی مخلوق مصیبتوں والی کھڑی ہو جائے گی، فرشتے کہیں گے دعویٰ گیر و لیل کے نہیں ہوتا ہے تم ہمیں اپنا نامہ اعمال دکھاؤ، تو وہ ان کے نامہ اعمال میں خدا سے ناراضگی یا فحش کلامی پائیں گے کہیں گے بیٹھ جاؤ تو صبر کرنے والوں میں سے نہیں ہے اور اسی طرح جب وہ عورت کے نامہ اعمال میں ناراضگی پائیں گے تو اس کے نامہ اعمال پھینک دیں گے اور صبر کرنے والے مرد و عورت کو فرشتے لے کر جائیں گے یہاں تک کہ ان کو عرش کے نیچے لائیگئے اور عرض کر دیں، اے ہمارے رب! یہ تیرے صبر کرنے والے بندے ہیں، اللہ عز و جل فرمائے گا انہیں شجرۃ البلوٰی لے جاؤ تو وہ ان کے لیے درخت کے پاس لائیں گے جس کی جڑیں سونے کی ہوں گی اور اس کے پتے چاندی کے اور اس کا سایہ اتنا طویل ہوگا کہ سو سو سال تک اس کے نیچے چلتا رہے تو وہ انہیں اس کے سائے میں بٹھائیں گے، اور اللہ تعالیٰ یکے بعد دیگرے بار بار ان پر تجلی فرمائے گا اور ان سے معذرت فرمائے گا جس طرح آدمی اپنے ساتھی سے معذرت کرتا ہے، اور حق تعالیٰ فرمائے گا، اے میرے صبر کرنے والے بندو! میں نے جو تم کو بلاؤں مبتلا کیا تھا، اپنی بارگاہ میں تمہیں ذلیل و خوار کرنے کے لیے نہیں کیا تھا، بلکہ اپنے حضور میں تمہاری عزت و کرامت کے لیے ہے اور میں نے چاہا تھا کہ دنیا کے گھر میں بلاؤں کے ذریعے تم سے تمہارے گناہ اور بوجھ کو مٹاؤں، اور تمہیں بلند درجہ عطا فرماؤں جب بھی تمہیں اپنے اعمال میں بلائیں پہنچیں، تم نے میری وجہ سے صبر کیا اور مجھ سے حیا کرتے رہے، اور میری قضاء و قدر کو تم نے برابر نہ جانا، تو آج میں تم سے حیا فرماتا ہوں میں تمہارے لیے میزان قائم نہیں کرتا، اور نہ تمہارے نامہ اعمال کو کھولتا ہوں، بلاشبہ صبر کرنے والوں کو بلا حساب پروا پورا اجر دیا جائے گا۔ اور میں تمہارا حساب و کتاب نہیں لیتا اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ فقراء و بندگان میں تم کو فقر کے ساتھ اپنے حضور میں ذلیل و خوار کرنے کے لیے مبتلا نہیں کیا تھا اور نہ میرے حضور دنیا داروں کی کوئی عزت ہے، میں نے دنیاوی ملکیت میں سے اگر کسی چیز کا کسی کو مالک بنایا تھا تو میں اس سے ذرے ذرے کا حساب لوں گا اور میں اس سے پوچھوں گا کہ تو نے اسے کہاں استعمال کیا اور تو نے اسے کہاں سے حاصل کیا؟ لیکن اے فقیروں میں نے تمہارے لیے پسند کیا کہ تمہارا حساب و کتاب ہلکا ہو، اور تم پورے پورے اجر و ثواب کو حاصل کرو، تو جس نے دنیاوی زندگی میں تمہیں ایک گھونٹ پانی پلایا، یا ایک لقمہ کھانا کھلایا، یا ایک کپڑا تمہیں پہنایا تو وہ تمہاری شفاعت میں ہے۔

اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ اس عورت کی جانب جہکا بچہ گم ہوا اور اس نے صبر کیا اعتذار فرمائے گا، اے میری بندی! میں نے تیرے بچے کے عوض لوح محفوظ میں ایسا اجر و ثواب لکھا ہے، اس کے بعد میں نے اپنے حضور اس کے قبض کیا، تع تیرے دل نے جزع فزع نہ کیا، اور نہ تیرا سینہ تیرے لیے تنگ ہوا، تو آج میری رضا و خوشنودی کی تجھے بشارت ہو، اور اپنے بیٹے کے ساتھ ایسے ابدی حیات والے گھر میں اکٹھے ہو جا جس میں نہ موت ہے اور نہ وہاں سے کسی اور مقام کی طرف جانا ہے، وہاں نہ غم ہے نہ حزن و ملال، اس کے بعد حق تعالیٰ اندھوں کو ڈھیوں جدا میوں اور ہر بیماری والوں سے اعتذار میں فرمائے گا، آج تم انتہائی مسرت کے ساتھ

خوش ہو جاؤ، کیونکہ آج تمہیں ان کا پورا پورا اجر ملے گا، اس کے بعد ان کے لیے ایسے جہنم لہائے جائیں گے جیسے بادشاہوں اور حاکموں کے جہنم کے نصب کئے جائیں گیا اور جس نے بہت سی بلاؤں میں رہ کر صبر کیا اس کے لیے اتنے ہی زیادہ جہنم کے نصب کئے جائیں گے اس کے بعد فرشتے انہیں سوار کریں گے، اور خود ان کے جلو میں ہونگے، اور ان کے آگے جہنم لہراتے ہوں گے، یہ لوگ اس شان سے جنت کی طرف جائیں گے، لوگ ان کی طرف دیکھ کر کہیں گے کیا یہ لوگ شہداء ہیں؟ فرشتے ان سے کہیں گے واللہ! نہ یہ شہداء ہیں اور نہ نبی، بلکہ یہ وہ عوام الناس ہیں جنہوں نے دنیا کی سختیوں اور بلاؤں پر صبر کیا ہے اور یہ آج کے دن نجات پائے ہوئے ہیں، یہ سن کر لوگ کہیں گے، اے کاش ہم پر بھی شدید بلائیں واقع ہوئیں اور ہمارے گوشت کو قہقہوں سے کاٹا جاتا، تو ہم بھی انہیں کے ساتھ عزت و منزلت پاتے۔ جب یہ لوگ اس شان کے ساتھ جنت کے دروازے پر پہنچے گے، تو فرشتے اس کے دروازے پر دستک دیں گے رضوان آ کر پوچھے گا کون ہے؟ فرشتے رضوان سے کہیں گے دروازہ کھولو! رضوان کہے گا ان لوگوں کا کس وقت حساب ہوا ہے؟ اور نجات پائی ہے، حالانکہ لوگ ابھی زمین پر کھڑے ہیں اور ابھی تک حق (عزوجل) نے کسی کے نامہ اعمال بھی نہیں کھولے ہیں اور نہ میزان نصب کی گئی ہے؟ فرشتے کہیں گے، یہ صبر کرنے والوں کی جماعت ہے، جن پر کوئی حساب نہیں ہے، اے رضوان! ان کے لیے جنتیوں کے دروازے کھولو، تاکہ یہ چین و آرام کے ساتھ اپنے مخلوق میں بیٹھیں، تو اس وقت رضوان جنت ان کے لیے دروازہ کھولے گا وہ لوگ اپنی اپنی منزلوں میں داخل ہوں پھر ان سے خوشی و مسرت کے ساتھ تہلیل و تکبیر کرتے ہوئے خدام ملاقات کریں گے، تو وہ پانچ سو سال جنت کی بلند یوں پر بیٹھے رہیں گے، اور لوگوں کا حساب و کتاب ہوتا دیکھتے رہیں گے، یہاں تک کہ وہ حساب سے فارغ ہو جائیں گے۔

فطوبیٰ الصابرين

صحابہ کرام (علیہم الرضوان) نے عرض کیا، یا رسول اللہ! کونسا عمل میزان میں سب سے زیادہ بھاری ہوگا؟ فرمایا صبر، تو جتنا کچھ اسے صبر کیا ہوگا وہ سب اس کے سامنے صراط پر گزرتے ہوئے آجائے گا، اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی انسان ایسا نہیں ہے جو صراط کو مال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز نہ پائے جس نے صراط کو اس حالت میں پایا، وہ ضرور ہلاک ہو جائے گا اس میں شک و شبہ نہیں کہ ہر انسان کو ایک جزیرہ کی چوڑائی کی برابر صراط معلوم ہوگی، اور کوئی اسے ایک ہاتھ کے برابر پائے گا۔ اور کوئی چار انگل کے برابر جیسا اس نے شدائد اور مصائب پر دنیا میں صبر کیا ہے، اور طاعات پر پرقائم رہا ہے اس کے مطابق صراط کو پائیگا، اور کوئی اسے بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز پائے گا، ایسا وہ لوگ پائیں گے جن کو دنیا میں نہ صبر کی تفتیق ہوگی، اور نہ ان کا دین ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب بچہ مرتا ہے اور فرشتے اس کی روح کو لے کر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے میرے فرشتو! تم نے میری بندی کو کس حال میں چھوڑا ہے جبکہ تم نے اس کے بیٹے اور اس کے پھل کو چھیننا ہے؟ حالانکہ حق تعالیٰ اسے کوب جانتا ہے، فرشتے عرض کریں گے، اے ہمارے رب! ہم نے تیری بلا پر راضی اور نعمتوں پر شکر گزار پایا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا، فرشتو! اس کے لیے میرے عرش کے نیچے سونے کا گھر بناؤ، اور اس کا نام ”بیت الصبر“ رکھو دوسری حدیث میں اس کا نام ”بیت الحمد“ رکھو۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس کا ایک بچہ گم ہوا اور اس کے گم ہونے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے اُحد پہاڑ کی برابر اس کے میزان میں اجر عطا فرمائے گا اور جس نے دو بچوں کو گم کر کے ان کی گمشدگی پر صبر کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے ایسا نور عطا فرمائے گا جو اس کے آگے چلتا ہوگا، اس کے لیے موقف کی اندھیری میں روشنی دیگا اور جس کے تین بچے گم ہوئے اور اُس نے ان کے گم ہونے پر صبر کیا، تو اس سے جہنم کت دروازوں کو بند کر دیا جائے گا، جبکہ وہ جہنم ہر سے گزرے گا، اور جس نے کسی ایک آنکھ کے ضائع ہونے پر صبر کیا تو وہ پہلا شخص ہوگا جو رب العزت (عز وجل) کے وجہ کریم کی طرف نظر کرے گا۔ اور اللہ تبارک و تعالیٰ نابیناؤں کے جسموں پر خلعت پہنائے گا، اور تمام اہل بلاء کے آگے ان کے جھنڈے نصب ہوں گے، اور جس نے دونوں آنکھوں کے ضائع ہونے پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اس کے لیے عرش کے نیچے گھر بنائے گا اور اس میں ایسی بادشاہت ہوگی جس کی کوئی تعریف کر سکتا ہی نہیں۔ اور جس نے نماز کا اہتمام میں غسل اور وضو پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اُس کے جسم کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی لکھے گا، اور اللہ تعالیٰ اُس کے غسل و وضو کے ٹپکے ہوئے ہر قطرے سے فرشتے پیدا کرے گا، اور قیامت تک اللہ تعالیٰ کی تسبیح میں مشغول رہیں گے، اور اُن کی تسبیح کا اجر اُس کے لیے ہوگا، اور جس نے لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر کیا اور اللہ تعالیٰ جہنم کی اذیت اور اُس کے دھوئیں سے اسے باز رکھے گا، اور جہنم میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ”باب التشفی“ ہے، اس سے کوئی داخل نہ ہوگا، مگر ہر آدمی جو اپنے غضب کو نہ دبا سکا ہے اور جس نے اپنے غضب و غصہ کو نہ دبایا اور اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ حق کو تلف کیا تو اللہ تعالیٰ اُس پر اس دروازے کو کھول دے گا، جب وہ صراط پر سے پر گزرے گا اور اللہ تعالیٰ اُس شخص کی نیکیوں کو اس کے زائد اعمال میں لکھ دے گا، جس کو اُس نے ایذا پہنچائی ہے، اُس کی بدیوں کو اسکے نامہ اعمال میں منتقل فرما دے گا، حق تعالیٰ اچھا حکم دینے والا ہے۔

اور جس نے چھوٹے بچوں کے گم ہونے یعنی فوت ہونے پر صبر کیا اور اُس نے اللہ کی راہ میں (إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ) کہا تو اُس کے لیے فرشتے استغفار کرتے ہیں، اور حق تعالیٰ اُس سے راضی ہوتا ہے اور اُس بچے کو اُس کے لیے حوض پر اللہ تعالیٰ ذخیرہ بنائے گا اور وہ بچہ قیامت کے دن جو پیاس کا بہت بڑا دن ہوگا پانی پلائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ قیامت کے دن بھوکے پیاسے قبروں سے اٹھیں گے تو جس کے لیے دنیا میں گرمی

کے دنوں میں نفلی روئے ہو گئے اللہ تعالیٰ اُس کے لیے جنت سے کھانے پینے کے کھانے پینے کے دسترخوان بھیجے گا، اور اُس کا وہ روضہ آئے گا اور حوض پر سے لوگوں کے اثر دہام کو اس کے لیے ہٹائے گا اور اُس سے خوب سیر ہو کر پانی پلائے گا۔ اور جن کا ایک ہی بیٹہ ہوگا اور وہ بلوغ سے پہلے فوت ہو گیا ہو وہ اُس کے لیے جھگڑے گا اور اُس سے سیراب کرے گا، اگر اُس نے اس کے فوت ہونے پر صبر کیا ہو، اللہ تعالیٰ سے ناراضگی اور اُس سے لڑنے کی الفاظ منہ سے نہ نکالے ہوں، اس لیے کہ تمام مسلمانوں کے بچے حوض کے گرد حور و غلام کے ساتھ ہوں گے، اور ان کے اوپر دیباچ کے قبة اور نور کی مندریں یعنی پردے ہو گئے اور ان کے آگے چاندی کی صراحیاں اور سونے کے پیالے رکھے ہو گئے وہ بچے اپنے ماں باپ کو پانی پلائیں گے مگر جس نے اللہ (عزوجل) سے اُس کے فوت ہونے کے وقت لڑنے جھگڑنے کے الفاظ منہ سے نکالے تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے اجازت نہ دے گا۔ کہ وہ بچے اُن کو پانی پلائیں۔

ایک اور حدیث میں وارد ہوا کہ مسلمانوں کے بچے قیامت کے دن موقف میں مجتمع ہو گئے، اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرمائے گا، ان سب کو جنت میں لے جاؤ، جب وہ جنت کے دروازے پر کھڑے ہوں گے، تو خازن جنت کہے گا اے مسلمانو! کے بچو مرحبا! تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ، تم پر کوئی حساب نہیں ہے اس وقت وہ بچے کہیں گے ہمارے ماں باپ کہاں ہیں؟ خازن جنت ان سے کہے گا، تمہارے ماں باپ تمہاری مانند نہیں ہیں اس لیے کہ ان پر گناہ ہے مطالبے اور بدیاں ہیں وہ حساب دیں گے اور مطالبے پورہ کریں گے بچے کہیں گے انہوں نے ہمارے گم ہونے یعنی مرنے پر آج کے دن کے ثواب کی خاطر صبر کیا ہے ان کی اس بات کا جواب خازن جنت ان کو نہ دے سکے گے، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو وہ بچے جنت کے دروازے پر کھڑے رہیں گے اور ہم آواز ہو کر چیخیں ماریں گے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھے گا؟ باوجود یہ کہ وہ ان کے اس چیخنے کو خوب جانتا ہے، فرشتے عرض کریں گے اے ہمارے رب! یہ مسلمانوں کے بچے کہتے ہیں ہم جنت میں داخل نہ ہو گئے مگر اپنے ماں باپ کے ساتھ، اللہ تعالیٰ فرمائے گا، ان سب کو بھی داخل کر دو تو بچے اپنے ماں باپ کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

تو صبر کرنے والوں کو خوشی ہو، تھڑولے، جزع فزع کرنے والوں کی خرابی ہو وہ اپنی دون ہمتی اور بے صبری سے کیسے اجر و ثواب کو کھولتے ہیں، اللہ تعالیٰ ہمیں اور تم کو سب کو اس چیز کی توفیق مرحمت فرمائے، جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو اور ہمیں اور تم کو سب کو اس کی ناپسندیدی اور ناراضگی سے بچائے، جو اس نے مقدر فرمایا ہے ہمیں اور تم سب کو حق تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس کی محبت و مورت عطا فرمائے جس سے وہ راضی و خوش ہے۔

ساتوں باب زکوٰۃ دینے والے کے عذاب میں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے،

”نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو۔“

وَأَقِمْو الصَّلَاةَ وَآتُوا الزَّكَاةَ

فرمانِ باری تعالیٰ ہے۔

مسلمان وہ ہیں جو نماز قائم کرتے اور
ہمارے دیئے ہوئے رزق سے خرچ کرتے
ہیں حقیقتاً یہی لوگ مومن ہیں ان کے لیے
ان کے رب کے پاس درجے، مغفرت اور
عزت والا رزق ہے۔

الَّذِينَ يَقِيمُونَ الصَّلَاةَ
وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْمُتَّقُونَ حَقًّا لَهُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ
رَبِّهِمْ وَمَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مسلم وہ ہے جب نصاب کا مالک ہو، اور وہ نصاب میں مشقال سونا ہے تو وہ نصف مشقال کی
زکوٰۃ دے دو سو ۲۰۰ درہم ہے، اس کے اوپر زکوٰۃ فرض ہت جبکہ اس کے قبضے میں سال گزر جائے اور جب اس پر سال گزر جائے تو
اس پر زکوٰۃ لازم آجاتی ہے، اب اگر وہ زکوٰۃ نہ دے تو وہ تمام مال آگ کی سلاخیں بن جائے گا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو لوگ سونا چاندی ذخیرہ کر کے رکھتے ہیں اور خدا کی راہ میں اسے خرچ نہیں کرتے ہیں تو ان کو دردناک عذاب
کی بشارت دید و جس دن جہنم کی آگ میں انہیں غوطہ دیا جائے گا، اور اس مال سے انکی پیشانیوں، ان کے پہلو اور ان کی کمر کو داغ
دیا جائے گا، یہ مال وہ ہے جسکو تم نے اپنی جانوں کے لیے ذخیرہ کر کے رکھا تھا تو چکھو اپنے جمع کئے مال کا مزہ،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نصاب زکوٰۃ کا مالک ہو، اور اس نے زکوٰۃ نہ دی تو اس مال کو قیامت کے دن اڑدے
کی صورت میں لایا جائے گا اس کی آنکھوں میں آگ دہکتی ہوگی، اور کے دانت لوہے کے ہوں گے، تو وہ اڑدھا مانع زکوٰۃ کے پیچھے
دوڑے گا اور اس سے کہے گا تخیل اپنا داہنا ہاتھ دے تاکہ اُسے کاٹ کر جدا کر دوں، مانع زکوٰۃ بھاگے گا اپس سے اڑدھا کہے گا
گناہوں سے کہاں تو بھاگا تھا، پھر اسے پکڑ لی گا اور اس کے ہاتھ کو دانتوں سے قطع کر دے گا، اور اسے نگل جائے گا، پھر ہاتھ دوبارہ
لوٹ آئے گا۔ جیسا کہ پہلے تھا، اس کے بعد دوسرا بائیں ہاتھ قطع کر دے گا، اور جب بھی اڑدھا اپنے دانتوں سے قطع کرے گا وہ
درد سے ایسی چیخ مارے گا کہ مؤقف میں کھڑے لوگ کانپ جائیں گے، اس کے بعد یہ سلسلہ برابر جاری رہے گا، ہر بار وہ اس کے
ہاتھ کو قطع کر کے کھا جائیگا اور وہ اپنے رب کے سامنے دونوں کئے ہوئے ہاتھوں سے کھڑا ہوگا اور اس سے سخت و شدید حساب لیا
جائے گا، اس کے بعد اس کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا، وہ شخص مال سے پوچھے گا، تو کون ہے؟ وہ کہے گا میں تیرا مال ہوں جس

کی زکوٰۃ دینے میں بخل کیا تھا، میں آج تیرا دشمن ہوں، اور میں تجھے ہمیشہ ہمیشہ عذاب دیتا رہوں گا البتہ یہ کہ اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دے، اور فقراء تجھ سے چشم پوشی کریں تو اسے آگ میں اس کے سر کے بل ڈال دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، نہ میں ہے کوئی ایسا جو بکریوں یا گائیوں یا اونٹوں کا مالک ہو، اور وہ اس زکوٰۃ نہ دے مگر یہ قیامت کے دن وہ اس سے زیادہ قوی ہو کر آئینگے جب کہ وہ دنیا میں تھے ان کے سروں پر آگ کے سینک ہو گئے، وہ ان سینکوں سے اسے گھائل کریں گے اور اپنے ناخنوں سے نوچیں گے، یہاں تک کہ اس کا پیٹ چاک کر دیں گے، اور اس کی پیٹھ کو چھین ڈالیں گے وہ فریاد کریگا مگر کوئی فریاد کو نہ پہنچے گا، اس کے بعد وہ درندے اور بھیڑیے بن جائیں گے اور اس جہنم میں عذاب دیں گے۔

حکایت : ایک بزرگ بیان کرتے ہیں کہ میں جوانی میں جاہل تھا اور زکوٰۃ دیا کرتا تھا اور میرے پاس اتنی بکثرت بکریاں تھیں مگر میں ان کی زکوٰۃ نہ دیتا تھا۔ اتفاق سے ایک دن محتاج آیا اس نے مجھ سے اپنی حاجت و ضرورت بیان کی میں نے اس کو بھیڑ دے دی، اس رات میں سویا تو میں خواب میں دیکھا کہ گویا میری تمام بکریاں جمع ہیں اور وہ سب اپنی پریشانیوں سے مجھ پر حملہ کر رہی ہیں اور مجھ پر پینگیں مار رہی ہیں، اور میں رو رہا ہوں نہ میں بھاگنے کی قدرت پاتا ہوں اور نہ کوئی فریاد درس ملتا ہے اتنے میں وہ بھیڑ آئی سے میں نے فقیر کو صدقہ میں دی تھی، تو وہ جم کر ان کو میرے پاس سے ہٹانے لگی اور وہ بھیڑ ان کو سینک مار مار کے ان کو میرے پاس سے ہٹا دیتی مگر وہ بکریاں اپنی تعداد کی کثرت کی بناء پر غالب آ جاتی ہیں، کیونکہ وہ اکیلی تھی قریب تھا وہ بکریاں مجھے ہلاک کر دیتیں کہ میں بیدار ہو گیا، اور خوف سے میرا دل ٹکڑے ٹکڑے تھا، اس وقت میں نے دل میں ارادہ کیا کہ میں ضرور اس بھیڑ کی تعداد میں اضافہ کروں گا تو میں نے اپنی تہائی بکریاں صدقہ کر دیں اور میں نو زکوٰۃ نہ دینے سے توبہ کی اس کے بعد میں نے ان صدقے کی بکریوں سے اور میرے ساتھ غیر صدقہ ہوئی بکریوں کی عداوت کے عجیب مظاہرے دیکھے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ پوری پوری ادا کر دی اسے آسمان دنیا میں کریم اور دوسرے آسمان میں ضو اور تیسرے آسمان میں مطیع اور چوتھے آسمان میں محفوظ اور ساتوں آسمان میں تمام اپنے گناہوں سے مغفور اور عرش پر حبیب اللہ کے ناموں سے پکارا جائے گا۔ اور جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہ دی اسے آسمان دنیا میں بخل اور دسرے میں شیخ اور تیسرے میں مسک اور چوتھے میں مفتون اور پانچویں میں عاصی اور چھٹے میں منوع یعنی وہ شخص جس سے برکت چھین لی گئی ہو، اس لیے برکت کا کوئی حصہ نہ مال میں ہو اور نہ جسکی میں اور ساتوں میں مطرود، یعنی جسکی نماز مردود ہو قبول نہ کی جائے بلکہ منہ پر مار دی جائیں اسے ان ناموں سے پکارا جائیگا۔

مروی ہے کہ ایک خوبصورت جوان حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آیا وہ جوان اسی رات دہن کو بیاہ کے لایا تھا، ملک الموت حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچے ہوئے تھے، وہ جوان آپ کو سلام کرنے آیا، اس جوان کو دیکھ کر ملک الموت علیہ السلام نے کہا، اے داؤد علیہ السلام آپ جانتے ہیں یہ کون شخص ہے؟ حضرت داؤد علیہ السلام نے فرمایا ہاں، یہ جوان مسلمان ہے اور مجھ سے محبت رکھتا ہے، اس جوان نے اپنے گھر داخل ہونے کو اس سے پہلے محبوب نہ جانا کہ میرے پاس آ کے مجھے دیکھے اور سلام کیے بغیر جائے، ملک الموت علیہ السلام نے کہا اے داؤد! اس جوان کی زندگی میں صرف چھ دن باقی ہیں، یہ سن کر حضرت داؤد علیہ السلام کو بہت غم ہوا، مگر وہ جوان اس دن کے بعد سے سات مہینے تک زندہ رہا اور وہ نہ مرا، جب ملک الموت سے پوچھا، آپ تو کہتے تھے کہ اس جوان کی عمر میں صرف چھ دن باقی ہیں مگر وہ اب تک زندہ ہے؟ ملک الموت نے کہا میں نے صحیح کہا تھا لیکن بات یہ ہے کہ جب چھ دن تمام ہو گئے تو میں نے اپنے ہاتھوں کو بڑھایا تا کہ میں اس کی روح نکالوں اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے ملک الموت میرے فلاں بندے کو چھوڑ دو کیونکہ وہ شخص جب حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس سے باہر نکلا اور اُس نے ایک لاچار فقیر کو پایا تو اس نے اپنی زکوٰۃ دیدی اور وہ محتاج اس سے بہت خوش ہوا اور اُس نے اسکی درازی عمر کی دعا کی، اور کہا کہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق بنے، تو میں اس سے خوش ہو گیا، اور میں نے اس کے لیے اُس چھ دن کو ساٹھ سال تحریر کر دیئے اور اس پر دس سال اور بڑھا دیئے، لہذا تم یہ مدت پوری ہونے تک اس نو جوان کی روح کو نہ قبض کرنا اور میں نے اُسکے لیے لکھا ہے وہ جنت میں حضرت داؤد علیہ السلام کا رفیق ہو، فسمان اللہ الکریم الوحاب۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا روزانہ آسمان سے بیتر ۲۷ لعنتیں اُترتی ہیں جس میں سے ایک یہود پر اور دوسری نصاریٰ پر اور بقیہ ستر زکوٰۃ نہ دینے والوں پر پڑتی ہیں۔

ہر وہ شخص جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہے، وہ صاحب مال رحمن کا حبیب ہے، اور جب صاحب مال مرجائے اور وہ مال اُس کے وارثوں کے قبضے میں چلا جائے تو وہ مال کے لیے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔ اور وہ عذاب قبر اور عذاب جہنم میں سے نجات میں رہے گا اور جنت میں داخل ہوگا۔

اور ہر وہ مال جسکی زکوٰۃ ادا نہیں کی گئی وہ مال خبیث ہے اور اس کا مالک بھی خبیث ہے اس کا گناہ اس پر برابر بڑھتا رہے گا۔ اور قیامت تک یہ جاری رہے گا، اگرچہ وہ مال ایسے وارث کے قبضہ میں بعدک پہنچ جائے جو اسکی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ خوشدلی کے ساتھ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرتا ہو، مگر یہ کہ مال اُسکی گردن میں نور کا ہار بکرا آئے گا، اور قیامت کے دن مسلمانوں پر روشنی کرے گا، یہاں تک کہ وہ اس کے نور میں صراط پر سے گزر جائے گا، اور جنت میں اسے لیجائیگا اور کوئی بندہ ایسا نہیں جو اپنے مال کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو مگر یہ کہ وہ مال آگ کا طوق بن کر اس کے گلے میں پڑے گا، اگر اس طوق کو دنیا میں ڈالا جاتا، تو یقیناً ساری

دنیا اس سے جل جاتی اور دنیا کے پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جاتے، اور اس کے دریا خشک ہو جاتے ہم اللہ سے اس کی ناراضگی سے پناہ مانگتے ہیں اور اللہ سے قبول و مغفران اور جہنم سے نجات کی دعا مانگتے ہیں، آمین

آٹھواں باب

جان کو قتل کرنے والے اور صلہٴ رحمی کو قطع کرنے والے کا عذاب

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس نے قصد و ارادہ کے ساتھ کسی مسلمان کو قتل کیا، تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا، اور اللہ تعالیٰ کا غضب اور اس کی لعنت اس کے اوپر ہوگی اور اس کے لیے عذاب عظیم تیار کر رکھا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سے سب سے بڑا گناہ خودکشی کرنا ہے۔ اور جس نے اپنی جان کو چھری سے قتل کیا، فرشتے اس چھری سے جہنم کی وادیوں میں ابدالآباد تک برابر گھائل کرتے رہیں گے، اور وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا، اور میری شفاعت سے محروم ہوگا، اور اگر اپنی جان کو کسی اونچی جگہ سے نیچے گرایا اور وہ مر گیا، تو فرشتے ابدالآباد تک جہنم کی وادی میں اونچے ٹیلے سے گراتے رہیں گے۔ اور خودکشی کرنے والے لوگ آگ کے کنوؤں میں قید کیئے جائیں گے اور اگر اپنی جان کو پہاڑ پر لٹکایا اور وہ مر گیا، تو وہ ہمیشہ ہمیشہ آگ کی ٹہنی میں معلق رہے گا، اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے محروم و مایوس رہے گا، اور اگر کسی جان کو ناحق قتل کیا تو قتل کھلی گمراہی ہے اور فرشتے ہمیشہ ہمیشہ آگ کی چھریوں سے اُسے ذبح کرتے رہیں گے جب بھی اسے ذبح کیا جائے گا، تو اس کے حلق سے قطران کا سیاہ خون بہے گا اس کے بعد وہ ایسا ہو جائے گا جیسا پہلے تھا، اس کے بعد پھر اُسے ذبح کیا جائے گا، اس طرح اس کا یہ عذاب ہمیشہ ہمیشہ جاری رہے گا اور قتل کرنے والے لوگوں کو جہنم میں مقید رکھا جائے گا، اس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، ہم اللہ کے اس عذاب سے پناہ مانگتے ہیں اور یہی حال اس عورت کا جو اپنے پیٹ کے بچے کو گرائے، یعنی حمل ساقط کرے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب موؤدہ یعنی پیٹ کے بچہ کے بارے میں پوچھا گیا جائیگا کہ کس گناہ میں اسے قتل کیا گیا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن گرایا ہوا بچہ آئے گا اور اس کی آواز کڑک کی آواز کے مشابہ ہوگی، اور فریاد کرے گا، کہ میں مظلوم ہوں، اس کے بعد وہ اپنی ماں کو لیکر حاضر ہوگا، اور کہے گا، اے رب! میں اس سے پوچھتا ہوں کہ اس نے مجھے کس بناء پر قتل کیا تھا، اللہ تعالیٰ بچہ کے گرانے والی ماں سے پوچھے گا؟ مان لے میں نے قتل نفس کو حرام قرار دیا ہے، بجز کسی حق کے اے میرے فرشتوں! اس عورت کو درودِ جہنم مالک کے سپرد کر دو تا کہ وہ اسے احزان کے کنوئیں میں قید کر دیں تو فرشتے اس عورت کو جھڑکتے گھرکتے پکڑیں گے کیونکہ فرشتے اس کے خلاف نہیں کرتے جو انہیں حکم دیا جاتا ہے وہی کرتے ہیں، جو انہیں حکم

ہوتا ہے پھر فرشتے اس عورت کی گردن میں طوق وزنجیریں ڈال دیں گے اور منہ کے بل اسے جہنم کی طرف گھسیٹ کر لے جائیں گے اور درود و غم جہنم احزان کے کنوئیں میں پھینک دے گا، وہ کنواں بہت عمیق ہے، اور اس آگ سے بھرا ہوا، جس کا نام ”نار الانیا“ ہے جب جہنم سرد ہونے پر آنے لگتا ہے تو اس کنوئیں کا منہ کھول دیا جاتا ہے تو جہنم اس کی حرارت سے پھر تنپنے لگتا ہے، اس میں درندے بھیڑیے، سانپ اور بچھو ہیں جو معذبین کو ڈستے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کو ہاتھوں میں آگ کے ٹختر ہو گئے جس سے قاتلوں کو گھائل کریں گے پچاس ہزار برس تک اس کنوئیں میں رکھ کر انہیں عذاب دیا جائے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کے حق میں جو

چاہے حکم فرمائے، **نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِهِ وَ عِقَابِهِ**

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کبیرہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ اس جان کا قتل کرنا ہے جس کے قتل کو بغیر حق حرام قرار دیا ہے۔ کسی کے لیے حلال نہیں کہ بغیر حق کے جاندار کو اذیت پہنچائے اگرچہ چڑیا ہی ہو، جب انسان چڑیا سے شغل کرتا ہے حتیٰ کہ وہ مر جائے اور اسے بغیر حاجت کے ذبح نہ کیا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گی کہ دلوں کو پھاڑ دینے والی کڑک کی مانند اسکی آواز ہوگی، وہ کہے گی اے رب! میں سوال کرتی ہوں اس نے بغیر ضرورت کے مجھے کیوں اذیت و عذاب پہنچایا اور کس لیے مجھے مار ڈالا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا قسم ہے اپنی عزت و جلال کی! میں تیرا حق ضرور دلاؤں گا، جا کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا، میں ضرور ہر اس شخص کو عذاب دوں گا جس نے بغیر حق کسی جان کو عذاب و اذیت دی، ورنہ میں خود ظالم ٹھہروں گا جبکہ ظالم سے مظلوم کو پورا پورا حق نہ دلاؤں، اس کے بعد حق تعالیٰ فرمائے گا، میں ملک الدیان ہوں میں آج کے دن کسی پر ظلم نہ کروں گا قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی کسی ظالم کا ظلم مجھ سے تجاوز نہ کرے گا، اگرچہ ہاتھ کا طمانچہ ہو، یا ہاتھ کی مار ہو، یا ہاتھ کو مڑنا ہو، میں آگ کے سینگوں سے اسے ضرور گھائل کروں گا، اور میں اسے لکڑی پر ضرور سولی دوں گا، اگر اس نے پتھر سے زخمی کیا ہے، اور وہ جنت میں داخل نہ ہوگا جس پر مظلوم کا حق ہے جب تک کہ اپنی نیکیوں سے اس کا حق ادا نہ کر دے، اور اگر اسکی نیکیاں نہ ہوں تو وہ مظلوم کے گناہوں کا بوجھ اٹھائے گا اور جہنم میں جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہوں میں سب سے برا گناہ اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے اور بغیر حق جان کو مارنا ہے، تو جس طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا، جس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا اسی طرح میں اس کی شفاعت نہ کروں گا جس نے جان کو ہلاک کیا ہے۔

تو جس طرح مشرک مخلد فی النار ہے اسی طرح قاتل نفس بھی مخلد فی النار ہے، اور جس طرح اللہ سبحانہ تعالیٰ کا غضب مرکوں پر شدید ہے اُسی طرح اس کا غضب قاتل نفس پر شدید ہے اور جس طرح مشرک پر قیامت تک اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتا ہے اور جس طرح قاتل پر اللہ کی لعنت واقع ہوگئی تو وہ طبقاتِ جہنم پر مارا جائے گا، یہاں تک کہ وہ جہنم کے درک اسفل تک دھنس جائے گا، اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کے لیے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے قاتل نفس کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے اس لیے کہ اللہ (عزوجل) نے فرمایا اور جس نے جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کیا تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں ہمیشہ رہے گا، اور اس پر اللہ کا غضب اور اس کی لعنت ہے اور اس کے لیے عذابِ عظیم تیار کر رکھا ہے، لیکن اگر کسی نے توبہ کر لی، تو اس کے بارے میں حق تعالیٰ فرماتا ہے، ”اگر وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے ساتھ دوسرے معبود کو نہ پکارا، اور کسی ایسی جان کو قتل نہ کیا جسے اللہ تعالیٰ نے حرام کیا مگر حق کے ساتھ، اور نہ وہ زانی ہیں، اور وہ ایسا کر لیں، وہ جہنم میں ڈالے جائیں گے، (یہاں تک) مگر جس نے توبہ کی اور ایمان لایا، اور نیک عمل کئے تو یہ وہ لوگ ہیں، اللہ جن کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گا، اور اللہ غفور رحیم ہے“

اور جب کسی عورت نے ارادہ کیا اپنے نفس (بچہ) کا اسقاط کیا، اس کے بعد اپنے گناہوں کا اعتراف کیا اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں تفرع و زاری کی تو اللہ تعالیٰ قبول فرمالے گا، کیونکہ اس کا ارشاد ہے، اور اللہ وہ ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

اور جنین کی دیت یعنی پیٹ کے بچے کے ضائع کرنے کی دیت، اگرچہ صورت بن چکی ہو، ورنہ اس کے لیے یعنی باپ بھائی کے لیے چھ سو درہم ہیں، ان سے اسکی دیت لے جائے گی یا اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے لیے ایک مسلمان غلام کا زاد کرنا ہے، **فمن لم یجد فصیام شہرین متابعین توبۃ من اللہ وکان اللہ علیماً حکیمًا**۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **فانہ من قتل نفساً بغير نفس الا** یعنی جس نے بغیر کسی جان کے بدلے کسی کی جان کو قتل کیا یا زمین میں فساد کیا اس کو زندہ رکھا گویا کہ اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا۔“

مطلب یہ کہ ایک جان کے قتل کرنے میں ایک ہزار جانیں شریک ہوئی ہیں، تو ان میں سے ہر ایک پر قتل واجب ہوگا، اور ان سب کے اوپر تمام لوگوں کے قتل کا گناہ ہوگا، اور جس نے کسی مجبور جان پر روٹی کے ٹکڑے یا ایک لقمہ یا ایک گھونٹ پانی سے پیاس کے وقت میں یا سختی کے وقت احسان کیا، اور اپنے مسلمان بھائی پر فراخی کی تو گویا اس نے تمام انسانوں کو زندہ رکھا، اور گویا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق کی طرف احسان کیا۔

معاشرتی احکام

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم میں بہتر شخص وہ ہے جو تم میں اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے غلاموں و باندیوں کے حق میں اچھا سلوک کرتا ہے، اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی بیویوں اپنے بچوں اور اپنے گھر والوں کے ساتھ حسن سلوک کر نیوالوں کو مجاہد فی سبیل اللہ کا درجہ دیا جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، زکوٰۃ کے بعد بہترین صدقہ وہ درہم ہے جو بندہ خود کو لوگوں سے سوال کرنے سے بچانے کی خاطر اپنے نفس پر خرچ کرے، اور وہ درہم افضل ہے جسے اپنی اولاد پر اور اپنے غلام و باندی پر لوگوں کی طرف حاجت کے لیے ہاتھ پھیلانے سے بچانے کی خاطر خرچ کیا ہے اللہ تعالیٰ ہمارے لیے اس کا اجر سترہ گنا تک لکھے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس حلال روزی کی تلاش میں مشقت کے ساتھ رات بسر کی تاکہ وہ اپنے آپ کو لوگوں کے آگے سوال کرنے سے بچائے تو وہ رات اس کے لیے مغفور ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس کے قبضہ میں جو کچھ ہے اسے لازمہ کہ وہ اس کے ساتھ حسن سلوک کرے یہ سن کر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ایسا شخص ہوں کہ میرے پاس نہ بیوی ہے نہ بچے ہیں، اور نہ میرا خاندان ہے سوائے مرغیوں کے؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم ان کے دانے میں ایک دن بھی کمی کی تو اللہ تعالیٰ تمہیں محسنوں میں سے نہ لکھے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنی عورتوں کے ساتھ لطف و مہربانی اور نرمی کو لازم کرو تم نہ تو ان پر ظلم کرو، اور نہ ان پر جنگی پیدا کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اس عورت کی بناء پر غضب فرماتا ہے، جب وہ مظلوم ہو، جیسا کہ یتیم کے لیے غضب فرماتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی اہل کے لیے بہتر ہو، اور میں تم سب سے زیادہ اپنی اہل کے لیے بہتر ہوں، کریم کے سوا کوئی عورتوں کے ساتھ عزت و کرم سے پیش نہیں آتا، اور یتیم و بد بخت کے سوا کوئی عورتوں کے ساتھ اہانت و ذلت سے پیش نہیں آتا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے مرد سے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اسکی نماز اسکے بعد اس کی بیویوں اور غلام و باندیوں پر ہے، اس سے حسن معاشرت کے ساتھ پیش آنے کی وجہ سے حق تعالیٰ اسے بہت حسن جانتا ہے اور عورتوں سے سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا وہ اسکی نماز ہے اسکے بعد اس کے شوہر کے حقوق اور اس کے یتیموں کے حقوق پر حساب ہوگا۔

ایک شخص نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بد خلق آدمی ہوں میں اپنی بیویوں کو اپنے گھر والوں کو اپنی زبان سے ایذا دیتا ہوں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اپنے گھر والوں کو ایذا دینے والوں سے اللہ تعالیٰ نہ تو اس کا عذر قبول فرمائے گا اور

نہ اسکی نیکیوں میں سے کسی نیکی کو اگرچہ وہ ہمیشہ روزہ دار رہے، اور غلاموں کو آزاد کرے، اور وہ سب سے پہلے جہنم میں داخل ہونے والوں میں سے ہوگا اسی وہ عورت جو اپنے شوہر کو ایذا دے تو نہ تو اس کی نماز قبول ہوگی، اور نہ اس کی کوئی نیکی، جب تک کہ وہ اپنے شوہر کو راضی نہ کر لے، لہذا بھلائی کے ساتھ معاشرتی زندگی گزارو، کیونکہ حق تبارک و تعالیٰ تم سے ایک دوسرے کے ساتھ قیامت کے دن سوال کرے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مرد پر واجب ہے کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس کے ترک پر اسے مارے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیونکہ وہ تمہاری قیدی ہیں تم نے انہیں اللہ کے عہد و پیمان کے ساتھ حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمے کے ساتھ تم نے ان کی شرم گاہوں کو حلال بنایا ہے لہذا تم ان کے لیے لباس اور نفقہ کی فراخی رکھو، تاکہ اللہ تعالیٰ عمروں میں برکت عطا فرمائے، جو تم چاہو گے، اللہ تعالیٰ تمہارے لیے کر دے گا۔

حکایت

منقول ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی جناب میں حضرت سارہ کے خلق کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، میں نے عورت کو ٹیڑھی پٹلی سے پیدا کیا ہے کیونکہ تمام عورتیں حضرت آدم علیہ السلام کی سب سے چھوٹی بائیں پٹلی سے پیدا ہوئی ہیں، اور پٹلی ٹیڑھی ہوئی، اب اگر تم دبھا کرو گے تو اسے توڑ دو گے، لہذا اس کی حالت پر صبر کرو، اور جیسی کچھ وہ ہے اسے برداشت کرو، مگر یہ کہ اس کے دین میں کوئی کوتاہی و کمی دیکھو۔

مرد پر بیوی کے حقوق

شوہر پر اس کی عورت کے حق کے بارے میں مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، مرد پر اس کی اہل، اور اسکی باندی و غلام کے حقوق میں سے لازم ہے کہ وہ قضا اور اس کی نیت، تیمم، غسل حیض، غسل جنابت، غسل نفاس، حکم استحاضہ، فرائض و وضو و نماز، اسکے سنن و آداب، اعتقاد اہل سنت ترک غیبت و چغلی، نجاست سے بچنے، بیہودہ باتوں سے خاموش رہنے ذکر و آداب میں مشغول رہنے، گناہ و بدی سے بچنے کے مسائل سکھائے اگر مرد کا علم ان مسائل کے سکھانے سے قاصر ہے تو وہ دریافت کر کے، ان کو سکھائے، اور اگر مرد نے ایسا نہ کیا تو عورتیں مرد کی اجازت سے ان مسائل کو معلوم کریں۔

اور مرد کے لیے حلال نہیں ہے کہ اپنے گھر والوں کو ان جگہوں سے روکے جہاں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کا وعظ ہوتا ہو، تاکہ وہ اپنے دین کی باتوں کو جانیں اور دخول جہنم سے خود بچائیں، اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر مرد عورت پر علم دین اور اس کے فرائض کا حاصل کرنا فرض ہے۔

گھر والوں سے حسن سلوک

فصل: مرد پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنی بیوی بچوں اور باندی و غلام کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آئے، اور اس پر ان کا کھانا، ان کا پہنا نا، اور اپنے دین کی باتوں کا سکھانا لازم ہے، اور یہ تمام امر و حلال طریقہ سے ادا کرے، ان تمام باتوں میں سے کسی بات میں تفریط یعنی کوتاہی اس کے لیے حلال نہیں ہے، جیسا کہ حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا، ”ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں، اس کے اوپر ایسے سخت و شدید فرشتے مقرر ہیں، جو اللہ کی نافرمانی کرتے، جس کا انہیں حکم دیا جائے، اور وہی کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔“

اس آئیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے آپ کو جہنم سے بچائے، اور جتنے لوگ اسکے گھر میں ہیں انکو بھی ایسا ہی بچائے اور جتنے لوگ اسکے گھر میں ہیں ان کو بھی ایسا ہی بچائے جیسا کہ وہ اپنے کو بچائے، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، ہر بالادست اپنے ماتحت کے بارے میں قیام کے دن اس سے ان کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

منقول ہے کہ مرد سے اسکی بیوی اور اُس کی اولاد کے بارے میں سب سے پہلے جو سوال ہوگا اور وہ سب اللہ تعالیٰ کے سامنے موقت میں ہوں گے، یہ ہوگا کہ وہ عرض کریں گے، اے ہمارے رب! اس مرد کو ہمارے حق کے بارے میں مواخذہ کر کیونکہ، اس نے ہمیں ہمارے دین کی باتیں نہ سکھائیں، اور ہمیں حرام روزی کھلاتا تھا، یہاں تک کہ اس کا گوشت جھڑ جائے گا، اس کے بعد انہیں میزان پر لے جایا جائے گا اور فرشتے پہاڑ کی برابر مرد کی نیکیاں لائینگے، تو عیاں میں کا ایک شخص بڑھے گا اور وہ کہے میرا وزن کم ہے اور وہ اس کی نیکیوں میں سے لے لے گا، پھر دوسرا عیاں کا شخص آئے گا وہ بھی اس کی نیکیوں سے اپنی کمی پوری کرے گا، غرضیکہ وہ سب اس کی نیکیاں لے جائیں گے، پھر وہ اپنے گھر والوں کی طرف منہ کر کے کہے گا، میری گردن پر مظالم رہ گئے ہیں، جو تمہارے لیے میں نے اٹھائے اور فرشتے کہیں گے، یہ وہ ہے جس کے گھر والے اس کی تمام نیکیاں لے گئے، اور ان کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا، لہذا واجب ہے کہ حرام سے بچو اور اپنی اہل کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

صلۂ رحمی اور قطع رحمی

صلۂ رحمی اور قطع رحمی کے بارے میں جو حدیثیں ہیں ان میں سے یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صلۂ رحمی رزق میں کشادگی کرتا اور عمر میں اضافہ کرتا ہے، چونکہ رحم عرش سے متعلق ہے اور عرش الہی پکارتا ہے، اے خدا اے صلۂ عطا کر جو میرے ساتھ صلہ برتتا ہے، اور اسے قطع کر دے جو مجھے قطع کرتا ہے، اس پر حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی میں اسے صلہ دوں گا، جو تیرے ساتھ صلہ برتتا ہے اور میں اسے ضرور قطع کر دوں گا، جو تجھ سے قطع کرتا ہے۔

حکایت

صالحین بیان کرتے ہیں کہ ایک صالح نے بیان کیا کہ ایک مرد صالح عجم کا رہنے والا میرا دوست تھا اور مکہ مکرمہ میں رہا کرتا تھا، اور طویل رات تک خانہ کعبہ کو طواف کیا کرتا، اور بیٹھ کر قرآن کریم کی تلاوت کرتا تھا۔ اس حال میں کئی برس گزر گئے، تو میں نے کچھ سونا اسے امانت میں دیا، اور یمن کی طرف سفر کو چلا گیا، جب واپس آیا تو معلوم ہوا وہ فوت ہو گیا ہے، میں نے اس کی اولاد سے امانت کے بارے میں پوچھا، انہوں نے مجھ سے کہا خدا کی قسم تم جو کہہ رہے ہو ہمیں کچھ معلوم نہیں، اور نہ ہمیں اس کا کچھ علم ہے تو میں غم زدہ ہو کر بیٹھ گیا، حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ مجھ سے ملے انہوں نے مجھ سے پوچھا کیا بات ہے اے بھائی کیوں فکر مند ہو؟ میں نے انہیں سارا حال بیان کیا، انہوں نے فرمایا جب آدھی رات ہو جائے اور وہ رات جمعہ کی ہو، اور مظاف میں کوئی شخص باقی نہ رہے تو رکن اور مقام کے درمیان کھڑے ہو کر بلند آواز سے پکارنا، اے فلاں، اب اگر وہ شخص اللہ کے نزدیک صالح اور مقبول ہے تو اس کی روح تم سے بات کرے گی، اس لیے کہ تمام مسلمانوں کی روحوں رکن اور مقام کے درمیان اس رات کو جمع ہوتی ہیں، وہ بزرگ بیان کرتے ہیں کہ جب جمعہ کی رات آئی، تو آدھی رات کے بعد میں رکن اور مقام کے درمیان کھڑا ہوا زور زور سے پکارا، اے فلاں تو مجھے کسی نے مجھے کوئی جواب نہ دیا، پھر جب صبح ہوئی تو میں نے حضرت مالک بن دینار رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ سے یہ بیان کیا، انہوں نے منکر کہا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون “وہ عجی اہل نارسے ہوگا اب تم مر رہے ہیں جاؤ وہاں ایک کنواں ہے جس کا نام ”برہوت“ ہے اُس میں معذین کی روحوں جمع کی جاتی ہیں اور وہ کنواں جہنم کے منہ پر ہے تو تم اُس کنوئیں کے گوشہ پر کھڑے ہو کر آدھی رات کے وقت پکارنا، اے فلاں تو وہ تم سے بات کرے گا، وہ بیان کرتے ہیں، کہ پھر میں اس کنوئیں کے پاس بیٹھ گیا، اچانک میں نے دیکھا کہ دو شخصوں کو لایا گیا ہے اور ان دونوں کو اس کنوئیں میں اتارا گیا ہے، اور وہ روتے ہوئے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں تو کون ہے؟ ایک کہتا ہے، فلاں ظالم کی روح ہوں میں بادشاہ کا پہراہ دیا کرتا تھا، اور حرام کھاتا تھا، اور ملک الموت نے مجھے اس کنوئیں میں پھینک دیا، جس میں مجھے عذاب دیا جاتا ہے، اور دوسرے نے کہا میں عبدالملک بن مروان کی روح ہوں میں مرد گنہگار ظالم تھا، مجھے اس کنوئیں میں عذاب کے لیے لایا گیا ہے اس کے بعد میں نے ان دونوں کے پیچھے اور چلانے کی آوازیں سنیں اور شدتِ خوف سے میرے جسم کے تمام روٹنگے کھڑے ہو گئے، وہ بیان کرتے ہیں پھر میں نے اس کنوئیں میں نظر ڈالی اور زور سے پکارا، اے فلاں! تو اس نے مجھے ضرب و عقوبت کے نیچے سے جواب دیا، لے لیک (میں موجود ہوں) میں نے کہا اے بھائی! میری امانت فلاں فلاں جگہ چھوٹ کے نیچے مدفون ہے، میں نے پوچھا، اے بھائی! کس گناہ میں اس بد بختوں کے مقام میں لائے گئے ہو؟ اس نے کہا اپنی بہن کے سبب سے کیونکہ میری ایک بہن تھی جو محتاج تھی اور مجھ سے دور سرزمینِ عجم میں رہتی تھی، میں اس سے بے نیاز ہو کر اللہ (عزوجل) کی عبادت اور مکہ مکرمہ کی حاضری میں منہمک ہو گیا اور اتنے عرصے تک نہ

میں نے اس کے کھانے پینے کی فکر کی اور نہ اس کی کچھ پوچھ گچھ کی، پھر جب میں مر گیا، تو اس قطع رحمی پر میرے رب نے مجھ پر عتاب فرمایا، اور اس نے مجھ سے پوچھا تو کیسے بھول گیا، وہ برہنہ رہی، تو کپڑے پہنتا رہا، وہ بھوکی رہی، اور تو پیٹ بھر کر کھاتا رہا، وہ پیاسی رہی اور تو سیراب رہا، تم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی میں قاطع رحم پر رحم نہ کروں گا، لے جاؤ اسے اور برہوت کے کنوئیں میں ڈال دو، تو ملک الموت مجھے یہاں لے آئے، اب اس جگہ مجھے عذاب دیا جاتا ہے، اے بھائی تم میری بہن کے پاس جاؤ، اور مجھے معاف کرنے کی اس سے درخواست کرو، اور اس عذاب سے چھٹکارے کی تدبیر کرو ممکن ہے کہ اللہ (عز و جل) مجھ پر رحم فرمائے گا۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں قطع رحمی اور اُس پر عظم کرنے کے سوا میرا کوئی گناہ نہیں۔ وہ بزرگ بیان کرتے ہیں، کہ اس کے بعد میں اس جگہ پہنچا جہاں اس نے امانت کو مدفون بنایا تھا، اور میں نے اسے کھودا اور میں نے قبلی موجود پائی جس میں میری امانت تھی، میں اسے لیکر عجم کے شہروں کی طرف نکل گیا اور اس کی بہن کی بابت دریافت کی اور وہ مجھے ملی میں نے اس سے اول تا آخر سب ماجرا بیان کیا، وہ سن کر رونے لگی اور میں نے اس کے بھائی کے چھٹکارے میں اس سے کہا تو وہ اللہ کی جناب میں قلت و حاجات کی شکایت کرنے لگی، اس پر میں نے کچھ دنیاوی مال سے اسے دیا، اور میں اس کے پاس سے چلا آیا، لہذا ہر مومن کو سزاوار ہے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے جنت میں سونے، یا قوت، اور زبرجد کے محل دیکھے، جس کا مظاہرہ اس کے باطن سے اور اس کا باطن اس کے ظاہر سے دکھائی دیتا تھا، میں نے پوچھا اے بھائی جبریل! یہ منازل کن لوگوں کے ہیں؟ انہوں نے بتایا، یہ گھر صلہ رحمی کرنے والوں اسلام کے پھیلانے والوں، نرم گفتگوں کرنے والوں، کھانا کھلانے والوں، یتیموں پر مہربانی کرنے والوں، اور جب رات میں لوگ سوتے ہوں، تو اس وقت نماز پڑھنے والوں کے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے اللہ تعالیٰ کی اور اس کے رسول کی اطاعت میں اپنی بیوی کی بدخلقی پر صبر کیا، تو اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا حضرت ایوب علیہ السلام کو عطا فرمایا، اور جس عورت نے اپنے شوہر کی بدخلقی پر صبر کیا اللہ تعالیٰ اسے اتنا اجر عطا فرمائے گا جتنا اجر اللہ تعالیٰ نے مجاہد فی سبیل اللہ کو اس کے شہید ہونے پر دیا جاتا ہے اور جس عورت نے اپنے شوہر پر ظلم کیا اور ناقابل برداشت اسے تکلیفیں دیں اور اسے ایذا دیا تو اُس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب بعثت کرتے ہیں اور وہ جہنم میں جائے گی، اور جس عورت نے اپنے شوہر کی اذیتوں پر صبر کیا، اللہ تعالیٰ اسے فرعون کی بیوی حضرت آسیہ اور عمران کی بیٹی حضرت مریم کا ثواب عطا فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہی سب سے زیادہ سچی بات فرماتا ہے، جو شخص رحمی قربت داروں کے ساتھ حسن سلوک کرے اسکی عمر میں اضافہ ہوتا ہے اس کا مال بڑھتا ہے، اور اس کا گھر فراخ ہوتا ہے اور اس پر سکرات موت آسان ہوتی ہے، اور جنت کے دروازے اسے پکارتے ہیں، کہ ہماری طرف آؤ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قاطع رحم پر رحمت نہیں اُترتی،

ہم اللہ سے محرومی پر پناہ مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے قبول و غفران کی دعا کرتے ہیں اور اس سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں جہنم سے امن و امان میں رکھے۔ آمین

نواں باب

والدین کی نافرمانی کے عذاب میں

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اگر اللہ (عزوجل) کے علم میں زبان کے اندر ”اُف“ سے زیادہ سبک اور کمتر لفظ کوئی اور ہوتا تو اللہ (عزوجل) ”اُف“ کی بجائے اسے استعمال فرماتا (گویا کہ اُف زیادہ سبک کلام عرب میں دوسرا لفظ ہے ہی نہیں) چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے۔

ترجمہ: اگر تیرے سامنے والدین میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف (ہوں) نہ کہنا اور نہ انہیں جھڑکنا اور اُن سے تعظیم کی بات کہنا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کا نافرمان اگر روز ہر رکھے اور نماز پڑھے، یہاں تک کہ انہیں منفر کی مانند بن جائے مگر وہ اس حال میں مرے کہ اس کے والدین اس پر ناراض ہیں، تو اللہ تعالیٰ سے وہ اس حال میں ملاقات کرے گا کہ وہ اس پر شدید غضبناک ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا والدین کے نافرمان اور ابلیس کے درمیان جہنم میں صرف ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہب معراج میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا، جو آگ کی شاخوں پر لٹکے ہوئے تھے میں نے جبریل سے پوچھا اے بھائی! جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کیا یہ والدین کے نافرمان لوگ ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے والدین کو گالی دی، تو جہنم میں اس کے سر پر گنتی میں اتنے قطرے گرے گیس جتنے زمین پر آسمان سے پانی کے قطرے گئے ہیں، ہم اللہ سے جہنم اور اس کے غضب اور ہر ایسے عمل سے پناہ مانگتے ہیں، جس سے جہنم میں داخل ہوں،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اتنا کسی کے عذاب نے رنج و محن میں نہ ڈالا جتنا ماں باپ کے نافرمانوں کے عذاب نے مجھے رنج و محن میں ڈالا، میں جنت میں تھا وہاں میں مارا اور عذاب سے انکی چیخوں کی آوازیں سن رہا تھا، میں نے انکے رونے کی آواز سنی میرا دل ان پر شفاعت کی، اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اپنے سر کو اٹھائیے، میں ماں باپ کے نافرمان کو جہنم سے اُس وقت تک نہ نکالوں گا جب تک ان سے ان کے ماں باپ راضی نہ ہو جائیں، اس کے بعد میں اپنی جگہ واپس

آگیا، اور ان کا رونا سنا تو دوبارہ عرش کے نیچے جا کر میں نے سجدہ کیا، اللہ (عزوجل) نے فرمایا، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ اپنا سر اٹھائیے اور جو آپ مانگیں گے میں آپ کو عطا فرماؤں گا، لیکن ماں باپ کے نافرمان کے سوا، کیونکہ وہ جہنم سے نہ نکلیں گے جب تک ماں باپ راضی نہ ہو جائیں، پھر میں اپنی جگہ آگیا، اور میں نے ان کو بھلا دیا، اس کے بعد میں نے پھر ان کی آہ وزاری اور رونا سنا تو میں نے عرض کیا اے خدا دروغہ جہنم کو حکم دے کہ ان کے طبقہ کے دروازہ کھول دے تاکہ میں ان کے عذاب کو دیکھ سکوں کیونکہ میں انکی چیخوں کی آوازیں سن رہا ہوں، رب تعالیٰ نے فرمایا میں نے اسے حکم دے دیا ہے، اس وقت میں مالک کے پاس گیا، اس نے میرے لیے دروازہ کھولا تو میں نے بہت سے لوگوں کو آگ کی شاخوں پر معلق دیکھا، اور عذاب کے فرشتے آگ کے کوڑے سے انکی پیٹھوں اور رانوں پر مار رہے تھے، اور ان کے پاؤں کے نیچے سانپ بچھوں دوڑ رہے تھے، جو انہیں ڈستے رہتے تھے، میں یہ دیکھ کر ان کی شفقت میں میں رونے لگا اور میں نے تیسری مرتبہ عرش کے نیچے پہنچ کر سجدہ کیا، اور رب تعالیٰ نے فرمایا اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کا ٹکٹا والدین کی رضامندی کے نہیں ہے، اس وقت میں نے عرض کیا اے رب تعالیٰ ان کے ماں باپ کہاں ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جنت میں اپنی منزلوں میں ہیں، اور ان میں سے کچھ ان کے سوا میں ہوں، پھر میں نے عرض کیا اے میرے معبود، اور اے میرے مالک! مجھے پہچان عطا فرماہر اس شخص کی جس کا والد جنت میں ہے، تو اللہ تعالیٰ نے مجھے ان کی پہچان عطا فرمائی، اور میں نے ان کے پاس پہنچ کر کہا، اگر تم اپنی اولاد کو دیکھو جو عذاب کے فرشتے ان پر مقرر ہیں، اور انہیں عذاب دے رہے ہیں، میرا دل تو ان کے رونے اور چیخنے چلانے سے بھر گیا ہے یہ سن کر ان کے آباء نے وہ بیان کیا جو دنیا میں ان کی اولاد سے ان پر گزرا تھا، اور ان کی ماؤں سے ایک نے تو یہ کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو عذاب میں ہی رہنے دیجئے اس لیے کہ انہوں نے میری اہانت کی ہے اور مجھے گالی دی ہے اور میرا دل پاش پاش کیا ہے وہ دنیا اور مال پر قادر تھا، اور میں بھوکے رات گزارتی تھی، وہ بیوی کو رزق برق لباس پہناتا تھا، اور میں تنگی رہتی تھی، اور دوسری نے کہا، انہیں چھوڑ دیجئے کہ وہ عذاب میں رہیں، اس لیے کہ میں اگر کوئی ان کے اصلاح حال کی بات کہتی تھی، تو وہ مجھے مارتے تھے، اور مجھے اپنے گھر سے نکال دیتے تھے، اور ایسا سلوک میرے ساتھ برابر کرتے رہے، اور جو کچھ بنتی ہے اس سے ان کے دلوں میں کینہہ پر گیا ہے، یہ سن کر میں نے ان سے کہا کہ دنیا گزر چکی ہے اور جو کچھ وہاں ہوا گزر کر وہاں اس عزت میں کہ میں تمہارے پاس سفارشی ہو کر آیا ہوں، اس وقت اللہ عزوجل نے فرمایا، اے میرے حبیب، اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آپ ان کے اوپر گرا نبار نہ ہوں، قسم ہے مجھے اپنے عزوجل کی میں جہنم سے ان کی اولاد کو نہیں نکالوں گا جب تک ان کے دل راضی نہ ہو جائیں اس وقت میں نے عرض کیا اے میرے رب! انہیں حکم دے کہ وہ میرے ساتھ جہنم کی طرف جائیں تاکہ ان کے عذاب کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں، شاید کہ ان پر رحم آجائے تو اللہ تعالیٰ نے میرے ساتھ جانے کا انہیں حکم دیا، تو وہ جہنم کی طرف آئے، اور دروغہ جہنم نے ان کے اوپر سے جہنم کے دروازہ کھول دیا، جب انہوں نے

اپنی اولاد کی طرف اور ان کے عذاب کی طرف دیکھا تو رونے لگے، اور کہنے لگے خدا کی قسم! ہمیں معلوم ہی نہ تھا، کہ وہ اتنے شدید عذاب میں ہیں اور ہر ایک کی مائیں اپنے بیٹیوں کو بیٹیوں کے لیے چیخ اٹھیں، اگر وہ والد تھا تو اپنی اولاد کے لیے چیخ اٹھا، جب اولاد نے اپنے ماؤں اور باپوں کی آوازیں سُنیں تو ہر ایک رو کر اپنی ماں سے کہنے لگا کہ اے اماں جان! آگ نے میرے جگر کو جلا دیا ہے، اے لقاں جان! میں تم پر اس سے بہت آسان تھا، اگر میں دھوپ میں بیٹھتا اور ایک گھڑی اس کی حرارت میں رہتا تو تم اسے برداشت نہ کرتی تھیں، اے لقاں جان اب تم میرے جسم اور میری ہڈیوں پر رحم نہیں کرتیں؟ یہ سن کر ان کے ماں باپ سب رونے لگے، اور کہنے لگے، اے ہمارے حبیب! اے محمد! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے لیے شفاعت کیجئے، اللہ رب العزت نے فرمایا، میں ان کو ہرگز نہ نکالوں گا مگر تمہاری شفاعت سے اس لیے کہ ان پر میرا قہر و غضب تمہاری وجہ سے ہے، تو انہوں نے عرض کیا، اے ہمارے معبود! اے ہمارے مالک! ہماری اولاد کو جہنم سے نکال کر ہم پر فضل و احسان فرما، اس وقت اللہ تعالیٰ نے والد و والدہ سے فرمایا، کیا تم اپنی اولاد سے راضی ہو گئے؟ انہوں نے عرض کیا، ہاں، رب تعالیٰ نے فرمایا، ہر وہ شخص جس کا والد اسے نکالنا نہ چاہے، اُسے چھوڑ دو کہ وہ عذاب میں رہے، جب تک کہ میں جو چاہوں جو فیصلہ فرماؤں، تو انہوں نے ان کو نکال لیا اور وہ صرف ہڈیوں کا ڈھانچہ تھے، پھر ان پر نہر الحیوہ کا پانی بہایا گیا اور ان کے جسموں پر گوشت، جلد اور بال اُگے، اور وہ جنت میں داخل ہوئے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں نماز کی اور والدین کے ساتھ بھلائی کی وصیت کرتا ہوں، کیونکہ اس سے عمر میں افزائی ہوتی ہے قسم ہے اس ذات کی جسکے قبضہ میں میری جان ہے، بیشک بندے کی عمر میں اگر تین سال رہ گئے ہیں اور وہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے تیس سال بنا دیتا ہے اور جو اپنے والدین کے ساتھ بُر سلوک کرتا ہے تو حق تعالیٰ اس کے لیے تیس سال کو تین سال یا تین دن کر دیتا ہے اور اہل وعیال اور عزیز و اقارب کے ساتھ احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور ان پر ظلم کرنے سے عمر اور رزق میں کمی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اگرچہ اللہ تعالیٰ دنیا میں قاطع رحم کو سزا نہ دے مگر اپنے عذاب کو مرنے کے بعد تک موخر کر دیتا ہے، اور اس کی روح برہوت کے کنوئیں میں قید کر دی جاتی ہے، جو جہنم کے منہ پر ہے اور قیامت تک وہیں مقید رہتی ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اپنے والدین کی نافرمانی کی بلاشبہ اُس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور فرمایا والدین کے نافرمان کو جب اس کی قبر میں دفن کیا جاتا ہے تو قبر اسے دہاتی ہے یہاں تک کہ اس کی پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں، اور قیامت کے دن جہنم میں لوگوں میں سب سے زیادہ عذاب تین شخصوں پر ہوگا، والدین کا نافرمان، زانی اور مشرک، باللہ

حکایت : ایک بزرگ فرماتے ہیں ایک رات میں قبرستان گیا، میں نے ایک قبر دیکھی اُس سے دھواں نکل رہا تھا، پھر میں نے اس طرف غور سے دیکھا تو وہ قبر شرق ہوئی اور اس سے سیاقم عذاب کا فرشتہ نمودار ہوا اور اسکے ہاتھ میں آگ کا گرز تھا جو ایک گدھے کے سر پر اس سے مارتا تھا اور وہ گدھا گدھے کی آواز میں چیختا تھا اس کے بعد وہ گدھا آگ کی زنجیروں کے ساتھ باہر آگیا، پھر عذاب کے فرشتہ نے اسے قبر میں داخل کر دیا، اور خود بھی اس کے پیچھے قبر میں چلا گیا، اور قبر کا شگاف قبر میں بند ہو گیا۔ میں یہ دیکھ تعجب میں ہوا اور فکر میں پڑ گیا، پھر مجھے ایک عورت ملی میں نے اس سے اس کے بارے میں پوچھا اُس نے بتایا کہ یہ شخص زانی اور شرابی تھا، اس کی ماں اس جھگڑتی تھی اور اس نے اپنی ماں کی گستاخی پر اسے قبر میں گدھے کی صورت کر دیا، اور ہر رات عذاب کا فرشتہ اسے اس کی قبر سے نکالتا ہے اور گرز مار کر کہتا ہے اے گدھے چیخ مار اور اسے زنجیروں کے ساتھ گھسیٹ کر نکالتا ہے اور پھر اسے قبر میں لے جاتا ہے اس کے بعد قبر اس پر بٹاتی ہے۔

ہم اللہ سے نارے غضب سے اور عمل اہل نارے پناہ مانگتے ہیں، لہذا مسلمان وہی ہے جو غمخیزوں پر، مشقتوں پر اپنے آپ کو قابو میں رکھے، اور قطعیت رحم اور دوری و عذاب سے ڈرتا رہے۔

دسواں باب

حُرمتِ غنا و مزا میر لطف رب قدیر

سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن عرش کے نیچے سے پکارا جائیگا، کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں اپنی سماعت کو لہو و مزا میر اور باطل سے بچا کر رکھتے تھے، تاکہ میں ان کو اپنی حمد اور اپنی ثناء سناؤں، اور انہیں خبر دوں کہ ان پر خوف ہے اور نہ غم۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے مزا میر کو باطل کرنے کے ساتھ مبعوث کیا گیا ہے، بلا شک و شبہ اللہ عز و جل لیلتہ القدر میں مزا میر والوں کی طرف نظر نہیں فرماتا، یاد رہے شبابہ یعنی منہ سے سیٹی بجانا حرام ہے۔

حضرت نافع سے مروی ہے انہوں نے فرمایا میں حضرت عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ جا رہا تھا، انہوں نے چرواہے کے مزار کی آواز سنی تو اپنی انگلیوں سے اپنے کان بند کر لیے اور راستہ سے ہٹ گئے اور رفتار میں تیزی کر دی کچھ دیر بعد فرماتے ہیں اے نافع! مزار کی آواز آنا بند ہوگئی؟ میں نے کہا ہاں، تو انہوں نے اپنے کانوں سے انگلیاں نکال لیں، اور راستہ پر آگئے اور فرمایا ایسا ہی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کرتے دیکھا ہے، حضور نے کبھی مزار یا شبابہ کی آواز نہیں سنی،

وَمَا كَانَ صَلَاتُهُمْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْأَمْكَاعَ وَقَصْدِيَّةً اور کعبہ کے پاس کفار کی نماز نہیں مگر سیٹی اور تالی (۱۸۳، ۹۰)

مفسرین فرماتے ہیں، امکاع یہی شبابہ اور قصدیہ تالی بجانا اور گانا ہے وہ فرماتے ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ جب مشکوں کی عید کا

دن ہوتا، حق سبحانہ تعالیٰ نے ان کی مذمت کی اور انکے فعل کو برا کہا اور اس فعل پر ان کے لیے عذاب الیم کا خوف دلایا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، باجا بجانے والے اور اس کے سننے والے دونوں ملعون ہیں، تو جس نے دنیا میں گانے بجانے کو سنا وہ جنت کے مطریات کو کبھی نہ سنے گا مگر یہ کہ وہ توبہ کر لے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نو سو ۹۰۰ مزامیر کی آواز کے برابر ہوگی، وہ مشاہدہ حق کے دن زبور کی تلاوت کریں گے، تو اے مسلمانو! جنت کی طرب کی خاطر دنیاوی طرب کو چھوڑ دو، اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... جنتیوں کے لیے جنت میں جو چاہیں گے ہوگا، اور ہماری طرف سے مزید انعام ہوگا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن جب جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور جہنمی جہنم میں تو موت کو ایک خوبصورت دنبہ کی شکل میں لایا جائے گا، اور منادی پکارے گا اے جنتیوں! چڑھ کے دیکھو، تو سب کے سب چڑھ کر دیکھیں گے، ان سے پوچھا جائے گا، کیا تم جانتا چاہتے ہو کہ یہ کیا ہے، وہ کہیں گے کیوں نہیں، ان سے کہا جائے گا یہ وہی موت ہے پھر جنت دوزخ کے درمیان اسے ذبح کر دیا جائے گا، اور منادی پکارے گا جنتیوں! جنت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے ہواب موت نہیں ہے، اور جہنمیوں! تم ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم میں ہو، اب موت نہیں ہے۔

اس وقت دوزخیوں پر بڑی حسرت ہوگی اور وہ روتے ہوئے لوٹیں گے اور اہل جنت بے انتہا خوشی میں ہوں گے، اور اپنے اپنے محلوں کی طرف لوٹ جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ ان کے لیے حور عین گانے والیوں کو بھیجے گا اور وہ جنت کے باغوں میں سفید موتی کے ایوان میں جس طول سویرس کی راہ اور جس کا عرض پچاس برس کی راہ ہوگی بیٹھیں گے، اور تمام عورتیں سیدہ فاطمہ الزہرا کے پاس اور مرد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس دوسرے ایوان میں ہو گے، اور ان کے لیے مراتب و مساند نصب کئے جائیں اس کے بعد حور عین آگے بڑھے گی ان کے لیے حمالی ایسی آواز سے گائیں گی کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا، اور اس میدان میں درخت ہوں گے اور درخت کی ہر شاخ میں مزامیر ہوں گے ان مزامیر کی تعداد نوے ہوگی، اور فرشتے ان درختوں کو حور کے آگے نصب کریں گے حق تعالیٰ حور عین سے فرمائے گا میرے بندوں کو گانا سناؤ جنہوں نے دنیا میں میری خاطر مطریات سے اپنے کانوں کو بچائے رکھا ہے، اور دنیا میں میرے کلام اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیثوں سے لذت رکھی ہے، آج ان کے لیے خوشی اور میرے قرب کی کرامت ہے، غرضیکہ حور عین ان کے لیے حق تعالیٰ کی تسبیح و تحمید و توحید کے ساتھ گائے گی، اور ان مزامیر پر عرش کے نیچے سے ہوا پہنچے گی، اور تمام لوگ طرب عظیم اور قرب و وصال کی خوشی میں جھومنے اور مسور ہونے لگیں گے، اور فرشتے سونے کی کرسی، جس پر سونے سے مراتب کڑھے ہوں گے پیش کریں گے، اور اس پر سبز سندس اور استہراق کے ابرے کے گدے ہونگے، اور وہ ان کرسیوں پر بیٹھے ہوں گے۔

فرشتے کہیں گے حق تعالیٰ نے تمہارے بارے میں فرمایا ہے کہ رقص سے تمہارے اعضاء نہ جھکیں گے، یہ بدلہ ہے دنیا میں تمہاری اُن مشقتوں کا جو نماز و عبادت میں اٹھاتے تھے، ان کو سیوں پر بیٹھو، یہ کرسیاں آنکھ کی پلک جھپکنے پر تمہارے ساتھ جھک جائیں گے کیونکہ ان میں روح اور بازو ہیں، تو وہ لوگ ان کرسیوں پر بیٹھے گے اور پلک جھپکنے کی مقدار میں ان کے ساتھ جھومیں گی، اگر جنت کے گانے خفیف ہوں گے تو ان کا جھومنا بھی خفیف ہوگا، اور اگر بڑے جوش ہو گئے تو ان کا جھومنا بھی قوی ہوگا، اور وہ خوشی سے اپنے وجود سے بے نیاز ہوں گے، اور اللہ تعالیٰ ان کو ان کے درجات کے مطابق اپنے پاس سے خلعت عطا فرمائے گا اور ان پر نور رحمن سے مزین و مصع سونے کی پیڑی کے ساتھ خلعت ہوگی، اور حرفوں میں کڑھا ہوگا، کہ یہ فلاں بنت فلاں یا فلاں بن فلاں کی خلعت ہے، جب ان کے جسموں پر خلعت پہنائی جائے گی، تو تکبیر و تہلیل کریں گے، اور حق تبارک و تعالیٰ ان پر ایک ایک مرد ایک ایک عورت پر سلام فرمائے گا اور ان سے فرمائے گا، مرحبا اے میرے بند و میرے طاعت گزار! میں تم سے راضی ہو گیا، تم بھی مجھ سے راضی ہو گئے؟ اس وہ عرض کریں گے، اے ہمارے اللہ (عزوجل) تو ہی حمد و شکر کا مستحق ہے، ہم کیوں راضی نہ ہوں گے، بلاشبہ تو نے انتہائی کرامت کے ساتھ ہمارا اکرام فرمایا بہت، اللہ رب العزت فرمائے گا، تم ان چیزوں سے پرہیز کرتے رہے جن کو میں نے تم پر حرام کیا، اور اس پر عمل کرتے رہے جنکا میں نے تمہیں حکم دیا، میری خاطر سے تم خاموش رہے، اور میری خاطر تم نے نماز پڑھی اور میری جدائی کے خوف سے تم روتے رہے، اور تم نے میری مخالفت نہیں کی اب قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میرا خال ہے کہ اگر تم میں تم کو جتنا کچھ بھی عطا فرماؤں گا وہ تمہارا پورا پورا اجر نہ دے سکوں گا، اے میرے محبوبو! اے میرے طاعت گزارو! مجھ سے محبت کرنے والو! تم اپنے مخلوق میں چلے جاؤ، اس کے بعد ان کے لیے محلات کو کھولا جائے گا، ہر ایک محل اتنا بڑا ہوگا جس میں ستر ہزار دروازے ہوں گے، اور ہر دروازہ کے سامنے ستر ہزار درخت ہوں گے، اور ہر درخت میں ستر ہزار شاخیں ہوں گی، ہر شاخ میں ستر ہزار قسم کے پھل ہو گئے ہر پھل کا رنگ خاص ہوگا جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا م ہر درخت کا تناسو نہ کا ہوگا، اور اس کے پتے چاندی کے ہر پھل چوٹی کے برابر ہوگا، اور درختوں کی دونوں صفوں کے درمیان ستر سونے کے تخت ہو گئے، ہر تخت کا طول تین سو ہاتھ ہوگا۔ جب وہ اس کا ارادہ کریگا کہ تخت پر بیٹھے تو وہ کم ہو کر ایک ہاتھ کی برابر نیچا ہو جائے گا اور جب اس پر جم کر بیٹھ جائے گا تو وہ پرواز کریگا یہاں تک کہ وہ ہوا میں اُڑتا رہے گا، اور اگر دل میں یہ آیا کہ یہ ان ساتھ چلے، تو وہ جنت کی زمین میں ان کے ساتھ چلے گا، اور اگر اُس نے چاہا کہ ان کے ساتھ پرواز کرے تو وہ درختوں کے درمیان اُڑیگا اور اپنے سروں کے اوپر سے جو پھل کھانا طاہیں گے، وہ ٹوٹ کر ان کے پاس آ جائے گا، وہ کھائیں گے، اور ہر تخت پر ستر ہزار بچھونے ہوں گے، اور سندس و استبراق کے گدے اور گاؤ تکیے ہو گئے سونے کا مرصع پیالہ ہوگا جو ستر موتیوں سے مکمل ہوگا، ہر پیالہ میں خاص قسم کا پانی ہوگا اور ولی کے لیے حور عین، خدمتگار باندیاں ہوں گی، ہر حور پر ستر خلوع کے نور سے آنکھوں چندھیا جائیں، اور ستر ہزار قسم کے زیور ہو گئے جو

زور جو اہر سے مکمل ہونگے، اللہ کا ولی ان میں سے جسے چاہے جمع کریگا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب صبح کا وقت ہوگا، فرشتے آئے گا اور محل کے دروازے پر دستک دیگا، خادم پوچھے گا کون ہے، وہ کہے گا، میں اللہ کی طرف سے فرشتہ ہوں اور تمہارے سردار مرد یا سردار عورت کے پاس آیا ہوں، اور دنیا کی نماز صبح کا ہدیہ لایا ہوں، خادم دروازہ کھول دیگا، وہ فرشتہ سامنے آکر ان سے کہے گا، رب السلام، تمہیں سلام فرماتا ہے، اور تم سے فرماتا ہے کہ جب تم دنیا میں تھے تو تم میری طرف اپنی نماز صبح بھیجا کرتے تھے اور میں ان کو قبول کیا کرتا تھا، میں تمہارے لیے جزاء نہیں کیا کرتا اور یہ ہدیہ ہے جسے اللہ عزوجل نے تمہارے طرف بھیجا ہے، یہ تمہاری نماز صبح کے عوض ہے، اس کے بعد وہ فرشتہ سونے کا خوان پیش کرے گا، اس میں ستر طشتریاں ہوں گی، دس سونے کی اور دس چاندی کی دس یا قوت کی دس زمرہ کی، دس موتی کی، دس مرجان کی، دس عقیق کی اور ہر طشتری میں ایسا کھانا ہوگا، جو دوسرے کے مشابہ نہ ہوگا اور اس پر سفید برف کی روٹی ہوگی، یہ اس قدرت سے ہوں گی جو حق تعالیٰ کسی شے کے لیے فرماتا ہے، ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے اور وہ سبز سندس کے رومالوں سے ڈھکی ہوگی، اور ایک اور فرشتہ آئے گا اس کے ساتھ دوسرا دسترخوان نعمت سونے کا ہوگا، اس میں اللہ عزوجل کی طرف سے فواکہ ہونگے، اور تھجان، عقود یعنی ہار اساور (کنگن) خلا خیل (پازیب) اور خواتیم (انگشتریاں) ہوں گی، اور ہر انسان کو دس سونے کی انگشتریاں دی جائیں گی جتنے گلوں پر سبز نور سے کندہ ہوگا، اس تک پر جو انگوٹھے کی انگشتری میں ہوگا، اے میرے بندے میں تم سے راضی ہوں، اور دوسری انگلی کی انگشتری کے گینہ ہو ہوگا، ”تم میرے لیے ہو اور میں تمہارے لیے“، اور تیسرے گینہ پر ”تم میرے قریب سے بھی نہ اکتاؤ گے“ اور چوتھے گینہ پر ہوگا، تم میرے ٹھہرائے ہوئے گھر میں میری قرب کی لذت پاؤ۔ اور پانچویں گینہ پر ”تم نے دنیا میں بویا اور آخرت میں کاٹا ہے، اور چھٹے گینہ پر ”میرے لیے تم نے جو کیا طویل کیا جب کہ لوگ غافل تھے“، اور ساتویں گینہ پر آج تمہارے لیے میرے مشاہدے کی خوشی ہے“ اور آٹھویں پر یہ بدلہ ہے اس کا چاہیے کہ عمل کرنے والے عمل کریں، اور نویں پر ”سلام ہو تم پر بدلہ میں تمہارے صبر کی جانب کت کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے۔“ اور دسویں پر ”رب رحیم کی جانب سے سلام کی بات ہے،“ غرضیکہ جبریل علیہ السلام ہر جنتی مرد عورت کو دس انگوٹھیاں اور تین اساور (کنگن) ایک سونے کا ایک چاندی کا اور ایک موتی کا جن میں سبز نور سے ہر کنگن پر لکھا ہوگا **لا اله الا الله محمد رسول الله انا الله**، **ارفعوا الی حوائجکم بلا حاجب ولا وزیر یا عبادی طیبم** **فاز خلواھا خالدین** پہنائیں گے، اس کے بعد ان کے سروں پر کرامت کے تاج رکھیں گے اور کسی جنتی زیور تو شور مچاتے چمکتے اور پرانے ہوتے ہیں، مگر جنتی زیور اللہ سبحانہ تعالیٰ کی خفی آواز سے تسبیح کرتے اور ایسا راگ گاتے ہیں جس سے سننے والوں کو خوشی اور مسرت ہو، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندوں میرے طاعت گزاروں کو مرحبا! اے میرے فرشتوں! انہیں جنتی نغے سناؤ، فرشتے جائیں گے اور جنتی نغے سنانے والیوں کو لائیں گے جو جو رحین ہیں، اور ان کے لیے فرشتے شبانہ یعنی طاؤس لائیں گے، اور

درختوں کی شاخوں پر نصب کریں گے ہر درخت کی ہر شاخ میں ستر ہزار مزار ہوں گے، عرش کے نیچے سے ہوا چلے گی اور وہ ان مزار میں داخل ہوگی اور اس سے ایسے نغمے سنے جائیں گے کہ اس سے بہتر کسی سننے والے نے نہ سنا ہوگا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ حور عین سے فرمائے گا، میرے بندو کا نغمہ سناؤ، جس طرح کہ انہوں میری خاطر مطریات سے اپنے کانوں کو دنیا میں بچائے رکھا، اور انہوں نے میرے ذکر اور میرے کلام کے سننے سے لذت حاصل کی، اب ان کو اپنی آوازوں میں میری حمد و ثنا سناؤ، تو ان کے لیے حور عین نغمہ سنائیں گی۔ اور وہ مزار میں ان کے ہم آواز ہونگے، یہ لوگ اس کے سننے سے وصال حضرت میں خوش ہو کر مست ہو جائیں گے، اور جب وجد سے افاقہ ہوگا تو طرب سے سیری ہو جائے گی، تو عرض کریں گے اے ہمارے رب ہم دنیا میں تیرے ذکر اور تیرے کلام عزیز سے محبت رکھتے تھے اللہ عز و جل ان سے فرمائے گا، ہاں، بلاشبہ تمہارے لیے جنت میں وہ سب کچھ ہے جسکو تمہارا جی چاہے گا، اور تم ہمیشہ ہمیشہ رہو گے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے داؤد! وہ عرض کریں گے بلیک، یا رب العالمین حق تعالیٰ سبحانہ فرمائے گا، اے داؤد! میں تمہیں حکم دیتا ہوں، میرے کھڑے ہو کر میرے بندوں کو اور میرے محبوبوں کو زبور کی دس سورتیں سناؤ، حضرت داؤد علیہ السلام منبر پر چڑھیں گے اور زبور کی دس سورتیں پڑھیں گے، تو اہل جنت حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے جو جنتی نغمہ سراؤں کی طرح یہ آواز سے اعظم ہوگی خوش ہونگے اور اس خوشی میں وہ مست ہو جائیں گے،

چونکہ حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز نوے مزار میں آواز کے برابر ہوگی، جب وہ وجد سے افاقہ میں میں آئیں گے تو حق تعالیٰ فرمائے گا اے میرے بندو! کیا تم نے اس سے پیاری آواز سنی ہے عرض کریں، واللہ نہیں، اے ہمارے رب! ہمارے کانوں میں تیرے نبی حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز کی مانند کا گز نہیں ہوا، چہ جائیکہ اس سے بہتر و پیاری آواز۔

اس پر اللہ عز و جل ارشاد فرمائے گا، قسم ہے مجھے اپنے عز و جلال کی میں تمہیں ضرور اس سے زیادہ طیب اور پیاری آواز سناؤں گا۔ اے میرے حبیب! اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر جلوہ آرا ہو جائیے، اور سورہ طہ و یسین کو پڑھیے، تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تلاوت فرمائیں گے، تو آپ کی آواز مبارک حسن میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز سے ستر گناہ زیادہ ہوگی تو تمام اہل جنت مست ہو جائیں گے، اور ان کے نیچے کی کرسیاں اور عرش کی قدیلیں جھونے لگیں گی، اور فرشتے آپ کے حسن صورت سے وجد کرنے لگے گے، اور حور عین اور غلاماں و ولدان سب جھونے لگیں گے غرض کہ جنت میں کوئی چیز باقی نہ رہے گی جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت طہ و یسین کے حسن صورت سے مست نہ ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، اے میرے محبوبو! کیا تم نے کبھی اس سے زیادہ طیب آواز سنی ہے؟ سب عرض کریں گے اے ہمارے رب! قسم ہے تیرے عزت و جلال کی جب سے ہم پیدا ہوئے ہیں اپنے اپنے حبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک سے زیادہ حسین طیب اور شیریں آواز نہیں سنی۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا، قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی میں تمہیں ضرور اس سے بھی زیادہ طیب آواز سناؤں گا، تو حق سبحانہ تعالیٰ خود سورۃ انعام کو پڑھے گا، جب حضرت حق سبحانہ کی آوازیں گے تو طرب و وجد میں ہوش و حواس کھو بیٹھیں گے اور تمام فرشتے حجابات، ستور، قصور اشجار، حور اور نور کی نہریں مضطرب ہو جائیں گے، باغات جھومنے لگیں گے، اور کلام عزیز و عقار سے طرب میں تمام، اشجار و انہار وجد کرنے لگے گے، جنت و جہنم میں آجائے گی، اور خوشی سے اس کے ارکان جھومنے لگیں گے، اور عرش و کرسی فرشتے، روحانیات جنہن میں آجائیں گی، اور جنت اور اس میں کی ہر چیز محبت و اشتیاق میں وارفتہ ہو جائیں گی اس کے بعد حق تعالیٰ اپنے وجہ کریم سے حجابات عظمت کو مشکوف فرمائے گا، اور ندا فرمائے گا، میں کون ہوں؟ سب ہیکر جمال عرض کریں گے، تو اللہ ہمارے رزق کا مالک ہے اس کے جواب میں اللہ عزوجل فرمائے گا، اے میرے بندو! میں ”السلام“ ہوں اور تم محبوب ہو، یہ میرا کلام ہے تو اسے سنو، یہ میرا نور ہے تو اسے دیکھو، یہ میرا وجہ کریم ہے تو اس کا دیدار کرو، اس وقت تمام بندے اللہ عزوجل کی عجمہ کریم کی طرف بغیر حجاب و واسطہ کے نظر کریں گے، اور جب ان کے چہروں پر حق تعالیٰ کے وجہ کریم کا نور واقع ہوگا، تو نور سے ان کے چہرے چمکنے لگیں گے اور تمام بندے عزیز و غفور کی وجہ کریم کی طرف نظر کے ساتھ متمتع ہوں گے اور تمام مخلوق تین سو سال تک حق سبحانہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نگاہیں جما کر کھڑے رہے گے، اور ان میں سے کسی کو طاقت نہ ہوگی کہ وجہ کریم کی طرف نظر کی لذت کی شدت سے پلک مار سکیں تو وہ اپنی نظر کی لذت سے اس کے جمال میں محو ہوں گے، اور ان کی نگاہیں اس کے کمال میں جمی ہوں گی حق تعالیٰ لذیذ خطاب کے ساتھ انہیں مخاطب فرمائے گا، اور ان سے کہے گا، اسلام و علیکم یا معشر الاحباب“ تو جتنا چاہو مجھ سے فیضیاب ہو لو اور اپنی سیرابی کر لو، آج میں نے تمہارے لیے وجہ کریم سے حجاب اٹھا دیئے ہیں اس کے بعد حق سبحانہ تعالیٰ ہر ایک کو ایک ایک انار عطا فرمائے گا جس کا پوست سونے کا ہوگا، اور اس کے اندر رنگ برنگ خٹلے ہوئے ایک خلد سبز، ایک خلد زرد ایک خلد سفید، اور ایک خلد مختلف رنگوں پر سونے کے ساتھ کڑھا ہوا ہوگا، اس کے بعد اپنے حجاب کو پلٹ لے گا اور ان سے فرمائے گا، اے میرے بندو! اپنی اپنی منزلوں میں چلو جاؤ، مین تم سے راضی و خوش ہوں اور میں نے تمہارے حسن کو ستر گناہ برہا دیا ہے اور تمام مردوں اور عورتوں کے درمیان ایک ہی مکان ہوگا، لیکن مردوں اور عورتوں کے بیچ مین نور کا حجاب ہوگا، یہاں تک کہ ایک دوسرے کے حرم کو نہ دیکھے گا، اور تمام مردوں کے لیے جو اعزاز و اکرام کیا گیا اُتنا ہی عورتوں کے لیے پورا اعزاز و اکرام کیا گیا۔ اور جب حق تعالیٰ تھلی فرمائے گا، تو تمام مردوں اور عورتوں کو مشاہدہ ہوگا، جس طرح کہ آفتاب طلوع ہوتا ہے، تو ساری مخلوق ایک

آن میں اسے دیکھ لیتی ہے اللہ تعالیٰ شبیہ و مثال سے برتر ہے، اللہ تعالیٰ کے لیے نہ کوئی شبیہ ہے اور نہ مثال، اسکے بعد حق تعالیٰ فرمائے گا اے میرے فرشتوں! انہیں سوار کر کے ان راستوں سے لے جاؤ جن راستوں سے لائے تھے، تو فرشتے انہیں یا قوت کے گھوڑے پیش کریں گے، جن کی کانچی بھی سُرخ یا قوت کی ہوگی، اور ان کے بازو سبز یا قوت کے، وہ سبز حلوں سے مکمل ہونگے، حق تبارک و تعالیٰ ان سے فرمائے گا، اے میرے بندو! معرفت کے بازار کی سیر کرو تو وہ سیر کریں گے، اور ایک دوسرے سے پوچھیں گے کوئی کہے گا یہ تو اس کا ہے، مگر اے بھائی! تم جنت کے مکانات میں کسی جگہ قیام پذیر ہو؟ جواب میں بتائے گا، میں جنت میں فلاں جگہ اور فلاں مقام میں مقیم ہوں، اس طرح ایک دوسرے سے متعارف ہوں گے، اس کے بعد فرشتے اُن سے کہیں گے تم دنیا میں اپنے بازاروں میں جاتے تھے، اگر تمہیں کوئی کپڑا یا کوئی چیز پسند آتی تو وہ تمہارے لیے بغیر قیمت ادا کئے صحیح نہیں ہوتی تھی، لیکن تمہارے، رب تعالیٰ نے تمہارے لیے اس بازار میں ہر چیز رکھی ہے جس کو تم چاہو اسے بغیر قیمت کے لے سکتے ہو،

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، پھر وہ مسندوں فرشوں، رنگ برنگ گاؤں کیوں اور قسم قسم کے زیوروں اور حلوں کو دیکھیں گے، تو جو بھی جس چیز کو چاہے گا اپنی آنکھ سے اس کی طرف دیکھے گا اور فرشتے اس کے لیے اسے اٹھا کر اس کے پیچھے لے چلیں گے، اس کے بعد وہ بنی آدم کی تصویروں پر گزریں گے، ہر وہ تصویر جسے اس کی آنکھ میں بھلی اور خوبصورت معلوم ہوگی، وہ اس کی طرف دیکھتے ہی اس کی مانند ہو جائے گا، اور جس صورت کو وہ چاہے گا، اور وہ اس کی سیرت اور اس کی زیب و زینت میں اس کی صورت ہو جائے گی، اور وہ اپنی صورت میں قدرت الہی سے ہمیشہ ہمیشہ رہے گا، اس کے بعد وہ نظر کرے گا اور اس بازار میں قسم قسم کے خُلعے اور بازو پائے گا، فرشتے کہیں گے جس طرح بھی جواز ناچا ہے، وہ اس بازوؤں اور حلوں میں سے لیکر پہن کر اُسکتا ہے۔ تو وہ پہنے گے اور ان سے اُڑیں گے جہاں وہ چاہیں، اس کے بعد وہ اپنی منزلوں کی طرف رواں نہ ہونگے، اور محلات میں داخل ہو جائیں گے، اس وقت ان کی بیویاں اپنے شوہروں سے کہیں گی آج تم کتنے حسین ہو اور تمہارا نور کتنا وافر ہے شوہر اپنی بیوی سے کہے گا آج میں نے اپنے رب کے وجہ کریم کا دیدار کیا اور اس کا نور میرے چہرہ پر واقع ہوا ہے اور تم بھی تو واللہ العظیم ایسی ہی حسین و جمیل ہو، اور تمہارا چہرے کا نور اور تمہارا حسن کتنا عظیم ہے وہ اس سے کہے گی، میرا چہرہ نور سے کیوں نہ جگمگائے اس پر اپنے رب کا نور واقع ہے، تو ان سب کے چہرے انوار سے چمکتے رہیں گے، اور دارالقرار میں ان کی نعمتیں دائمی ہوں گی۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا..... وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے انہیں خوشی طوبیٰ ہو کتنی اچھی ٹھہرنے کی جگہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا طوبیٰ جنت میں ایک درخت ہے اس کی جڑ میرے گھر میں ہے اور اس کی شاخیں جنت کے محلات پر سایہ فگن ہیں اور جنت میں کوئی محل اور کوئی گھر ایسا نہیں ہے جس پر اسکی شاخوں میں سے کوئی شاخ سایہ نہ کرتی ہو اور اسکی ہر شاخ ہر اس پھل سے بار آور ہے جتنے دنیا میں پھل تھے اور دنیاوی پھل سے زیادہ اور بڑا ہوگا، اور وہ کلی دنیاوی کلی سے زیادہ حسین ہوگی،

درختِ طوبیٰ میں جو انگور لگے ہوں گے اس کا ہر دانہ ایک ماہ کی مسافت کی لمبائی میں ہوگا، اور ہر دانہ پانی سے بھرے ہوئے مشکیزہ کی مانند ہوگا، یہ سن کر کسی نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس انگور کا ایک دانہ میرے لیے اور میرے گھر والوں اور خاندان والوں کے لیے کافی ہوگا؟ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بیشک اس کا ایک دانہ تمہارے لیے اور تمہارے گھر والوں اور تمہاری قوم کے دس لوگوں کے لیے کافی ہوگا، اور اس میں کھجوریں بھی ہونگی م اور ہر کھجور مشکیزوں کے برابر ہوگی، اور ہر دو کھجوروں کو برقِ شمس اونٹ اٹھائے گا، اور بیان فرمایا، شاخِ طوبیٰ میں امرود، سیب، انار، اخروٹ، اور کشمش بھی لگے ہوں گے۔ اور ہر دو پھلوں کا وزن ایک اونٹ کے بوجھ کے برابر ہوگا، اور درختِ طوبیٰ کے وصف کو کوئی نہیں جانتا۔ بجز اس ذات کے جس نے اسے پیدا کیا اور جنت میں ہر مومن کے لیے اس کی ایک شاخ ہوگی، اور اس کا نام اس شاخ پر مکتوب ہوگا اور وہ شاخ انواعِ شجر کے ہر نوع سے بار آور ہوگی حتیٰ کہ اپنی زین کے ساتھ گھوڑے اپنی ٹکیلوں کے ساتھ اونٹ، جواری اور غلاماں تک ہونگے اور اس شاخ کے پتوں کی جگہ ہوں گی، اور جب بھی مومن اس سے ایک خلہ لیگا، فوراً اس کی جگہ دو خلے اُگ جائیں گے، اور اگر ایک کھجور توڑی ہے تو اس کی جگہ دو کھجوریں نکل آئیں گے، اور درختِ طوبیٰ کے نیچے بہت سے میدان ہوں گے اگر سوار اس کے سائے میں چلے تو سو سال تک چلتا رہے اور مسافت ختم نہ ہو، اور میدانوں میں شراب کی نہریں شہد کی نہریں، اور دودھ کی نہریں ہوں گی، اور ان نہروں میں مچھلی اور چٹان ہوں گی، اور ان مچھلیوں کی جلد چاندی کی اور ان کا چھلڑا سونے کا اشرافیوں کی مانند ہوگا اور ان کا گوشت برف سے زیادہ سفید اور کھن سے زیادہ نرم ہوگا، اور وہ بغیر ہڈی اور کانٹے کے ہوگا، اور ان نہروں میں سرخ یا قوت کی سوراخیاں ہوں گی جن میں اولیاء اللہ سوار ہونگے، وہ ان میدانوں میں اپنے قصور سے آئیں گے اور جائیں گے، پہلے قصر کی دیوار سبز، دوسرے قصر کی دیوار زرد، تیسرے قصر کی دیوار سرخ اور چوتھے قصر کی دیوار سفید ہوگی، اور جب چاشت کا وقت ہوگا تو وہ سب کے سب ایک رنگ کے محل میں پہنچیں گے، چونکہ ہر قصر کا رنگ مختلف ہوگا جیسا کہ بیان کیا گیا، اور جب ظہر کا وقت ہوگا، تو ان قصور کی تعمیر پلٹ جائے گی کوئی کمرہ سونے کا کوئی کمرہ چاندی کا کوئی کمرہ یا قوت کا اور کوئی کمرہ موتی کا ہو جائے گا۔ اور جب وصر کا وقت ہوگا تو وہ زرد محل اور سفید محل کی طرف جائیں گے، یہ محل و قصور اس قدرت سے رنگ بدلتے رہیں گے جس قدرت کے ساتھ حق تعالیٰ کسی شے کے لیے فرماتا ہے ”ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے“ تو وہ اس رنگ برنگی تبدیلی سے بڑے خوش ہونگے۔

اور ہر مومن کے جنت میں مسکن دو بار اور املاکِ عظیم ہوں گی اور اس کا نام اُس پر اسکے دروازے پر مکتوب ہوگا اور اس میں اس کے لیے خدمتگار باندیاں اور غلاماں ہوں گے، اور وہ اس سے تہلیل و تکبیر کے ساتھ ملاقات کریں گے، اور اس کے آنے سے خوش ہوں گے اور رضوان آئے گا، اور اولیاء کے لیے تجلیہ کرے گا اور ہر ولی کے لیے ایک قبہ ہوگا جس میں دلہن ہوگی اور اس کے جسم پر خلے اور زیور ہونگے اور وہ ولی سے کہے گی اے اللہ تعالیٰ کے ولی تمہاری ملاقات کے لیے میرے شوق نے طول کھینچا ہے اب اُس اللہ کا شکر

وہم ہے جس نے مجھے اور تمہیں ایک جگہ جمع فرمایا، اس کے جواب میں وہ ولی مومن کہے گا، کہ اے اللہ کی بندی تم مجھے کیسے پہچانتی ہو، حالانکہ آج کے دن سے پہلے تم نے مجھے دیکھا نہیں وہ دلہن کہے گی، اللہ تعالیٰ نے مجھے تمہارے لیے پیدا فرمایا، اور تمہارا نام میرے سینے پر لکھا اور ان منازل کو تمہارے لیے اس نے پیدا فرمایا، اور ان کے دروازوں پر تمہارا نام لکھا اور ان تمام باندی اور غلام کو تمہارے لیے پیدا کیا، اور ان کے رخساروں پر تمہارا نام لکھا، جو رخسار پر قل سے زیادہ حسین ہے حالانکہ ابھی تم دنیا میں ہی تھے، اور اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے اور دن و رات کا طویل حصہ عبادت میں گزارتے تھے، اور اللہ تعالیٰ نے رضوان کو حکم دیا کہ وہ ہمیں اپنے بازوؤں پر اٹھا کر تمہارے پاس لے جائے تو ہم تمہارے پاس پہنچے، اور تمہارے حسین و جمیل افعال دیکھے، رضوان نے ہم سے کہا، یہ تمہارا سرتاج ہے، تو ہم نے تمہیں دیکھا اور پہچانا اور جب ہمیں تمہارا اشتیاق ہوتا تو ہم قصور کے دروازوں سے باہر نکل آتے کہ ہمیں رضوان سے کہتے ہیں خدا کی قسم! ہم اپنے قصور میں نہ جائیں گے جب تک کہ ہمیں ہمارے سرتاج کو نہ دکھا دو۔ تو رضوان ہمیں اٹھا کر دنیا میں لے جاتا ہے، اور ہر حور اپنے سردار کو دیکھ لیتی ہے۔ حالانکہ اسے معلوم بھی نہ ہوتا، اگر کوئی حور رات کے اندھیرے میں نماز پڑھتا دیکھتی تو خوش ہوتی اور وہ اس سے کہتی، خدمت گزاری کئے جاؤ تاکہ تمہاری خدمت ہو، کھیتی اگائے جائے تاکہ آکرت میں تم اسے کاٹو، اے میرے سرتاج! اللہ تعالیٰ نے تمہارا درجہ بلند کیا اور تمہاری طاعت کو قبول فرمایا ہے، اپنے رب جلیل کی خدمت گزاری میں فنا ہونے کے بعد اور اپنی عمر کا طویل زمانہ گزارنے کے بعد اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں جمع کریگا، اور ہم تم سے ملنے کے شوق میں آس لگائے بیٹھے ہیں۔ یہ کہنے کے بعد ہم جنت میں اپنی منزلوں میں واپس آتے رہے اور تم دنیا میں ہی میں رہے حالانکہ تمہیں اس کا علم بھی نہ تھا اور دنیا میں کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کے لیے جنت میں خدام، غلام اور حوریں ہیں، اور وہ سب اسے دیکھتے ہیں، مگر وہ مومن نہیں جانتا جب وہ خدمت و عبادت میں ان کو پاتے ہیں، تو وہ خوش ہوتے ہیں اور جب وہ اسے غفلت میں پاتے ہیں تو غمگین ہوتے ہیں اس کے بعد وہ ان باغوں کے پھل لائیں گے جو ان کے لیے ہیں۔ ایک اور فرشتہ داخل ہوگا اس کے ساتھ گھڑی ہوگی اس میں سونے سے مٹلا ایک ہزار چلے ہوں گے اُن پر اُن کے اسماء عظیمہ لکھے ہوں گے، وہ فرشتہ کہے گا اے اللہ کے ولی! ان حلوں کی طرف دیکھو، اگر ان کی صورت تمہیں پسند ہے تو فیہا ورنہ میں اُس صورت میں اسے بدل دوں گا جس صورت کو تم چاہو گے اور پسند کرو گے۔

اس کے بعد ایک اور فرشتہ آئیگا اس کے ساتھ انواع و اقسام کے زیور ہوں گے، دنیا کے زیور شور مچاتے اور کانوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں مگر آخرت کے زیور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے اور سننے والوں کو اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی پیہ دیکھ کر مومن ولی اللہ تعالیٰ کے شکر میں سجدے میں چلا جائے گا، اس کے بعد وہ فرشتے جو انہیں لے کر آئے نماز صبح کے، نماز طہر ہے، نماز عصر کے، نماز مغرب کے، نماز عشاء کے ہدیے اسے پیش کریں گے، اس کے بعد تمام مسلمان سینیوں اور برتنوں کو فراغت کے بعد جمع کر کے فرشتے کو واپس دینگے

یہ دیکھ کر فرشتہ ہنسے گا، اور اُس سے کہے گا کہ تم اپنے آپ کو دنیا میں ہوتا گمان کر رہے ہو؟ کہ ہدایا کو کھا جاتے ہو، اور برتنوں ہدیہ بھیجنے والوں کی طرف لوٹا دیتے ہو؟ اس لیے کہ دنیا والے لقلیل چیزوں کا مالک ہیں اور وہ اسکے محتاج ہیں، وہ تمہارے لیے برتن میں ہدیے بھیجیں، اور یہ ہدایا اور یہ ظروف اس وقت رب عظیم کی جانب سے ہے، جو غنی اور ایسا کریم ہے کہ اسکی ملک مین نہ کی آتی ہے اور نہ اس کے خزانے ختم ہوتے ہیں وہ رب وہ ہے جو کسی چیز کے لیے فرماتا ہے ”کہ ہو جا تو ہو جاتی ہے“ بلاشبہ یہ تمام ظروف اور جو کچھ اس میں ہے تمہارے لیے ہیں، اس لیے کہ تم دنیا میں رہ کر اللہ تعالیٰ کی طرف روزانہ پانچ نمازیں بھیجتے تھے، اب تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر دن ورات میں پانچ ہدیے اسکے بدلے اور جزاء میں حاصل کرو، اور جو دنیا میں اللہ عزوجل کی طرح اپنے لیے زیادہ سے زیادہ فرائض و نوافل بھیجے گا، حق تعالیٰ بھی اس کے لیے پانچ ہدیوں سے اتنا ہی زیادہ بھیجے گا جتنا کہ اس نے عمل کیا ہے، اے میرے حبیب! جس نے رب کی خدمت کی، آخرت میں اُس کی خدمت کی جائے گی، اور جس نے دنیا میں کھیتی لگائی، وہ آخرت میں کھیتی کو کاٹے گا اور دنیا میں خسارہ میں رہا، وہ شرمندہ ہوگا۔

ایک صابیہ عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا جنت میں دن ورات ہوں گے؟ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں اندھیرا کبھی نہ ہوگا، اور عرش الہی عزوجل جنت کی چھت ہے جس طرح آسمان دنیا کی چھت ہے اور عرش نور سے لبریز ہے اور اسے سبز نور، اور سرخ نور، اور زرد نور اور سفید نور سے پیدا کیا گیا ہوا اور عرش کے نور کے رنگوں سے دنیا میں تمام نوروں کی زردی، سبزی، سرخی، اور سفیدی متصف ہے اور انوار مین آفتاب کا نور، عرش کے نور سے رائی کے دانہ کی برابر ہے، لیکن جنت میں دن ورات کی علامت یہ ہے کہ جب دن گزر جاتا ہے اور رات آ جاتی ہے تو قصور کے دروازوں کو بھیڑ دیا جاتا ہے، اور پردوں کو لٹکا دیا جاتا ہے، اور مومن پردہ نشین حور اور اپنی بیبیوں کے ساتھ تخیلہ میں شب باشی کرتا ہے اور بعض مومنوں کا تخیلہ خدائے غفور و رحیم کے مشاہدہ کے ساتھ ہوتا ہے، اور جب طلوع ہوتا ہے تو قصور کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور پردے اٹھا دیئے جاتے ہیں اور پرندے قبیح میں چھپھانے لگتے ہیں، اور فرشتے انہیں آ کر سلام کرتے ہیں اور حق سبحانہ تعالیٰ کے حکم ہدایا لاتے ہیں، جیسا کہ ہم نے ذکر کیا اور انکے بچے اور ان کے بھائی اور عزیز واقارب ان سے ملاقات کفرے آتے ہیں، ہائے افسوس، اُن لوگوں پر جو نار جہنم میں داخل ہوں اور ایسی ابدی نعمتوں سے وہ محروم ہوں۔

مومن جب اردا کرتا ہے کہ اپنے ساتھی سے ملاقات کرے تو وہ ایسے تخت پر سوار ہو کر روانہ ہوتا ہے جو کوند نے والیل بجلی سے زیادہ سریع السیر ہے جب دوسرے کے دل میں خیال آتا ہے تو وہ اپنے فرسِ جواد کی مانند تخت پر چلتا ہے تو وہ جنت کے میدانوں میں ملاقات کرتے ہیں، اور ایک دوسرے سے باتیں کرتے اور ان باغوں کی سیر کر کے خوش ہوتے ہیں بعد ملاقات و سیر ہر ایک اپنے اپنے مکان و قصر میں لوٹ آتا ہے اور ہر قصر بڑے بڑے درتے ہیں، اور ہر درتے میں ستر دروازے ہیں، اور دروازہ مین سونے

کے پٹ ہیں، ہر دروازہ پر ایک درخت ہے اس کا نام تہ شریخ مرجان کا ہے، اس میں ستر ہزار شاخیں ہیں، اور ہر شاخ میں ستر ہزار موتی ہیں، کوئی انڈے کی مانند ہے کوئی چنے کے برابر اور کوئی اس سے چھوٹا اگر وہ چاہیں تو بڑا لے لیں، اور اگر وہ چاہیں تو چھوٹا توڑ لیں، اور جو بھی موتی توڑیں گے اس کی جگہ دو موتی نکل آئیں گے، اور ایک درخت زمرہ بھرا ہوگا، اور ایک درخت یاقوت بھرا وہ چاہیں لے کر پہنیں اور ان درختوں کے اوپر سبز پرندے ہیں اور ہر پرندہ مثل اونٹ کے ہے، وہ ان شاخوں پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں، اے اللہ عزوجل کے ولی جنت کے پھلوں کو کھاؤ، اور اس کی نہروں سے سیرابی حاصل کرو، سب اپنے ہی پھر دسترخوان پر قدرت الہی سے آگرتے ہی ۸، کچھ حصہ بھنا ہوا ہوتا ہے، اور کچھ قبلہ کچھ حصہ شیریں پکا ہوتا ہے اور کچھ ترشہ، غرضیکہ مختلف رنگ و ذائقے ہوتے ہیں، تو اس میں سے ہر مومن و مومنات اور حور عین کھاتے ہیں یہاں تک کہ اس کی ہڈیاں وہ جاتی ہیں س، اس کے بعد وہ ویسے ہی ہو جاتے ہیں، جسے کہ قدرت الہی سے پہلے تھے۔ اور وہ پرند ان شاخوں پر اڑ کر بیٹھ جاتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرنے لگتے ہیں اور وہ خُلع اللہ تعالیٰ کے ولیوں کے اشتیاق میں رہتے ہیں کہ کب وہ انہیں پہنیں، بلاشبہ یہ تمام تصور و حجر قدرت الہی کی وہ صنائی ہے جو کس چیز کے لیے حکم فرماتا ہے کہ ”ہو جا تو ہو جاتی ہے“ اس میں نہ قطع ہے نہ وصل۔

غرض یہ کہ ہر مومن ان تصور میں داخل ہوئے اور وہ عیش و عشرت کی زندگی گزاریں گے، اور ان میں ستر سال رہیں گے اور وہ ان نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں گے اور ایک محل سے دوسرے محل کی طرف اور ایک باغ سے دوسرے کی باغ کی طرف منتقل ہوتے رہیں گے، اور فر دوس کے گھوڑے سرخ یاقوت کے ہیں، اور ان کی زینیں سبز زمرہ کی ان کے دو بازو سونے کے ہیں، اور ان کی راسیں چاندی کی اور ان کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہیں، وہ کہیں گے اے اللہ کے ولی مجھ پر سواری کیجئے، اگر تم زمین پر چلنا چاہو گے تو میں زمین پر چلوں گا، اور پرواز کرنا چاہو گے تو پرواز کروں گا، اور اس میں اسی شان کے ساتھ ناتے بھی ہونگے جب مومن اُن گھوڑوں میں سے کسی ایک پر سوار ہوگا، تو وہ گھوڑا قبوں پر فخر کریگا، اور اس کے ساتھی بیویوں اور خادموں میں سے جس کو وہ چاہے گا وہ ان کے ساتھ ایک ساعت میں ستر سال کی مسافت کی سیر کرے گا، اور وسط جنت تک جائے گا اور سونے و موتی کے محل دیکھے گا، وہاں جو ہرات کے درخت ہونگے جس میں زیورات کے پھل لگے ہوں گے اور اس کے پتے زیور کے ہونگے، اور ان میں کھجوریں ہونگی، اور ہر کھجور مشکیزہ کے برابر ہو گیا اور وہ شہد سے زیادہ شیریں ہونگی جب وہ اس کھجور کو کھائیں گے تو اس کی گھٹلی رہ جائے گی اور ہر دانے کے وسط سے باندی یا غلام نکلے گا، اور اس کے رخسار پر اس کے مالک کا نام لکھا ہوگا، جو رخسار تل سے زیادہ حسین ہوگا وہ کہے گا، اسلام و علیکم یا ولی اللہ! میرا شوق آپ سے ملاقات کو بہت دراز ہو گیا، اس کے بعد ان تصور کے درمیان دو وہ کی نہریں اور شہد نصفی کی نہریں دیکھے گا، اور ان نہروں پر یاقوت کے قبة، موسیٰ کے قبة، اور مرجان کے قبة ہوں گے۔ اور ان میں کثرت کے ساتھ خدام اور حور و ولدان ہوں گے، اور وہ سب کے سب کہیں گے، اے اللہ کے ولی! تم سے ملاقات کا شوق عرصہ

دراز سے تھا، تو وہ مومن ان نعمتوں اور ان لذتوں میں اپنی بیوی کے ساتھ ٹھہرے گا، مرد عورت کے جمال سے عورت مرد کے جمال سے لطف اندوز ہوں گے مرد کا نام عورت کے سینہ پر اور عورت کا نام مرد کے سینے پر پرتل سے زیادہ حسین مکتوب ہوگا مرد اپنی صورت کو عورت کی صورت کے نور میں اور اس کے سینہ کے نور میں دیکھے گا اور عورت اپنی صورت کو مرد کی صورت کے نور اور اس کے سینہ کے نور میں دیکھے گی یہ ان انوار کی کثرت کی وجہ سے ہو جو ان پر ہیں، وہ اسی حال میں ہوج گے کہ ان کے رب کی طرف سے ہدایا ان کے پاس آئیں گے اور وہ کہیں، السلام علیکم یا اولیاء اللہ! یہ تمام ہدیے تمہارے رب کی طرف سے ہیں (تم پر سلام ہو، بدلہ اس کا جو تم نے صبر کیا کتنا اچھا آخرت کا گھر ہے) تو ان خوانوں کا خدام اٹھائیں گے ان میں بعض خوان موتی کا ہوگا، بوس یا قوت کا اور بعض سونے کا اور ان کے اندر ظروف ہوں گے جن میں قسم قسم کے کھانے ہوں گے، (اور پرندوں کا گوشت جس طرح تم چاہو)، ان خوانوں کے اوپر جڑے ہوئے موتیوں کے سبز و مال ہو گئے اور وہ اس کی بیوی مل کر ان کھانوں کو کھائیں گے، اس لیے کہ نصف ہدیہ اس کا ہے اور نصف اس کی بیوی کا، یہ جزاء ہے اُن مجاہدوں کی جو اللہ عز و جل کی طاعت میں انہوں نے کیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے وجہ کریم کی طرف نظر کر کے لذت پائیں گے، اور وہ ولی اور اس کی بیوی و حور و دلداران اور خدام کے لیے کافی ہوگا، وہ خوان نعمت نہ کم ہوں گے اور نہ تغیر واقع ہوگا، اور پرندے ان کے سروں پر شاخوں پر بیٹھے حق تعالیٰ کی تحمید و تمجید کے ساتھ ایسی خوش آوازی کے ساتھ نغمہ سنائیں گے کہ وہ خوشی سے وجد میں آجائیں گے، اور کسی سننے والے نے اس سے احسن نہ سنا ہوگا، اور ان کے دائیں اور بائیں فرشتے باتیں کرتے ہوں گے اور ان کے رب کی بشارتوں کی خوش خبری سناتے ہوں گے۔

اور جب وہ کھائیں گے تو ان کا کھانا بغیر بھوک کے ہوگا اور جب وہ سیر ہو جائیں گے تو پیشاب آئیگا اور نہ رفع حاجت کی ضرورت ہوگی بلکہ سیر ہوں گے تو مشک سے زیادہ خوشبودار پاکیزہ پسینہ آئے گا، جس کو وہ زیورات چوس لے گے جو ان کے جسموں پر ہو گئے اور ان کی جوانی فنا ہوگی اور نہ ان کی نعمتیں ختم ہوں گی بلکہ وہ ابدالاً بدین تک دائمی ہوں گی۔

اس کے بعد حق تبارک تعالیٰ اپنے دیدار سے مشرف کرنے کے لیے کسی کو ہر جمعہ ایک مرتبہ یا دفرمائے گا، اور کسی کو سال میں ایک مرتبہ اور کسی کو ہر مہینہ میں ایک مرتبہ اور کسی کو تین سال میں ایک مرتبہ بلائے گا، اور کچھ لوگ ایسے ہو گئے جن کو ساری مدت ایک ہی مرتبہ دیدار نصیب ہوگا، یہ فرق ان کی منزلتوں کے اعتبار سے ہے، جو بارگاہ الہی میں ہیں، جیسی انہوں نے دنیا میں حق سے محبت و خدمت گزاری کی ہوگی۔

اب رہے وہ لوگ جن کو ہر جمعہ دیدار الہی سے مشرف کیا جائیگا وہ ہیں جنہوں نے اپنی جوانیوں کو کچکنا چور کیا اور بالغ ہونے کے بعد رخصت ہونے کے وقت تک اپنی عمروں کو رب کی طاعت میں خدمت میں فنا کر دیا، اور وہ لوگ جن کو ہر مہینہ ایک مرتبہ مشاہدہ ہوگا یہ وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنے رب کی طاعت کی مگر ان میں جوانی کی رفق موجود رہی، اور وہ جن کو سال میں ایک مرتبہ دیدار ہوگا وہ ہیں جنہوں نے اپنی عمر کے آخری حصے میں اپنے رب کی طاعت و خدمت گزاری کی، اور وہ لوگ جو اپنا رب کا دیدار ساری مدت میں صرف ایک مرتبہ کریں گے ان میں کچھ تو وہ لوگ ہوں گے جنہوں نے اپنی ساری عمر معاصی میں غرق و فنا کر دیا اپنے رب سے انہوں نے محبت نہ رکھی، مگر جب تو بہ کی تو وہ رب سے غافل نہ رہے مگر ایسے لوگ اہل جنت میں کم درجے کے ہیں۔

تو اے بندگانِ خدا! اپنی جوانی جوانی کے دنوں میں طاعت کی طرف سبقت کرو، اور اپنے رب کے دیدار کے شوق میں اس کی خدمت و طاعت بجالاؤ، اس لیے کہ اس کے لیے ایک دن ہے حق تبارک تعالیٰ اپنے اولیاء کو اس دن تجلی سرسرفراز فرمائے گا اور اسکے دیدار سے مشرف ہونے کی صورت یہ ہوگی کہ جب جمعہ کا دن ہوگا، اہل جنت میں اس دن کا نام ”یوم المزیّد“ ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے حضور سے قصور دروازے کی طرف سیب بھیجے گا، ہر ولی کو ایک ایک سیب سلام عرض کر توے گا، جب ولی اس سیب کو اپنے ہاتھوں میں لے گا، تو فوراً اس کے دو ٹکڑے ہو جائیں گے اور اس کے وسط سے ایک حور نکلتی گی اس کے ساتھ ایک خط ہوگا، جس پر مہر لگی ہوگی وہ حور کہتے گی ”السلام“ تمہیں اپنے سلام سے نوازتا ہے، یہ اس کا خط تمہارے نام ہے، تو وہ اسے کھولے گا اس میں لکھا دیکھے گا ”یہ خط اللہ عزیز و علم کی طرف سے فلاں بن فلاں کے نام ہے بیشک میں تمہیں دیکھنے کا مشتاق ہوں، تو تم میری ملاقات کو آؤ، اگر تم مجھ سے ملاقات کا اشتیاق رکھتے ہو“ وہ ولی یہ دیکھ کر کہے گا، میں کس لائق ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے بارے میں پوچھے تو یہ سراسر حق سبحانہ تعالیٰ کا گھل و کرم ہی ہے جبکہ میرا آقا و مولیٰ میرا مشتاق ہے تو میں اس کے حضور میں حاضری کا بہت زیادہ مشتاق ہوں، پھر تمام نجباء، مرد اور تمام پردہ نشین عورتیں سوار ہوں گی، اور تمام مرد سید عالم سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور، اور تمام عورتیں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حضور میں خاطر ہونے کے لیے روانہ ہوں گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم براق پر سوار ہوں اور لواء الحمد لہرایا جائے گا وہ علم چار ہزار ہنر مندس کے پھر پیروں کا ہوگا، اور اس پر نوری خط سے مکتوب ہوگا ”یہ اُمت گنہگار ہے اور رب بخش نہا رہے“ اس علم کو نوری عموس پر باندھے گے اور فرشتے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سر اقدس پر لہرائیں گے۔

اس کے بعد اُمت محمدیہ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے سادات کرام اس کے پیچھے چلے چلیں گے، یہ عظیم لشکر اپنے گھوڑوں پر سوار ہوگا، ان کے ہاتھوں میں ”رايات الوصال“ (یعنی قرب و وصل کے جھنڈے) ہوں گے، اور وہ سب اس شان سے روانہ ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے قصر کی طرف آئیں گے، حضرت آدم علیہ السلام پوچھے گے یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے، یہ آپ فرزند جلیل الشان محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کی اُمت اختیار ہے، اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے دیدار کے لیے بہلایا ہے تو

حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے، اے میرے حبیب اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہریے میں حاضر ہوتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے تو حضرت آدم علیہ السلام آئیں گے، اور ان کی اولاد میں سے حضرت شیث، ہابیل، اور لیس اور صالحین گھوڑوں پر سوار ہوں گے، اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف چلیں گے، جب حضرت موسیٰ علیہ السلام گھوڑوں کے ہنہانے اور فرشتوں کے بازوؤں کے پھڑ پھڑانے کی آواز سنے گے تو پوچھیں گے یہ کون حضرات ہیں؟ فرشتے کہیں گے، یہ آپ کے بھائی محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں، یہ سن کر وہ عرض کریں گے اے میرے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! ٹھہریے میں بھی چلتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بھی یاد فرمایا ہے، تو موسیٰ علیہ السلام مع اپنی قوم کے صالح بندوں کے ساتھ روانہ ہوں، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس پہنچیں گے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پوچھیں گے یہ کیسا شور ہے؟ فرشتے کہیں گے یہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے دیدار کے لیے بلایا ہے یہ سن کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے قصرے سے باہر آئیں گے اور عرض کریں گے اے میرے حبیب محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انتظار فرمائیے میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں، مجھے بھی اللہ تعالیٰ نے یاد فرمایا ہے، اس کے بعد یہ سب کے سب ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ”لواد الحمد“ کے نیچے مشاہدہ باری تعالیٰ کی طرف چلیں گے، مرد گھوڑوں پر سوار ہوں گے عورتیں ہووچ پر ہوگی اور جب منزل مقصود پر پہنچیں گے تو فرشتے عورتوں کو سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے قرب میں پہنچادیں گے، اور مرد نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلو میں اور وہ سب ایسے میدان میں ٹھہریں گے جس کی مٹی مشک کی ہوگی، اس کا نام ”خطیرۃ القدس“ ہے اس میدان میں بکثرت کرسیاں یا قوت سے نصب ہوں گی، اور کچھ کرسیاں سونے سے اور کچھ کرسیاں چاندی سے اور ان کرسیوں کے اوپر سبز مراتب ہوں گے اور یہ تمام کرسیاں نور کی ہوں گی، پھر فرشتے ان کے ہاتھ تھام کر ایک کو ان کے مرتبے کے مطابق بٹھائیں گے، اور بکثرت افراد ان کرسیوں پر بیٹھیں گے اور کچھ لوگ مشک کے ٹیلوں پر بیٹھیں گے جیسی بھی ان کی منزلت اور درجہ بارگاہ رب العزت میں ہوگا۔ اس کے بعد حق تعالیٰ ایک ایک مرد اور ایک ایک عورت پر جلوہ گر ہو کر سلام سے سرفراز فرمائے گا، تمام نیک بیبیاں سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس سفید موتی کے ایوان میں درخت طوبیٰ کے نیچے بیٹھی ہوں گی ان کے لیے درجوں کے مطابق کرسیاں نصب ہوں گی، ہم اللہ تعالیٰ سے تمنا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنے فضل و کرم سے اس نعمت سے سرفراز فرمائے، آمین اور حق تعالیٰ ایک ایک مرد عورت کے پاس تجلی فرما کر ان کو سلام سرسرفراز فرمائے گا، اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو! میرے ولیو، میرے طاعت گزاروں میرے خدمت گزاروں اور مجھ سے محبت کرنے والوں تمکو مرحبا، اے میرے فرشتوں! انکی ضیافت کرو، تو فرشتے ان کے لیے موتیوں کے خوان لائیں گے، تو حق تعالیٰ فرمائے گا، میرے بندوں کو مرحبا اے میرے فرشتوں! اب انہیں پلاؤ تو فرشتے سونے کے پیالے پیش کریں گے جو شرخ یا قوت سے مکمل ہوں گے اور پیالہ میں شراب طہور کی قسم سے ہوگا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”ان کا رب ان کو شراب طہور پلائے گا“ تو ان میں سے ہر ایک ایک پیالہ لے گا، اور اس

سے شراب طہور نوش کریگا، اے اللہ کے ولی! اگر تم نے مجھ سے دودھ نوش فرمایا ہے تو اب مجھ سے شراب طہور نوش کیجئے، اور اگر تم نے مجھ سے شراب طہور نوش کیا ہے تو اب مجھ سے شہد مصطفیٰ نوش کیجئے، تو وہ اس سے اتنا پیئیں گے کہ وہ سیراب ہو جائیں گے، اس کے بعد فرشتے کہیں گے ہمارے رب نے ہمیں حکم دیا ہے کہ اس پیالہ سے انواع و اقسام کی شراب طہور پلائیں جو ستر رنگوں میں ہیں، اور رنگ دومرے سے لذیذ تر ہے جب وہ خوب سیر ہو جائیں گے تو حق سبحانہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو! میری طاعت گزاروں میری خدمت بجالانے والوں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا، اے میرے فرشتوں! فوا کہ سے ان کی تواضع کرو، تو فرشتے سونے کے طباقوں میں انہیں پیش کریں، ان میں رنگارنگ کے پھل ہونگے جب وہ کھا چکے گے تو اللہ عزوجل فرمائے گا، میرے بندو میرے طاعت گزاروں اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا اے میرے فرشتوں! انہیں خوشبو میں بساؤ تو فرشتے عرش کے نیچے سے سفید مشک اذفر لے کر انہیں پیش کریں گے، اور وہ انہیں ملیں گے اس کے بعد حق تعالیٰ فرمائے گا میرے بندع اور میرے طاعت گزاروں کو مرحبا، اے میرے فرشتوں! انہیں خلعت پہناؤ تو فرشتے سبز، سُرخ، زرد اور سفید خلعتیں ایسے نور رحمن سے چمکتی ہوئیں کہ اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی نگاہوں کی حفاظت نہ فرماتا تو اس خلعت کے نور سے ان کی آنکھوں کا نور یقیناً جاتا رہتا، انکو لے کر ہر ایک کو خلعت پہنائیں گے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندو میرے طاعت گزارو اور مجھ سے محبت کرنے والوں کو مرحبا اے میرے فرشتوں انہیں زیور پہناؤ تو وہ بڑھ کر انہیں ہر قسم کے زیورات پہنائیں گے۔

اور حدیث پاک میں حوروں کو ان کے آقاؤں پر روکے جانے اور انہیں ان کے تمام احوال سے باخبر کرنے کا سبب یہ ہے کہ ہر ایک حور اپنی ساتھی حور سے پوچھے گی کہ تم نے اپنے آقا کو کس عمل پر قائم پایا ہے؟ وہ جواب میں کہے گی، میں نے انہیں نماز پڑھتے، روتے اور بارگاہ الہی میں گریہ وزاری کرتے پایا ہے اور دوسری حور کہے گی میں نے اپنے سردار کو سوتے ہوئے پایا ہے دوسری کہے گی میرا آقا تو کثیر مجاہدہ میں ہے اور تمہارا کثیر غفلت میں ہے، غالباً تم بھی میرے آقا کی میراث بن جاؤ گی، وہ حور اس سے کہے گی، حاشا اللہ! میرا آقا مجھ سے جدا ہو، اللہ عزوجل ہمارے اور اس کے درمیان کبھی جدائی نہ ڈالے گا اور نہ میں محروموں میں سے ہوں گی، اب اگر بندہ اللہ تعالیٰ کی طاعت سے کوتاہی اور روگردانی کرتا ہے اور معصیت میں گر پڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ قصور سے اس کا نام مٹا دیتا ہے اور دوسرے اہل جنت اس کے منازل اور اس کے خدام کے حق دار ہو جاتے ہیں اور اگر بندہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی طاعت پر قائم رہتا ہے تو وہ ابدی نعمتوں کا مستحق بن جاتا ہے، تو اے اللہ عزوجل کے بندو! باپ حق کو مضبوطی سے تھام لو اور توبہ کو تازہ بہ تازہ کرتے رہو، اور رب العزت کے حضور میں گریہ وزاری کرتے رہو، تاکہ احباب کی ملاقات کے ساتھ جنتیوں میں بہرہ ور ہو سکو۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالْصَّوَابِ وَالِيهِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبِ ، وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى الْاٰلِ وَصَحْبِهِ

وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ